ENTERED
General Stock Register
Dated

من ادعی الشرف فی ال[illegible] سید افضل کی بابائنا و فسیو لیق لیق بی ا

الحمد لله المنعم المفضال کہ کتاب عدیم المثال قاطع عرق ضلال و رد خواتم و امثال مسمّی بہ

القتال ... بالبیان الجلیل

[illegible] ۱۲۹۱ [illegible]

تالیف مولوی حافظ [illegible]

در مطبع بحمادن (؟) کشمیر با اہتمام پنڈت کشن زائن ساکن رانی کٹرہ واقع لکھنؤ بقالب طبع در آمد

ومن دعا تمام البشر فقل ... التقی ندر
ومن خاع غی کل بحبک لنا روا لا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا ۝ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۝ رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ ۝ وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ اما بعد

ضعف العباد فقیر **حافظ بخش** ستوطن آنولہ ضلع بریلی عرض رسا ہے ارباب خرد پر بخوبی ظاہر و ہویدا ہے کہ اس زمانہ پر آشوب و فساد مین ہر طرف جہل کا چرچا ہے قدر دان علم دین عنقا ہے ایک عالم دام نفس مین اسیر ہے ہر عالم بزعم خود فاضل بے نظیر ہے کبر و نخوت کی گرم بازاری ہے لیس کمثلی ہر کس و ناکس کی زبان پر جاری ہے ۝ زمان قد تفرغ للفضول ۔ لیسئو کل ذی حمق جہول ۔ فان اجبتم نبیہ ارتفاعا ۔ فکونوا جاہلین بلا عقول ۔ جسنے دو چار کتابین اردو فارسی کی دیکھ لین علامۂ دوران ہے اوسکو ساتھ وعظ کہنا بھی آگیا تو اوس جیسا فاضل پھر کہان ہے ۝ گدا چون یافت روزی خویش را واند سلیمانے برای سور سنگ آسیا تخت روان باشد ۝ جو عربی فارسی کتابون کا ترجمہ کردے گو سو جگہ غلطی کرے نگاہ عوام مین ملک العلما بلکہ علم اوسکا خانہ زاد ہے اور جسنے حدیث کی سند حاصل کرلی یا نور الانوار اور توضیح تلویح پڑھ لی اگرچہ فہم معنی کی استعداد اصلا نہو بیہقی وقت وابو اسحٰق استاد ہے کچھ لوگ

اسی وقت کے منتظر تھے کہ مثل کھیلے اختراع مسائل و ایجاد عقائد کی فکر مین پڑے ۔ ورنئے نئے عقیدے
نکالے دین اسلام مین رخنے ڈالے ع مردمان شہوات را دین ساختند + صد ہزاران رخنہا
انداختند + ہر کہ نفسش رفت راہی از ہوا + ترک دین گفت و نمودش اقتدا + ایک صاحب نے
وجود شیطان مجسم سے انکار کیا فقہ و حدیث کو بے اعتبار محض قرار دیا گلا گھونٹی مرغی حلال ٹھہرائی
نفس کے مقابل یہ تقریر بن آئی آپنی تو یہی خدا ہے و اعجب تر ہے کوئی مفضل زیارت بابرکت مین
الجھتا ہے مرقد جناب رسالت اور گور زید و عمر برابر سمجھتا ہے کبھی تراویح کی آٹھ رکعت پر اقتصار ہی
بیس رکعت پڑھنا نفس کاہل پر بار ہے بارہ رکعت کی معافی کا فتوی جاری ہے مد نظر مسیلمہ کذاب کی
خاطرداری ہے وہان نماز فجر و عشا مہر سجاح مین معاف ہے یہان سنت مستمرہ مین کمی ہوتی ہے
عجب اعتساف ہے انکار تقلید نے تازہ گل کھلایا یہ شگوفہ بے اصل نیا رنگ لایا ہر جاہل اسپ
بے لگام و شتر بے مہار ہے اجتہاد کا مدعی اتباع ائمہ سے عار ہے مولوی امیر حسن اور امیر احمد [illegible]
مسئلہ تحقق امثال کے بانی ہوئے مجادلہ و مکابرہ مین سب سے بڑھ گئے لا ثانی ہوئے چھ مثل
افضل المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عالم مین موجود و متحقق قرار دیئے مولوی محمد احسن صدیقی نانوتوی
وغیرہ چند ہم مشرب ہم موافق کیے ایک قول شاذ مدار اعتقاد ٹھہرایا آیات محکمات و احادیث صحیحہ سے اغماض
فرمایا تحقیقات مین تو قیامت کی کھلی کھلی یہود کی حمایت کی نصوص قاطعہ کا انکار کیا دین اسلام سے
منہ پھیر لیا ہر چند علمای عصر نے تحریراً و تقریراً الزام دیا مگر دیانت کے قربان اصرار بدستور رہا ع
چو استعداد نبود کار از اعجاز نکشاید + مسیحا کے تواند کرد روشن چشم سوزن را + رسالہ مناظرہ احمدیہ ایک
شاگرد کے نام سے تالیف کیا اوسمین نانوتوی صاحب کو معتقد ظاہر حدیث قرار دیا ماہ رمضان
۱۲۹۰ ہجری مین اکابر شہر بریلی کی نظر سے گذرا فوراً سوال واسطے دریافت حال کے نانوتوی صاحب
کے پاس بھیجا نانوتوی صاحب کے ہاتھ پانون پھول گئے پہلا عقیدہ بھول گئے حد سے زیادہ
گھبرا گئے نیا مضمون تحریر مین لائے کہ زمین کے طبقات زیرین مین انبیا اور چھ خاتم ہین اور وہ
ختم نبوت مین شریک جناب ابو القاسم ہین اولاد ابن آدم اہل دیگر طبقات سے مکرم اور حضرت
ان سے افضل لہذا مماثلت اونکی آپ سے غیر مسلم دوسرا سوال اونکی خدمت مین مکرر ارسال کیا گیا
نانوتوی صاحب نے کچھ جواب نہ دیا کہا گیا آج فرصت نہین تو ہمین بھی عجلت نہین کل سہی پرسون

فرمایا برسون نہ برسون پہر لوگون کے خیال مین آیا مولوی امیر حسن صاحب کو نانوتوی صاحب کی تحریر اور ادہر کی تقریر سے مطلع کیجیے جگ ٹوٹنے کی خبر سُن کے کیا کہتے ہین اونکی بہی سُن لیجیے اونکی فرزند دلبند نے بہت غصہ فرمایا آخر صاحبزادے تہی کچہہ نہ بن آیا ؎ سایہ پروردہ را چہ طاقت آنکہ گرود با مبارزان اقبال ؏ سست بازو بجہل می فگند + پنجہ با مرد آہنین چنگال + مولوی عبد الحی صاحب کا مسلک اختیار کیا مجبور ہوے یہی مخالفت کا دامن لیا انکار مماثلت و اقرار افضلیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مہر کردی چنہ خاتم النبیین مع دیگر طبقات مین قرار دیے اسی پر قناعت کی اونکو والد بزرگوار مولوی امیر حسن صاحب نے بہی اسے مسلم رکہا نانوتوی صاحب کے حق مین بہت کلمات سخت لکہے مگر صاحبزادے پر کچہہ اعتراض نکیا الحمد للہ نزاع چند سالہ سہل طور پر طے ہوئی اب صرف غیر انبیا کی نبوت اور شرکت فی الخاتمیت مین گفتگو رہی امر اول بر خلاف مذہب جمہور اہل سنت ہے اور عقیدہ ثانیہ ختم نبوی کا ثمرہ غضب الٰہی کی علامت ہے كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ہر چند مولوی نانوتوی صاحب کو کسی بات پر ثبات و قرار نہین کبہی لکہتے مین یہ عقیدہ ہے کبہی کہتے ہین مجہے اصرار نہین گا ہے تحریر شریف کو بدرجاج و بیستان ٹہراتے ہین ہر روز انکے کلام کے ایک نئے معنے فرماتے ہین لیکن جو جاہل نانوتوی صاحب پر ایمان لے آئے کب مانتے ہین اونکی عصمت پر اصرار سب وشتم علماے دیندار سعادت جانتے ہین ؎ ز فیض بہرہ نیابد ضمیر کج طبعان ؏ کجا بہار کند سبز شاخ آہو را + اس بدعت تازہ کا مٹانا اور آتش فتنہ کا بجہانا ضرور لہذا چند سطور اجمال مذکور کی تفصیل مین لکہنا منظور **تنبیہ الجہال بالہام الباسط المتعال** اس رسالہ کا نام ہے اور یہی اسکی تاریخ آغاز و انجام ہے والمسئول من اللہ ان یوفقنی للاتمام انہ قریب مجیب وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب قبل از شروع مطلب ناظرین رسالہ کی خدمت مین دو التماس ہین

اول جس روز سے نانوتوی صاحب نے اشتہار مطبوع مساجد مین آویزان کرایا جسمین انکی اتباع اور ہواخواہون نے توبہ نامہ مشہور کیا اور ذکر اوسکا انشاء اللہ العزیز آویگا اس جانب سے کسی طرح کی نزاع و بحث نہوئی مگر نانوتوی صاحب نے اوسکے بعد رسالہ حاجی قاسم صاحب چہاپ کر پہر اوسی عقیدہ کو شہرت دی تو ہمین بہی اونکی تحریرات اور عقیدہ کی کیفیت ظاہر کرنا ضرور ہوئی اور چونکہ رسالہ قاسم

سوا چند دلائل مردودہ کے بحث علمی سے خالی اور خیالات فاسدہ اور اوہام باطلہ اور تمہیدات بے سروپا اور تمثیلات بے محل وبیجا پر مبنی ہے لہذا رد تفصیلی اوسکا ضرور نہیں صرف نتیجہ و حاصل سے تعرض کافی ہے اور تحریرات نانوتوی صاحب بھی ہماری رد و قدح کی محتاج نہیں ایک تحریر دوسری کے رد مین کفایت کرتی ہے دوم اس فرقے کے مصنفین خصوصاً مولفین تنویر البصر اور مناظرۂ احمدیہ اور نصر المومنین نے کوئی بات ازقسم تکفیر و توہین اس جانب کے فضلا و علما کی نسبت اوٹھا نرکھی اور رسالہ قاسمیہ مین بھی کہ مولوی محمد احسن صاحب نے اپنی مطبع مین چھاپا اور مشہور کیا ہے ہم لوگون پر بہت زیادتی اور شدت کی ہے تو ان صاحبون کے مقابلہ مین ہمین بھی ان باتون کی گنجایش تھی لیکن ہمنے اکثر جگہ اِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ پر نظر رکھی اور اونکے خرافات سے چشم پوشی کی ؎ ولقد امر علی اللئیم یسبنی فمضیت ثمہ قلت لا یعنینی اور بعض مقام پر جواب ترکی بترکی مناسب تھا وہان کریمہ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ پر عمل کیا اون کلمات سے کوئی الزام ہمپر قائم نہین ہوسکتا کہ ابتدا اوسطرف سے ہے والاثم علی البادی ؎ الا لا یجہلن احد علینا فنجہل فوق جہل الجاہلینا ہذا وانا اشرع فی المقصود متوکلا علی واہب الخیر والجود وانہ خیر معین وخیر معبود

واضح ہو کہ

رسالۂ مناظرۂ احمدیہ مطبوعۂ شعلۂ طور کانپور کے صفحہ ۳۹ مین لکھا ہے چھ شخص مثل حضرت آدم اور ایسے ہی مثل حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت عیسیٰ اور جناب رسالت مآب علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام موجود و متحقق ہین اور صفحہ ۴۳ مین نانوتوی صاحب کی طرف نسبت کیا ہے کہ اونکے نزدیک بھی یہ معتقد ظاہر حدیث مسلم صحیح الاعتقاد ہے اور مکفر اوسکا کافر اور بے ایمان مولوی امیر حسن صاحب اور مولوی امیر احمد صاحب کا حال تو سب جانتے ہین کہ وہ چھ مثل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چھ طبقات زمین مین موجود و متحقق مانتے ہین تین برس ہوئے کہ رسالہ ترابیہ ایک شاگرد کے نام سے تالیف کیا اوسیوقت سے علمائے دین نے اس عقیدۂ فاسدہ پر تشنیع بلیغ کی تحریراً و تقریراً الزام دیا نانوتوی صاحب کی بھی خوش فہمی اور استعداد علوم مذہبی و مسائل مین مساہلت امر دین مین مداہنت۔ کسی عقیدہ پر قائم نرہنا ہر ایک سے اوسکی موافق مرضی کہدینا اور اسی طرح کے حالات اونکی تالیفات و معاملات سے خواص کو معلوم تھے لیکن یہ کبھی نہ سنا تھا کہ ذات شریف اثبات کے بھی قائل اور مولوی امیر حسن صاحب کے مقلدین مین داخل ہین ونعم ماقیل ؎ درسخن گفتن خطائی جاہلان پیدا شود + تیر کج چون از کمان بیرون رود رسوا شود لہذا بذریعہ تحریر استفسار سے مولانا نانوتوی صاحب نے

عجیب جواب لکھا عبارت سوال و جواب کی یہ ہے

التماس بخدمت جناب مولوی محمد احسن صاحب

بصفحہ ۸ مناظرہ احمدیہ مطبوعہ شعلہ طور کانپور جسمین بدلیل حدیث منسوب بابن عباس رضی اللہ عنہما
ان اللہ خلق سبع ارضین فی کل ارض آدم کآدمکم و نوح کنوحکم و ابراہیم کابراہیمکم و عیسی کعیسکم و نبی کنبیکم اور رجیہ
مثل آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے موجود و متحقق ہونا طبقات زمین مین مذکور یہ عبارت ثبت ہے
فتوای علمائے دہلی مثل مولانا و مرشدنا سید نذیر حسین صاحب دہلوی اور مولوی حفیظ اللہ خانصاحب
دہلوی اور مولوی مسعود صاحب دہلوی اور مولوی شہاب الدین صاحب غزنوی اور مولوی عبد العزیز
صاحب فتحپوری وغیرہم مین صاف مصرح ہی کہ معتقد ظاہر حدیث مسلم صحیح الاعتقاد ہی اور مکفر اوسکا
کافر اور بی ایمان مولوی محمد احسن صدیقی نانوتوی بھی آپکے معتقد ہین اور اسی مضمون پر اونکی مہر
ثبت ہی اور اسکیے اور علمای دین قائل اور معتقد ہین فقط آیا نسبت اس عقیدہ کی جناب کیطرف صحیح کر
اور آپنی اس مضمون پر اپنی مہر ثبت فرمائی ہی یا یہ سب افترای جواب فرین بمہر عنایت ہو کہ بحالت شق ثانی
مطالبہ تصحیح نسبت صاحب ساکہ کیا جاوی اور جو گمان بمجانیہ تحریر مذکور بعض اشخاص کے دلو نمین پیدا ہوا ہے
زائل ہو جاوی **الجواب** میرا عقیدہ یہ ہے کہ حدیث مذکور صحیح اور معتبر ہے اور زمین کے طبقات
جدا جدا ہین اور ہر طبقہ مین مخلوق الٰہی ہی اور حدیث مذکور سی ہر طبقہ مین انبیا کا ہونا معلوم ہوتا ہی لیکن اگرچہ
ایک ایک خاتم کا ہونا طبقات باقیہ مین ثابت ہی مگر اوسکا مثل ہونا ہمارے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کے ثابت نہین اور نہ یہ میرا عقیدہ ہی کہ وہ خاتم مماثل آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہون
اسلیے کہ اولاد آدم جسکا ذکر و لقد کرمنا بنی آدم مین ہی اور سب مخلوقات سی افضل ہی وہ اسی
طبقہ کے آدم کی اولاد ہی بالاجماع اور ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سب اولاد آدم سی افضل ہین
تو بلاشبہ آپ تمام مخلوقات سی افضل ہوئے پس دوسرے طبقات کی خاتم جو مخلوقات مین اخل ہین
کسیطرح آپ کے مماثل نہین ہو سکتی پس جو کوئی بظاہر حدیث کی بموجب ایک ایک خاتم ہر طبقہ مین اعتقاد
کری اور اونکو مماثل خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نجانے بلکہ تشبیہ مذکور فی الحدیث کو تفہیم کیلیے
اور صرف خاتم ہونے مین شرکت کی واسطے سمجھے وہ بیشک مسلمان صحیح الاعتقاد ہی اور اوسکی کافر کہنے والے کو

ہین برا جانتا ہون اور جس مضمون پر مینے مہر کی ہی اوسکی تفصیل مجھکو یاد نہین مگر غالبا مینے اوس سے
یہی مطلب سمجھکر مہر کی ہے فقط کتبہ محمد احسن الصدیقی (محمد احسن) بشنا گئیہ جواب ظاہر ہوا کہ نانوتوی
صاحب مہر کرنے سے صاف انکار نکر سکے اور بخوف شورش عوام اور مواخذۂ خواص اقرار امثال بہی مناسب
نہ سمجھی لہذا ایسا طرز اختیار کیا مہر کا اقرار اور امثال سے بظاہر انکار کیا مضمون کے نسبت لکھا اوسکی تفصیل
مجھکو یاد نہین مگر غالبا مینے اوس سے یہی مطلب سمجھکر مہر کی ہی واہ کیا عمدہ سمجھ ہے قائلین بالامثال
کی تحریر سے انکار مماثلت سمجھنا حضرت ہی کا کام ہے سچ تو یہ ہی جسے عقیدہ بہی یاد نرہے اوسکی تقدس اور
بزرگی مین کیا کلام ہے ع برین عقل و دانش بباید گریست + اور جو در حقیقت وہ مضمون اس تحریر
سے مطابق ہوتا تو مولف رسالہ مناظرہ احمدیہ اونہین جماعت مولوی عبد الحی صاحب مین جنکا اس
جواب مین تتبع ہی شمار کرتا یا مسلک حضرت کا قرار نہ دیتا سو اس کے طرز تحریر علی الاعلان گواہی دیتا ہے
کہ اصل عقیدہ حضرتکا تحقق امثال ہی سوال دیکھکر گھبرائے کچھ بن نہ پڑا تو مولوی عبد الحی صاحب کا
دامن پکڑا اسی لیے جو الفاظ مولف رسالہ نے نسبت کچھ رعایت اونکی ملحوظ رہی تا اس تحریکی اوس مضمون سے
جسپر مہر کی ہی تطبیق ہوسکے معتقد ظاہر حدیث کو صحیح الاعتقاد لکھتے ہین گو معنی مین تصرف کرتے ہین
اور تکفیر یعنی مولوی عالم علی صاحب کو برا لکھا تا کافر اور بے ایمان کہنے کی گنجایش رہے بیان افضلیت
حضرت رسالت مین وہ طریق اختیار کیا جس مثل متنازع فیہ کا انکار لازم نہ آوے کہ یہ فضیلت ہر فرد بشر
حتی کہ نانوتوی صاحب کے لیے بہی ثابت ہی غایت مافی الباب یہ کہ جناب نبوت سب آدمیون سے اکرم
اور افضل اولاد آدم ہین یہ ہیر پہیر بظاہر انکار اور در پردہ اقرار دیکھکر دوسرا سوال بہیجا گیا اور جس مضمونکو
نانوتوی صاحب نے گول کیا تہا اوسکی تصریح اور مخلوقات دیگر طبقات کی تفصیل چاہی تب
عقیدہ کہنا اور بخوبی اطلاع کردی نانوتوی صاحب بیچ فقرہ نہ چلا اور مولوی عبد الحی صاحب کی آڑ سے
بہی کام نہ نکلا ع ای وای حسرتا کہ شد این راہ ہم سقط + اب بہی اعتراض سے رہائی نہین ہی آتش
کا سہ مین موجود ہی نیا عقیدہ بہی محض مردود ہی کہ جس فتوی کا اس جواب مین تتبع کیا ہی اوسمین ہوا کہ عزازیل
ثعلبی و بدائع الدہور کوئی طبقہ دوزخ کے بچھوون اور کوئی گندہک کے تہرون اور ایک ہواون اور سانپون
باتفاق ہر دو کتاب شیطان اور اوسکے لشکرون کا قرار دیا ہے ان اجناس خمسہ مین نبی اور خاتم نہین
ہوسکے اگر کچھ بہی خوف خدا اور روز جزا ہوتا تو یہ کرتے کیا کرین توفیق نصیب نہ ہوئی اور عوام کی بے اعتقادی کے

گوارا نفرمائی کا لا یخافون لومۃ لائم سے ذہول اور اخترت النار علی العار پر عمل ہوا وہ دیانت
اسی کو کہتے ہیں دیندار ایسے ہی ہوتے ہیں ؎ ہزاران آفرین برہمت مردانہ الحق کہ عار و ننگ دنیوی را
بدتر از نار سقر داند لطف یہ ہے کہ دوسرے مضمون مندرج سوال ثانی کا بھی جواب ندیا تصریح اس امر کی نفرمائی کہ بنحو
مولوی امیر حسن صاحب کی استفسار پر فقط مہر کی تھی یا کچھ عبارت بھی لکھی اور اوسمین فضیلت حضرت رسالت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اقرار اور خاتمیت کا انکار کیا تھا صرف تعدد خاتم النبیین بر حسب طبقات زمین اقتضائے
عقیدہ کہل جانا گوارا نہوا یہ اغماض اور جواب سے اعراض بھی ایک عمدہ قرینہ ہے کہ حضرت نے درحقیقت
تعدد امثال پر مہر کی تھی ورنہ اس امر کی تصریح سے کون مانع تھا تصریح کسکی اور جواب کیسا وہ گول الفاظ
ہے جنکی توضیح چاہی تھی اور اعتقاد امثال پر دال تھے سو اقرار مہر تحریر مطبوعہ سے کم کر دیئے خوب چھٹی پائی
دوسری چال چلے معتقدین سے فرمایا ہم سوال چھاپ کر اور شہرونکو بھیجتے ہیں دیکھیو وہانکے علما کیا لکھتے
ہیں تا وہ بیچارے انتظار میں ہیں جماعت نہ ٹوٹے + امامت نہ چھوٹی ایک عرصہ دراز تک الانتظار اشد
من الموت کا صدمہ اوٹھایا مگر مقتدیوں کو کوئی پرچہ سوا تحریر اون حضرات کی جو امام کے مقتدا ہیں نظر
نہ آیا اور اکثر جگہہ سے جواب خلاف مراد پایا کہ امام نے مقتدیوں کو نہ دکھایا و بعد ورمن قال ؎ عجوز
تمنت ان تصیر فتیۃ + وقد یبس الجنبان واحدودب الظہر + فجاءت الی العطار یبغی تردہ + ولن یصلح العطار
ما افسد الدہر اب ایک جواب اپنے رشتہ دار مولوی محمد قاسم صاحب صدیقی نانوتوی سے لکھوا کر چھپایا ہے اونہوں نے
برعایت رشتہ داری زید یعنی نانوتوی صاحب کی حمایت میں بیفائدہ کمال جانفشانی اور عرقریزی کی ہے
اور ایک بڑی لمبی تقریر بے سروپا مصدرہا تمہیدات و تمثیلات پر مشتمل لکھی ہے متعلق مسئلہ کے وہی دو چار باتیں
جو مناظرہ احمدیہ اور تحریر مولوی عبد الحی صاحب میں موجود ہیں اور جن کا رد ہوچکا ہے باقی کچھ خیالی ڈھکوسلے
کچھ باتیں خارج از بحث جن سے تمام کلام مجذوب کی بڑ ہوگیا ہے خدا جانے اس خبط و خلط سے کیا فائدہ ع
جز اینکہ طعنہ زند خلق و خندہا اطفال + ایک صاحب جو حاجی قاسم صاحب کے انداز تحریر سے واقف ہیں
یہ رائے دیتے ہیں کہ حاجی صاحب کو مناظرہ میں اصلا دخل نہیں مستدل و معترض میں فرق نہیں کرتے
اسقدر نہیں جانتے کون بات خصم پر حجت ہوتی ہے کون نہیں ٹھہرتی ہے مناظرہ کیا ہے نقض و منع کسکو کہتے ہیں
کس طریق سے دعوی ثابت کرتے ہیں جواب کسطرح دیتے ہیں با اینہمہ ہم ظنون اور رشتہ دارون نے
اونہیں اوڑایا ہے علم و فضل و زہد و ورع میں منتہی ٹھہرایا ہے اور جو کہ حاجی صاحب مولوی اسمعیل صاحب دہلوی کے

معتقدین سے ہین اسوجہ سے وہابی بھی حضرت کو بڑا فاضل اور ولی کامل بتاتے ہین کہ یہ لوگ مولوی اسمعیل کے
معتقد کو خواہ مخواہ عالم اجل و عارف اکمل بناتے ہین پیران نمی پرند و مریدان می پرانند بیان نہج احسن صادق
آتا ہے انصاف کا تو بڑا خرچ ہے ہم مذہب کا عیب بھی ہنر ٹھرایا جاتا ہے ختم قران کے روز نانوتوی صاحب
نیا اجتہاد کرتے ہین ایک بدعت تازہ ایجاد کرتے ہین کہ رکعت اخیرہ تراویح مین آیات متفرقہ سے جن کے
شروع مین ربنا واقع ہے ایک مجموعہ بنایا جاتا ہے اور اوسپر اسقدر گریہ و بکا و واویلا کی ٹھرتی ہے کہ سامعین کو
اونکو رونے پر رونا آتا ہے بھلا کوئی حضرت سے پوچھے اس ترتیب مخترع کا کہین بھی پتا ہے قرون ثلثہ مین
جنکی پیروی کا بڑا دعوی ہے کسی نے ایسا کیا ہے یا آپ کی نئی جائز و ناجائز معروف و منکر سب مباح ہے احدث فی الدین
و اختراع بدعات موجب فلاح ہے خدا جانے حضرات وہابیہ کو کیا ہو گیا ہے یجوز للوہابی ما لا یجوز لغیرہ کا پروانہ
کہانسے انکے ہاتھہ لگا ہے ابداع بدعات و اختراع محدثات مین سب مشاق ہین انہی لیے خیر القرون قرنی
اور کل بدعة ضلالة سب بالای طاق ہین آپ جیسی بے اصل باتین چاہین نکالین بطریقہ معہودہ مین سو رخنے
ڈالین اسوروین مین ہزار ایجاد کرین سنتین مٹائین بدعتون کا گھر آباد کرین سب جائز و حلال ہے دوسرا اگر کوئی
ایسا فعل کرے جو بامین خصوصیات خاصہ صحابہ و تابعین سے ماثور نہو گو اوسکے لیے شرع مین اصل اصیل موجود
یا ایک عام مامور بہ کے تحت مین داخل بدعتی اور مستوجب نکال ہے ع من کنتم انچہ خواستم تو مکن انچہ خواستی +
رہا یہ آہ و نالہ اسکا حال خود ظاہر ہے کہ مثل بانگ جرس قافلہ ریا سے مخبر ہے ع ومنہا علی بطلانہا شواہد ہے
کیا پہلے یہ آیتین اور دیگر آیات رحمت و عذاب قرآن مجید مین نہ آئی تہین یا فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا
کثیرا روز ختم کے ساتھہ خاص ہے یا اوراکو شامل نہین تمام قرآن ختم کر آئے کہین رونا نہ آیا شورش نالہ
و جوشش گریہ نے مسجد کو سرپر نہ اوٹھایا آیا تو خاص ختم کے دن وہ بھی اخیر رکعت تراویح مین کہ آدمیون کی
کثرت ہو لوگون کا اعتقاد جمے موجب شہرت ہو سبحان اللہ ذکر اللہ خالیا ففاضت عیناہ پر خوب عمل فرمایا
عوام کالانعام کے مرغ دل پہانسنے کو ہر قطرۂ اشک دانۂ صیاد نظر آتا ہے + جو خانمان برباد اوس دام مین آیا ہ
کب نجات پاتا ہے ○ ہر کہ شد بستۂ این دام بلا + کے رساند بسحر شام بلا + نخور این می کہ خمارش دردست +
حذر ای بادہ کش جام بلا + اتباع اور ہوا خواہون کے دیانت و انصاف کا مرتبہ انتہا کو پہونچا ہے ان اختراع
سازیون اور بدعت بازیون کا نام رقت قلب خوف خدا رکھا ہے ع برعکس نہند نام زنگی کافور + اور اگر
حرکت پر حد سے زیادہ ناز ہے + ہر ایک سے کہتے ہین ہمارے مولوی صاحب کیسا قران پڑھتے ہین کیا سوز و گداز ہے

بالجملہ ان اسباب سے حاجی صاحب بزعم خود مرجع انام بن بیٹھے اب تو ہر بات مین خلل در معقولات ضرور ہوا تو یہ انداز اختیار کیا کہ جو بات کہی اوسی خلط ملط کرکے خارج از بحث تقریرون سے ایسا اوجھا دیجیو تا عوام معتقدین اوسکے سمجھنے سے عاری ہوکر یہ اعتقاد کرین کہ حاجی صاحب نے بڑی نازک و باریک بات لکھی ہے جسکو ہماری عقل ادراک نہین کرسکتی اور یہ خاصہ کل اس فرقہ کا ہی کہ تمام ہمت اپنے گرویدگی عوام مین صرف کرتے ہین اس سے کچھہ کام نہین کہ خواص کیا کہین گے اس تحریر مین اسقدر پتا تو چلتا ہے کہ حاجی صاحب نے اثر ابن عباس رض کو ماننا طبقات زیرین مین انبیا و خاتم موجود جاننا مقتضای محبت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور اوس سے انکار خلاف طریقہ محبت سید ابرار قرار دیا ہی کہ عظمت اور بڑائی حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس سے زیادہ ظاہر ہوتی ہی اور نہ ماننے سے شان سرور انس و جان العیاذ باللہ گھٹ جاتی ہی گو جو تقریر واسطے اثبات اس مطلب کے بنائی ہی بعینہ تقویۃ الایمان پر وارد ہوکر سارا دفتر گاو خورد کردیتی ہے ع شادم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتی + گو مشت خاک ما ہم برباد رفتہ باشد + مؤلف تقویۃ الایمان نے جنکو مشرک قرار دیا اونہین خوب موقع ہاتھہ آیا کہ جسطرح صرف سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم ماننا عظمت جناب رسالت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نقصان اور چھہ خاتم اور مان کر آپکو سب سے افضل جاننا جناب کی علو شان کا موجب ہی گویا پہلی صورت مین صرف بادشاہ اور دوسری تقدیر پر بادشاہون کا بادشاہ ٹھرایا اسیطرح جو انبیا و اولیا سے علم و قدرت مسلوب سمجتا ہی خدا کی عظمت گھٹاتا ہی کہ اوسے صرف علیم و قدیر مانتا ہی اور جو اونکے لیے علم و قدرت ثابت کرتا ہی جناب احدیت کی کمال عظمت پر ایمان لاتا ہی کہ اوسے ایسے قادرون اور عالمون کا پیدا کرنیوالا اور اونہین علم و قدرت بخشنے والا جانتا ہی بلکہ بت پرست اسی تقریر سے اسلام پر اعتراض کرسکتے ہین کہ وہ معبود مطلق کو اپنے خداؤن کا مالک اور خدا جانتے ہین بنی قصرا و ہدم مصرا اور فرمن المطر و وقف تحت المیزاب کا مضمون بیان صادق آتا ہی زید کی بات بنانی مین سارا گھر بگڑ جاتا ہی واہ حضرت کیا عمدہ تائید فرمائی یہ تقریر تو زید بیچارے کو بھی نہ بن آئی + مخصوص بذات والا صفات ہی تیسیح ہی بڑون کی بڑی ہی بات ہی خیر اس تحریر سے کچھہ تو معلوم ہوا حضرت کی دوسری تحریرات و تالیفات سے تو اسقدر پتا بھی نہین چلتا جماعت ثانیہ کے بابمین جو تحریر حاجی صاحب کی ہی اوس سے یہ نہین کھلتا کہ آپکے نزدیک جماعت ثانیہ مکروہ تحریمی ہی یا تنزیہی یا محض ناجائز ہر طرف دوڑتے ہین کبھی کسی بات کو نقل کرتے ہین کبھی اوسے چھوڑتے ہین اور رسالہ تقریر دلپذیر

دلپذیر کے معتقد اکی تو خبر اپنے ہاتھ بہی نہ آئی ہر چند مسافت طویل قطع کی ہر طرف ڈہونڈ ہا کہیں پتا نہ پایا آخر تنبیہ ہی ناقص چہپوا دیا اور ابتک ناقص ہی ہی فقط یہ تقریر اون صاحب کی اس تحریر کے دیکہنے سے کہ بجواب سوال زید لکہی نہایت ٹہیک معلوم ہوتی ہے اگر لغویات اس تحریر کی بتفصیل بیان کیجاوے ایک کتاب تیار ہو مگر بیفائدہ کون وقت ضائع کرے اسجگہہ یہی کافی ہے کہ زید جسکی حمایت میں حاجی صاحب نے یہ مصیبت اوٹہائی اونکی تاویلات و توجیہات قبول نہیں کرتا بالذات اور بالعرض کے قصہ کو نہیں مانتا یہ توجیہ توجیہ القول بما لا یرضی بہ قائلہ ہے بلکہ اس بناوٹ کو تصریح بگاڑتا ہے لفظ خاتم بمعنے خاتم النبیین اور سوال مطبوع میں افضلیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیگر خواتم پر بوجہ انسانیت قرار دیتا ہے حاجی صاحب زید بیچارے کو ناحق بہکاتے ہیں ایک بلا میں مبتلا ہے دوسرے اکفر تعلیم فرماتے ہیں ہر مبتدی کم استعداد جانتا ہے کہ متصف بالعرض حقیقۃً فی الواقع لا متصف ہوتا ہے تو نبوت اور نبیاں کی حاجی صاحب کی طور پر برائے نام ہے جسطرح بقول حاجی صاحب دنیا کا اسلام ہے کیوں نہو واہ شاباش ختم نبوت کی معنے خوب سمجہے سوا خاتم بالذات کے سب کی پیغمبری کے منکر ہو بیٹہے یہ تائید زید یا اوسکو سر گرفتہ کرنا ہے سچ ہے نادان دوست سے بہتر دشمن دانا ہے ؏ دوستی بیخرد خود دشمنی است اسیطرح جواب مولوی عبدالحی صاحب زید کو کچہہ بہی مفید نہیں کہ وہ خاتم اضافی و حقیقی کا فرق نہیں ٹہراتا نہ باعتبار تناہی سلسلہ ہر زمین میں خاتم ہونا ثابت کرتا ہے یہ جواب نہ زید کو مفید نہ فی نفسہ صحیح اور استغنا ہی صورت وغیرہ زید نے خود نقل نہ کیے بظاہر نمائش کے لئے دو چار شہروں کے نام لکہہ دیے اگر بقول اوسکے حاصل اونکا بہی یہی ہے تو عدم افادہ میں بہی حال اونکا ہے شاید دیوبندیوں سے اجنہ و شیاطین میں جنہوں پہنچ ثابت جانکر حمایت زید میں کچہہ لکہا ہو تو بعید نہیں مگر وہ انکا مدرسہ اور وہ لوگ نانوتویوں سے ایک تعلق خاص رکہتے ہیں جن کے سبب یہ عقیدہ عالم میں پہیلا ہے اب سوال مطبوع اور اوسکی

خوب بیان ملاحظہ کیجیے

استفتاء کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس باب میں کہ زید نے بہ تتبع ایک عالم کے جسکی تصدیق ایک مفتی مسلمین نے بہی کی تہی درباره قول ابن عباس رضی اللہ عنہ جو درمنثور وغیرہ میں ہے ان اللہ خلق سبع ارضین فی کل ارض آدم کآدمکم و نوح کنوحکم و ابراہیم کابراہیمکم و موسی کموسیکم و عیسی کعیسیکم و نبی کنبیکم کے یہ عبارت تحریر کی کہ میرا عقیدہ یہ ہے کہ حدیث مذکور صحیح اور معتبر ہے اور زمین کا طبقات

ع
ترجمہ اللہ نے بنائی سات
زمینیں ہر زمین
میں ایک آدم ہے
تمہارے آدم کی مانند
اور ایک نوح تمہارے
نوح کی مانند اور ایک
ابراہیم تمہارے ابراہیم
کی مانند اور ایک موسی
تمہارے موسی کی
مانند اور ایک عیسی
تمہارے عیسی کی مانند
اور ایک نبی تمہارے
نبی کی مانند

جدا جدا ہین اور ہر طبقہ مین مخلوق الٰہی ہی اور حدیث مذکور سے ہر طبقہ مین انبیا کا ہونا معلوم ہوتا ہی لیکن اگرچہ ایک ایک خاتم ہونا طبقات باقیہ مین ثابت ہوتا ہی مگر اوسکا مثل ہونا ہمارے خاتم النبیین صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے ثابت نہین اور نہ یہ میرا عقیدہ ہی کہ وہ خاتم مماثل آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے ہون اسلیے کہ اولاد آدم جسکا ذکر ولقد کرمنا بنی آدم مین ہی اور سب مخلوقات سے افضل ہے وہ اسی طبقہ کے آدم کی اولاد ہے بالاجماع اور ہمارے حضرت صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم سب اولاد آدم سے افضل ہین تو بلاشبہ آپ تمام مخلوقات سے افضل ہوئے پس دوسرے طبقات کے خاتم جو مخلوقات مین افضل ہین آپکے مماثل کسیطرح نہین ہوسکتے انتہی اور باوجود اس تحریر کے زید یہ کہتا ہی کہ اگر شرع سے اسکے خلاف ثابت ہوگا تو مین اوسکو مان لونگا میرا اصرار اس تحریر پر نہین پس علمای شرع سے استفسار یہ ہی کہ الفاظ حدیث ان معنون کو محتمل ہین یا نہین اور زید بوجہ اس تحریر کے کافر یا فاسق یا خارج اہل سنت وجماعت کے ہوگا یا نہین بینوا توجروا اس تحریر مین بھی وہی قیامت برپا ہے مقولۂ زید مین عجب قطع برید کی کہ آج تک دیکھی نہ سنی چند سطور اوڑا دین اور انتہی لکھدیا یعنی مقولۂ زید تمام ہوا یہ بھی لحاظ نفرمایا کہ تحریر سابق قلمی مہری زید خصم کے پاس موجود ہی کوئی مقابلہ کریگا تو کیا کہیگا ع

ایںکار از تو آید و مردان چنین کنند + اگر اعتراضات خصم سے اوس مضمون کی خرابی اور عقیدہ امثال کی فی الجملی پر متنبہ ہوگئے تھے صاف صریح لکھدیتے اول زید نے یہ کہا تھا اب یون کہتا ہی یہ کارسازی کب مقتضی دیانت کا ہی اور طرز عبارت سے ظاہر کہ زید کو محض جاہل بنایا ہی تا نا واقف کہین اوسنے ایک عالم کا تتبع کیا، اور ایک مفتی مسلمین کی تصدیق دیکر چھہ خاتم پر ایمان لایا وہ معذور ہی اوسکا کیا قصور ہے اور صرف طرز عبارت پر قناعت نکی بلکہ زید کی جہالت پر دو شاہد عدل قائم کیے مقولۂ زید اس لفظ سے شروع کیا میرا عقیدہ یہ ہی اخیر مین لکھدیا میرا اصرار اس تحریر پر نہین تا معلوم ہو کہ زید بیچارہ معنی عقیدہ کے بھی نہین جانتا دوسرا گواہ یہ عبارت ہی کہ الفاظ حدیث ان معنون کو محتمل ہین یا نہین اور ظاہر کہ کوئی ذی علم وصاحب عقل ایسا نہ کہیگا اور معنی محتمل کو مدار اعتقاد نہ سمجھیگا سوال واقعی طور پر یہ تھا کہ زید مدعی علم وفضل جو نگاہ عوام مین فاضل متبحر بنا ہی اور چند جاہلون نے باعتماد اوسکی یہ عقیدہ اختیار کیا ہی بہ تتبع ایک عالم اور تصدیق ایک مفتی مسلمین کے ایسا کہتا ہی یہ عقیدہ اوسکا کیسا اور حکم اوسکا کیا ہی ہم صرف وہ حکم جو خود بیدفس اس عقیدہ کے نسبت اپنے ایک معتقد کو لکھدیا اور اوسی روز جمعہ تاریخ ۳ شوال

سنہ ١٣٢٠ ہجری جامع مسجد شہر بریلی مین حاضرین کو دکھایا بجواب اس سوال کی کافی مجتبی ہین

تحریر شریف یہ ہے

چونکہ نبی بغیر انسان کے اور کوئی نہین ہوتا اور باقی طبقات کی مخلوق جنس بشر نہین تو اون مین انبیا کے ہونے سے ہادین کا ہونا مراد ہے اور خاتم سے غرض خاتم الہادین ہے پس جو کوئی خاتم النبیین حقیقی سوا ذات پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوسرے کو جانے وہ بیشک خارج از دائرۂ اسلام اور کافر ہے فقط کتبہ محمد احسن الصدیقی [مہر: محمد احسن] ہرچند اس عبارت مین جواب سابق کے مفاد کو صریح کفر ٹھہرایا ہے لیکن یون گول کیجاتی کہ ہمنے نبی سے ہادی اور خاتم سے خاتم الہادین ارادہ فرمایا ہے سبحان اللہ عجب تاویل ہے عرش معلی سے مراد اور دو ذیل ہے پہلا کوئی حضرت سے پوچھے کہ آپ نے لفظ نبی کنبیکم سے استدلال کرکے انبیا اور خاتم ثانی بجواب سوال رحمت حسین خانصاحب لکھا تھا جب جبرئیل علیہ السلام وحی ساتوین زمین تک لاتے تھے تو کسی نہ کسی نبی کیطرف لاتے ہونگے آیا ان تحریرات مین ہادی اور خاتم الہادین ہی مراد تھے اور ہادیون پر وحی آتی ہے اور کیا وجہ شبہ ختم ہدایت اور مشبہ بہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باعتبار وصف خاتم الہادین ہین اس تقدیر پر صحابۂ کرام اور علما و مشائخ عظام ہادی نہ ٹھہرے اور امام مہدی کا ظہور اور حضرت عیسی علیہ السلام کا نزول ہو چکا یہ دوسری قیامت ہے صور پھونک گیا حشر برپا ہوا واہ ری تاویل جسکا یہ ادنی شعبدہ ہے یہ سب جانے دیجیے پھر سرے سے سن لیجیے اگر جناب کی یہی مراد تھی تو پہلے سوال کے جواب مین افضلیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بوجہ رسالت و نبوت اون خاتمون پر کیون نہ ثابت کی کریمہ ولقد کرمنا بنی آدم اور حیثیت انسانیت کے ذکر کی کیا حاجت تھی اب جناب کی خدمت مین ایک سوال ہے کہ جس حالت مین آپ دیگر طبقات مین بشر نہین مانتے ہین اور نبوت خاصۂ انسان جانتے ہین باینہمہ اونمین نبی اور خاتم قرار دیے اور اونپر وحی مصطلح آنا بھی تسلیم کیا تو آپنے غیر نبی کو نبی کہا اور جو ایسا کہے اوسکا حکم کیا ہے خود ہی فرما دیجیے تو بہتر ہے علما سے پوچھیگا تو پھر وہی بلا سر پر ہے وہ تو یہی فرماوینگے شفا مین قاضی عیاض نے لکھا ہے جس کتاب کو آپنے خود چھاپا ہے اور تقریظ مین اوسکی بہت تعریف لکھی ہے گو لفظ و لقد اجاد من تقوہ فی تقریظہ و تحسینہ سے اسقدر تنگی کے لیے گنجایش رکھ لی ہے وقال احمد بن ابی سلیمان صاحب سحنون من قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اسود یقتل وقال فی رجل قیل لہ لا وحق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال فعل اللہ برسول اللہ کذا وکذا وذکر کلاما قبیحا فقیل لہ ما تقول یا عدو اللہ فقال لہ اشد من کلامہ الاول ثم قال انما اردت

(حاشیہ:) ...رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق کی وہ لا کر کے رسول اللہ سے ایسا اور ایسا اور ایک بڑی بات کہی ہے اور سکا کیا کیا ... اور خدا سے ... تو پہلے سے بھی زیادہ سخت بات کہی ہے ... باقی ترجمہ ١٣ صفحہ پر ہے

برسول اللہ المقرب فقال ابن ابی سلیمن للذی سالہ اشہد علیہ وانا شریکک یرید فی قتلہ وثواب ذلک قال حبیب

بن الربیع لان ادعاء التاویل فی لفظ صراح لا یقبل لانہ امتہان ہو غیر معزز لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا

موقر لہ فوجب اباحۃ دمہ انتہی لطف یہ ہے کہ خود ہی حضرت اوسپر تحشیہ فرماتے ہین باقرار خود مصداق اس فتوے کے

بنجاتے ہین ای تاویل انا ارسل من عند الحق بالرسالۃ اللغویۃ انتہی شاید وقت تحشیہ یہ دن یاد نہ رہا تھا یا جبتک یہ

عقیدہ جدیدہ اختیار نکیا تھا گو اس عمر مین اگرچہ ہر مسلمان صحیح الاعتقاد ہوتے تقدیر کا لکھا کہان جاتی ابتدائی

عمر سے ابتک اس دولت سے محروم رہے ع قضائے نوشتہ نیابد بتدبیر جانی دیکھئے برائے خدا انصاف کیجئے تعصب

کی نہ لیجئے اون لوگون کی جو مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی غیر نبی پر ایمان لائے آپ ہی ایمان کہلائی انکے سوا کیا

خطا تھی کہ غیر نبی کو نبی مانا منصب نبوت ایک امر سہل جانا جسپر مسلمانون نے اونہین کاڈھرایا جہنم پہونچایا

نبی ماننے کا خوب مزہ چکھایا حضرت اثبات نبوت تو بڑی بات ہے ذرا شفاے قاضی پھر ملاحظہ کیجئے کہ تشبیہ کی

نہین ٹہری ہے انصاف ہاتھ سے نہ دیجئے دیکھئے تو علما اوسکی نسبت جو غیر نبی کو نبی سے ماورای نبوت ولوازم نبوت

مین تشبیہ دے کیا فرماتی ہین صرف اتنی ہی بات پر کیسی کیسی سزا اونکا مستحق ٹہراتے ہین قال فی الشفاء

فصل الوجہ الخامس ان لا یقصد نقصا ولا یذکر عیبا ولا سبا لکنہ ینزع بذکر بعض اوصافہ علی طریق ضرب المثل

او علی التشبہ بہ کقول القائل قد صبرت کما صبر اولو العزم من الرسل او کصبر ایوب علیہ السلام وکقول المتنبی ع

انا فی امۃ تدارکہا اللہ + غریب کصالح فی ثمود + ونحوہ من اشعار المتعجرفین فی القول المتساہلین فی الکلام کقول

المعری ع کنت موسی وافتہ بنت شعیب + وکقول حسان المصیصی من شعراء الاندلس فی محمد بن عباد

المعروف بالمعتمد وفی وزیرہ ابی بکر بن زیدون ع کان ابا بکر ابو بکر الرضی + وحسان حسان وانت محمد + الی

امثال ہذہ . وانما اکثرنا بشاہدہا مع استثقالنا حکایتہا لتعریف امثلتہا ولتساہل کثیر من الناس فی ولوج ہذا

الباب الضنک واستخفافہم فادح ہذا العبء وقلۃ علمہم بعظیم ما فیہ من الوزر وکلامہم بما لیس لہم بہ علم وتحسبونہ ہینا

وہو عند اللہ عظیم وتعرضنا الآن الکلام فی ہذا الفصل الذی سقنا امثلتہ فان ہذہ کلہا وان لم تتضمن سبا ولا قصد

قائلہا ازراء وغضا فما وقر النبوۃ ولا عظم الرسالۃ ولا عزر حرمۃ المصطفی ولا عزز حظوۃ الکرامۃ حتی شبہ من شبہ

فی کرامۃ نالہا من عظم اللہ خطرہ وشرف قدرہ والزام توقیرہ وبرہ ونہی عن جہر القول لہ ورفع الصوت عندہ فحق ہذا

ان درئ عنہ القتل الادب والسجن وقوۃ تعزیرہ بحسب شنعۃ مقالہ الی آخرہ ا انتہی ملخصا وتم ملتقطا

بحسب ما دعت الیہ الضرورۃ ومست الیہ الحاجۃ

ف ۱۳ فصل پانچوین صورت یہ ہے کہ قائل نہ تو کوئی نقص نہ کوئی عیب یا دشنام ذکر کرے بلکہ بعض اوصاف رسول کے بطور ضرب مثل یا بطریق تشبیہ ...

عقیدۂ سوم کی یہ کیفیت تھی اب جو تحریر نانوتویصاحب اور رحمت حسین خانصاحب سی ہوئی اوسکا حال سنئے

خانصاحب نے جناب فاضل بریلوی سی نقل جواب ولانانوتویصاحب طلب فرمائی جب وہ پہونچی تو نانوتویصاحب سی اوسکی تصحیح چاہے

نقل اوس خط کی معہ جواب نانوتویصاحب یہ ہی

جناب مولویصاحب مخدوم ومکرم بندہ مولوی حاجی محمد احسن صاحب زادعنایتکم — بعد سلام مسنون وشوق ملاقات مدعا یہ ہی دربارۂ تحریر مناظرۂ احمدیہ جو بصفحہ ۱۰ م مندرج ہی آپ سی مولوی محمد نقی علیخانصاحب نے تصحیح چاہی تھی اور آپ نے اونکی سوال کے جواب مین جو کچھہ تحریر فرمایا اوس جواب کو مولویصاحب ممدوح نے میرے پاس بھیجا ہی مجھکو یقین نہین آیا کہ آپ نے ایسا کچھہ تحریر فرمایا ہو چنانچہ وہ بجنسہ آپ کی خدمت مین ترسیل ہی اس سے اطلاع فرمائیے آیا یہ آپنے جواب اونکی سوال کا تحریر فرمایا یا نہین زیادہ والسلام ۲۰ شوال ۱۳۰۷ ہجری بندہ محمد رحمت حسین عفا اللہ عنہ ———— جناب مخدوم ومکرم بندہ دام مجدہم — بس از سلام مسنون التماس ہی کہ واقع مین جواب مرسلہ مولوی نقی علیخانصاحب میری تحریر کے مطابق ہی مگر یہ جواب اوس جواب کا خلاصہ لکھا تھا جو مولوی عبد الحی لکھنوی نے لکھا تھا اور اوسپر تصدیق مفتی سعد اللہ صاحب کی بہی ہے اور مطبع علوی علی بخش خان مین چھپا ہی — اور زبانی سامنے شاہ نظام حسین صاحب کے مینے یہ اقرار کیا کہ مجھکو اس تحریر پر اصرار نہین جسوقت علماء کے اقوال یا کتب مستندہ سی اسکی غلطی ثابت ہوگی مین فوراً اوسکو مان لونگا مگر مولویصاحب نے براہ مسافر نوازی کوئی غلطی تو ثابت نکی اور نہ مجھکو اوسکی اطلاع دی بلکہ اوپر کفر کا حکم شائع فرمایا اور تمام بریلی مین لوگ اسیطرح کہتے پہرے خیر مین نے خدا کے حوالہ کیا اگر اس تحریر سے مین عند اللہ کافر ہوں تو توبہ کرتا ہون خدا تعالی قبول کرے زیادہ نیاز عاصی محمد احسن عفی عنہ —

اس جواب مین ہمین دو امر سے تعرض ہی **امر اول** نانوتویصاحب قبل تفہیم کے اشاعت تکفیر کا الزام فاضل بریلوی پر قائم کرتے ہین حالانکہ نہ فاضل بریلوی نے آج تک اس باب مین کوئی فتوی لکھا نہ تکفیر کا حکم شائع فرمایا ہان جب ثابت ہوا کہ حضرت کا عقیدہ ہمارے خلاف اور سمجھہ لینی یا سمجھا دینے سے بہی انکار صاف ہے باوجود اسکی امامت پر حد سی زیادہ اصرار ہی اقتدا کرنے سی عار ہی جمع مین آپ ہی نماز پڑہاتی ہین کوئی کہے یا نہ کہے آگے بڑہ جاتی ہین نماز استسقا مولوی ذاکر علیصاحب مرحوم نے پڑہائی نماز ہی کو تشریف نہ لیگئے بجامی اوسکے ختم کریمہ وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ الآیہ کی ٹہرائی قرون ثلثہ کی پیروی انتہا کو پہونچائی

اور امامت عید کا تو بڑا اہتمام ہے مشورہ کے واسطے حضرات وہابیہ کا شب و روز دولتخانہ پر ازدحام ہے
یہ قرار پایا ہے لوگ راضی ہوں یا ناراض امامت کبھی اہل سنت سے کسیکو نہ پڑہانے دیجئے اسصورت میں فاضل
بریلوی عیدگاہ جانا مناسب نہ سمجھی مسجد جامع تشریف لے گئے حضرت کو اوس پر بہی صبر نہ آیا مسجد جامع سے
یہ کہکر بلا بہیجا کہ میں نماز پڑہنی کو آیا ہوں پڑہانا نہیں چاہتا آپ تشریف لائیے جسے چاہیے امام کیجئے میں اوسکا
اقتدا کرونگا جسوقت فاضل بریلوی شرک پر پہونچے خبر پاتے ہی حضرت مصلے پر تہے فاضل بریلوی کو
نہ جہگڑا منظور تہا نہ حضرت کی پیچھے نماز پڑہنا ضرور حسین باغ میں نماز پڑہاکر چلے آئے اسکے سوا جو
کہا جاوے سب افترا ہے جہوٹ کا علاج کیا ہے ؎ سخن چین را توانم چارہ کرد + کہ نامن خود بگویم
او چہ چیند + ولی از مفتری نتوان بر آمد + کہ از خود سخن می آفریند فاضل بریلوی کو نہ کسیکی تکفیر و تذلیل سے
کچہہ غرض نہ امامت کا شوق بلکہ وہ تو اپنی مسجد میں بہی حتی المقدور امامت نہیں کرتے اور مجمع عام میں
کبہی نماز نہیں پڑہاتے اوس روز جب سب لوگوں نے حسین باغ میں نماز پڑہانے سے انکار اور بعض
صاحبوں نے مولوی صاحب سے اصرار کیا تو بمجبوری امامت کی باوجود اسکے نانوتوی صاحب نے جناب
ممدوح کو کسطرح امر امامت میں طرف مقابل ٹہراکر شہرت دی ہے آج تک کوئی مدعی امامت ہوکر
اوسپر مصر نہیں دیکہا ہے یہ دعوی روز ازل سے آپ ہی کے حصہ میں آیا ہے قطع نظر خرابی عقیدہ کے
ایسا مصر شرعًا قابل امامت نہیں امام کا تصمیم جبرًا اقتدا کرانے سے زیادہ کوئی آفت نہیں جامع ترمذی میں ہے
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثلثۃ لا تجاوز صلوتہم آذانہم العبد الآبق حتی یرجع وامرأۃ باتت وزوجہا
علیہا ساخط وامام قوم وہم لہ کارہون اور اوسی میں ہے عن عمرو بن الحارث بن المصطلق قال کان
یقال اشد الناس عذابا اثنان امرأۃ عصت زوجہا وامام قوم وہم لہ کارہون اور سنن ابی داؤد و ابن ماجہ
میں ہے عن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یقول ثلثۃ لا یقبل اللہ منہم صلوۃ من
تقدم قوما وہم لہ کارہون الحدیث اور سنن ابن ماجہ میں ہے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ثلثۃ لا ترفع لہم صلوتہم فوق رؤسہم شبرا رجل ام قوما وہم لہ کارہون الحدیث اگر کچہہ بہی خوف خدا اور روز جزا ہوتا
اس وعید شدید پر نظر کرتے اصرار نفرماتے لیکن بقول دانشمندی ؎ ہر کہ با آخرت ندارد کار + کار دنیا کو
ہم تباہ شمار + وہ اصرار دنیا میں بہی کام نہ آیا باقی عیدگاہ نے مولوی لائق علی صاحب کو امامت عید اضحی
کیلیے تجویز فرمایا حضرت شاہ نظام الدین حسین صاحب اور حضرت فاضل بریلوی اور جناب مولوی نواب عبد العزیز خانصاحب

١ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں جنکی نماز اونکے کانوں سے آگے نہیں بڑہتی ایک غلام بہاگا ہوا جب تک واپس نہ آئے دوسری وہ عورت کہ رات گذارے اور اوسکا شوہر اوس پر ناراض ہو تیسرا امام کسی قوم کا اور وہ اوس سے ناراض ہوں ۱۲
٢ حضرت عمرو بن حارث بن مصطلق نے فرمایا کہ کہا جاتا تہا سب لوگوں سے زیادہ سخت عذاب دو کو ہے ایک وہ عورت جو اپنے شوہر کی نافرمانی کرے دوسرا امام کسی قوم کا اور وہ اوس سے ناراض ہوں ۱۲
٣ حضرت عبد اللہ بن عمرو کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں جنکی نماز اللہ قبول نہیں کرتا ایک وہ جو امام بنے کسی قوم کا اور وہ اوس سے ناراض ہوں الحدیث ۱۲
٤ حضرت ابن عباس کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں جنکی نماز
بلند نہیں کیجاتی اونکے سروں سے بالشت بہر ایک وہ مرد جو امامت کرے کسی قوم کی اور وہ اوس سے راضی نہوں ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

اور دیگر عمائد و رؤسای شہر اور ہزارون مسلمانون نے اونکی امامت پر دستخط کر دیے اوسوقت تک تو بقضا حسب
سمجھو کسی تدبیر سے امامت کی بھی تو سوا چند وہابیہ کے اقتدا اونکی کون کریگا مجبوری کہنے لگے لوگ ہماری امامت
سے ناراض ہین تو ہمین بھی اصرار نہین خیر ہماری امامت نہین ٹھہری تو مولوی لائق علی صاحب ہی امامت
کرین قاضی صاحب شہر یا سید احمد شاہ صاحب پڑہاوین ہرچند یہ کہلی بات اور نفسانیت تھی کہ جب سنی اہل
کے پیچھے نماز پڑھنے کی ٹھہری تو مولوی لائق علی صاحب کی امامت مین کیا ہرج تھا سوا اسکے کہ جسکی تجویز کیا ہے
وہ بھی نہ پڑہاوے کچھ تو ہماری بھی ضد رہے اس درخواست سے کیا فائدہ **نقل درخواست یہ ہے**
ہم یہ امر فیصلہ کیے جاتے ہین کہ اگر سید احمد شاہ صاحب نماز عید عیدگاہ مین پڑہاوینگے تو کسیطرح کا نزاع اور تکرار
پیش نہوگا نہ ہماری طرف سے نہ ہمارے دوستون کے طرف سے اور درصورت نہونے یا انکار کرنے سید صاحب کے
قاضی غلام حمزہ صاحب کا امام ہونا مناسب ہے اسپر بھی کچھ تکرار نہوگی اگر انہون نے بھی قبول نکیا تو ہمکو
کچھ بحث نہین کسی کی امامت سے ہماری طرف سے نزاع نہوگی **العبد محمد احسن** عفی عنہ اس درخواست مین
صاف صاف اقرار ہے کہ فساد ہمارے اور ہماری گروہ کی جانب سے تھا اگر جناب میان صاحب پڑہاوینگے
تو ہم نزاع و تکرار نکرینگے لیکن یہان تو نفسانیت اصلا نتھی واسطے رفع نزاع اور تکرار کے کارندہ بانی عیدگاہ
نے درخواست نانوتوی صاحب کی منظور کی اور حضرت شاہ نظام الدین حسین صاحب اور جناب فاضل بریلوی
اور جناب نواب صاحب نے بھی اپنے دستخط ثبت فرمائے کاش عید الفطر کے روز نانوتوی صاحب اصرار نفرماتے
کسی دوسرے کی امامت پر راضی ہوجاتے تو یہہ طول نہوتا مناسب اس حال کے ایک شعر یاد آیا قلم نے
اسقدر لکھہ کر ○ انچہ دانا کند بپاس ادب آگے قدم اوٹھایا — خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا رحمت حسین خان صاحب
دوسرا سوال اور نانوتوی صاحب کا جواب دیکھیے اوسمین کیا کچھ فرماتے ہین نادلون کو کس طریق سے انبیا
بناتے ہین **سوال** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم طبقہ اول کے اور خیر خاتم اور طبقات کے
جسمین صحیح قرار پایا اور آنحضرت کو قران شریف بزبان عربی نازل ہوا اور حضرت جبرئیل لائے ان چہہ نبی
طبقات کے واسطے کون کون کتاب کس کس زبان مین علیحدہ علیحدہ نازل ہوئی اور کون فرشتہ لایا نام
کتبہای سماوی ہر نبی پر جو نازل ہوئی اور نام فرشتہ لانیوالے کا ارقام فرمائیے جو کہ مضمون سوال ہذا
جو مولوی نقی علی خان صاحب نے بہیجا تہا اوسمین مندرج نہین ہے اور اگر کچھ عبارت بھی اُن کتب
سماوی کی لکھہ بھیجو اور ہم لوگ بے علم ہین اسواسطے اوسکی تصحیح چاہتے ہین تا کہ اطمینان حاصل ہو

اور نیز یہ بھی ارقام فرمایئے کہ وہ چہہ خاتم کس کس جنس سے ہین بینوا توجروا بندہ محمد رحمت حسین خان ۱۳ شوال سنہ ۱۳۰۷ ہجری

اور جو کتاب کلام مبرم بجواب سوال ہذا عنایت فرمائی ہے ہمکو اسقدر علم اگر ہوتا تو آپ سے کیون ہدایت چاہتے صاف صاف جواب مرحمت ہو کہ ہم لوگونکی فہمید ناقص مین آجاوے اور کوئی دقیقہ سہو تحت سوال ہذا جواب ثبت فرمایئے اور آپکو بھی موجب حسنات کا ہوگا اور ہم لوگونکو ہدایت ہوویگی بندہ محمد رحمت حسین خان — **جواب** جنابعالی ان سوالون کا جواب مفصل مجھکو معلوم نہین مگر انبیا کا وجود طبقات زیرین مین کتب تفسیر سے معلوم ہوتا ہے چنانچہ تفسیر جلالین مین ہے

اللّٰہ الذی خلق سبع سموات ومن الارض مثلھن یعنی سبع ارضین یتنزل الامر

الوحی بینھن بین السموات والارض ینزل بہ جبرئیل من السماء السابعۃ الی الارض السابعۃ۔ یعنی اللہ وہ ہے جسنے سات آسمان پیدا کیے اور زمین مثل اونکے یعنی سات زمینین اترتا ہے حکم یعنی وحی اون آسمانون اور زمینون مین لاتا ہے اوسی وحی کو جبرئیل ساتوین آسمان سے ساتوین زمین تک انتہی تو جب جبرئیل وحی ساتوین زمین تک لاتے تھے تو کسی نبی ہی کیطرف لاتے ہونگے — اور باقی کتابون کے نام اور زبانکا ذکر کسی جگہہ مین نے نہین دیکہا بلکہ سوائے قرآن مجید کے اور کتابون کی ایک دو آیت بہی کوئی نہین لکہہ سکتا فقط **محمد حسین عفی عنہ** قربان اس مقال سراپا ضلال کے اول تو آپ نے اس شاذ و مدحدیث کو صحیح و معتبر ٹہرا کر انبیا کا ہونا ثابت کیا بالآخر الیسا گرا لفظ لکہد یا یا آن شورا شوری یا یا این بے نمکی اسقدر بہی نہ سمجہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کا وہان وحی لانا تو ثابت کر چکے اب بہی نبوت مین کچہہ شک رہا جو لکہتے ہین کسی نبی ہی کیطرف لاتے ہونگے خدا جانے حضرت وحی کس چیز کو جانتے ہین کہ نزول اوسکا بواسطہ جبرئیل علیہ السلام ہادی غیر نبی پر مانتے ہین اور باوجود اسکے فرماتے ہین مین نے کچہہ بیجا نہین لکہا میرا مطلب بہی کوئی نہ سمجہا یہ سچ ہے اگر نانوتوی صاحب پہاڑ کو ہوا بتائین اور درخت کو فرشتہ بتائین تو کون سمجہیگا اور مسئلہ واحد مین ہر بار ایک نیا مضمون فرمائین کبہی کچہہ کہین کبہی کچہہ ٹہرائین تو مانی الضمیر حضرتکا کسطرح متعین ہوگا ایسی عمدہ مضامین و معانی دیگر طبقات زمین کی مخلوق سمجہی تو سمجہی اس طبقہ پر تو سمجہنے والا نایاب ہے ع بہر کشور زبانی دیگر ست + بہلا علما و فضلا نسمجہے تو کوئی خاک سمجہیگا فضلائے رامپور تحریر فرماتے ہین یہ عقیدہ زید کا فاسد ہے اسواسطیکہ بخلاف نص قران کے قائل ہوا ساتہ خاتم النبیین کا

اور نص قرآن سے ایک ثابت ہے اور وہ ایک منحصر ہے ذات بابرکات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین

اور وہ نص یہ ہی مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَ
خَاتَمَ النَّبِيِّينَ اور نیز قول زید کا مخالف اجماع کے ہی اسلیئے کہ از صحابہ تا ایندم کوئی مفسر اور محدث
وجود تعدد خاتم النبیین کا مقر نہیں شاید کہ حدیث شاذہ کہ قسطلانی وغیرہ مین مرقوم ہی اوس سے اس
قائل نے اجتہاد کرکے باعانت وسوسہ شیطان کی قائل اس تعدد کا ہوا ہوا ور یہ اجتہاد اوسکا بچند وجوہ باطل
ہی اور بعد بیان وجوہ کی لکھتی ہین پس اس صورت مین زید خارج از مذہب اہل سنت وجماعت ہی بلکہ جمیع فرق
اہل اسلام سے خارج ہی کسو واسطے کہ کوئی فرقہ قائل اسکا نہین کہ سات خاتم النبیین ہین فقط یہ جواب
مولوی محمد نور الغنی صاحب نی تحریر فرمایا ہی اور اوسپر مواہیر جناب مولوی محمد سعید الدین خانصاحب خلف
حضرت مولنا محمد رشید الدین خانصاحب مغفور اور مولوی ولی النبی صاحب اور سید حسن شاہ صاحب
محدث اور جناب مولنا محمد حیدر علی صاحب اور جناب مولنا محمد علی درویش صاحب مکی مطوف کہ رامپور
مین تشریف رکھتی ہین اور دستخط جناب مولوی عبد الحق صاحب خلف جناب مولنا فضل حق صاحب
مرحوم اور مولوی عبد العلی صاحب مدرس اور مولوی محمد یعقوب علی صاحب اور مولوی اظہر الدین احمد صاحب
کے ثبت ہین اور مولوی عبد الکریم صاحب نی بھی تعدد مصداق خاتم النبیین کو باطل اور خلاف اجماع لکھا ہے
اور اوسی پر مہر و دستخط مولوی عبد القادر صاحب کی ہین اور عبارت مفتی محمد ریاض الدین صاحب کی یہ ہے
تعدد خاتم النبیین کا قول کسی شخص کی طرف منسوب علمای اہل سنت وجماعت سی مین نے نہین دیکھا نہ کسی
سُنا بیشک یہ قول خلاف جمہور اہل سنت وجماعت ہی فقط بالجملہ اگر لفظ خاتم مقولۂ زید مین خاتم الہادین
یا کسی اور معنی پر ہوتا تو یہ اکابر معنی خاتم النبیین نہ ٹھراتے دوسرے معنی کا احتمال صحیح نہ تھا علما نی تعدد
خاتم النبیین حقیقی کی قائل کا حکم بیان فرمایا زید کو علما سی شکایت چاہیے کہ خاتم سی خاتم الہادین یا کچھ اور
معنی کیون نہ سمجھی سائل بیچار یکا کیا قصور ہی ع بھلا اسمین کسیکا جرم کیا ہی نصیبون سی تجھی اپنی گلا ہے
امر ثانی یہ الزام حضرتکا فاضل بریلوی پر کہ اونہون نے مجھو فہمائش نکی بس عجیب ہی نانوتوی صاحب نی یہ مضمون
کہ مجھی اصرار نہین کوئی مجھو سمجھا دیگا تو مین مان لونگا زبدۃ العارفین حضرت شاہ نظام الدین حسین صاحب سے
بیان کیا تھا اور جواب رقعہ رحمت حسین خانصاحب مین فاضل بریلوی پر الزام قائم کیا ع چہ خوش گفت است
سعدی در زلیخا ۔ الا یا ایہا الساقی ادر کاسا وناولہا ۔ ع لوگو مرے مجنون کو کوئی حرج نہ پہونچے دو
شمن کی یہ فریاد تھی کلکتہ مین سب سی علاوہ ازین دوبارہ سوال ثانی آپ کی پاس بھیجا گیا فساد عقیدہ دوم

مطلع کیا گیا سمجھے نہ تھے تو جواب سے کیون انکار کیا پھر حکیم وزیر علیصاحب نے کہلا بھیجا کہ آپ دس آدمی جو ہر طرح
آپکو مباحثہ مین مدد دین ساتھ لیکر باتفاق اونکے فاضل بریلوی سے تقریر خواہ تحریر کر لیجیے عوام بیچارے جھگڑے
مین پڑے ہین اونپر رحم کیجیے صاف انکار ہوا پھر مولوی ہدایت علیصاحب نے اس عقیدہ کا رد لکھا طرح طرح سے
آپکو الزام دیا نہ توبہ کی ٹھہری نہ آپ نے اوسکا جواب دیا خدا جانے سمجھانیکا اور کیا طریق تھا البتہ فاضل
بریلوی کا یہ قرینہ نہین کہ کتاب بغل مین لیے گھر گھر کہتے پھرین صاحبو مجھسے عقیدہ صاف کر لو اگر نئے الوامیح سوال
ثانی سے متنبہ نہوے تھے اور تحقیق حق مقصود تھی فاضل بریلوی کے پاس آکر اپنے شکوک بیان کرتے اوسوقت
جناب ممدوح نہ سمجھاتے تو شکایت اونکی لوگونکو لکھتے مثل مشہور ہے پیاسا کوئین کے پاس جاتا ہے کوئن
پیاسے کے پاس کب آتا ہے ؎ بدہ ہمتدے کہ خواست ناوی + آید لب بحر تشنہ ورہ نماید + تشنہ برود کنار دریا
سائل بدر کریم آید + خیر ہمین اس امر کی شکایت نہین زید اپنی عادت سے مجبور ہے جہ حضرتکا اور ونکے ساتھ بھی
یہی دستور ہے + آپ کرتے ہین اور ون کے سر دہرتے ہین ایک عالم جانتا ہے صدہا آدمی کہتے ہین کتاب
گاڈفری ہگنیس کا خود ترجمہ کیا ہے حمایت الاسلام نام رکہا ہے میان فضل رسول صاحب طالبعلم کالج بریلی
اور ایک ہندو سے اعانت لی ہے آپ چھاپی ہے آپ اوسکی اشاعت کی ہے مگر اس خیال سے کہ لوگ دیکھینگے تو اعتراض
کرینگے ترجمہ مین اپنا نام نہین لکہا منشی عبدالودود کو مترجم قرار دیا سابق مین کسینے ایک انگریزی کتابکا
جسمین دین اسلام پر اعتراضات اور حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب مین توہین کے کلمات تھے
ترجمہ کرکے چھپوایا ڈپٹی امداد علیصاحب نے علما سے استفسار کیا کسینے اس فعل پر تشنیع کسینے تکفیر کی مولوی
محمد حسین تمنا مرادابادی بعد نقل روایات کے لکھتے ہین اسصورتمین کلمات توہین وتکذیب حضرت سید الاولین
والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے جیسے سوال مین مذکور ہین زبان انگریزی سے اردو مین ترجمہ کرنا اور اوسکا رواج
دینا بے اکراہ بادشاہ کے بلاشبہ کفر ہے اور نصرانیت محض اور ذیل استفتا مین خود حضرت نے یہ عبارت
لکھکر مہر کی ہے امداد الآفاق مولفہ ڈپٹی امداد علیصاحب مین چھپی ہے الجواب صحیح واللہ ورسولہ المجیب المصیب اللہم لا تجعل
مصیبتنا فی دیننا ولا تجعل الدنیا اکبر ہمنا ولا مبلغ علمنا ولا غایۃ رغبتنا ونعوذ بک من علم لا ینفع ومن شر کل
غبی لطیفنا کتبہ محمد احسن الصدیقی [مہر: ١٢٦٩ محمد احسن] اب نام اپنا کسطرح لکھتے + اور چھپی تحریر سے کیا جواب
دیتے واہ تین سو روپیہ کیواسطے دین فروشی اور جس فعل پر حکم کفر تسلیم کر چکے اوسی کا ارتکاب کام کسی کا ہے
ترجمہ کرینگے بلا بیچارے عبدالودود ہی کے سر سے چھاپینگے اور مشتہر کرنے کا جواب کیا ہے ؎ چشم بازو گوش بند

باز دارین خر کا ذخیرہ ام در چشم بندی خدا ۔ کتاب گاڈفری ہگنس نہین ہر چند بنہایت ضعیف اور سست طریق سے
نظر عوام مین اسلام کی تائید بہی ہی لیکن درحقیقت وہ تائید عین رد ہی پادری لوگ کبہی حضرت رسالت علیہ
الصلوۃ والتحیۃ کے اخلاق کریمہ و عادات حمیدہ پر اعتراضات بیسروپا کرتے ہین اور کبہی اونہین حکیمانہ اور
بنہایت پسندیدہ مانکر یہ نتیجہ نکالتے ہین کہ ترقی دین اسلام و گرویدگی انام صرف ان وجوہ سے ہوئی بجہات
الہی و امداد غیبی مصنف نے یہی طریق اختیار کیا ہے اور براہ چالاکی نتیجہ اکثر جگہہ صاف صریح نہ لکہا مترجم نے
اور قیامت برپا کی کہ اس شخص کو دین محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کا حامی اور انصاف دوست غیر متعصب
اور اوسکی کتاب کو نہایت خوب و عمدہ اور جوابون کو جوش دلی کا مقتضی اور اوسکے لانیوالے اور مشہور
کرنیوالے یعنی سید احمد خانصاحب بہادر سی ایس آئی کو اجر عظیم کا مستحق قرار دیا عوام بیچارہ اس شدومد
کی گواہی سے اوسپر اطمینان کلی کرینگے اور جب بنظر عقیدت اوسے دیکہینگے خواہ مخواہ وہ نتیجہ بہی دلون مین متمکن
ہوگا جسکی بدولت اسلام سے ہاتہہ دہو بیٹہینگے پہر تو یہ ہے کہ مترجم نے قرآن مجید پر کہلا اعتراضات مصنف کے
دیکہکر یہ عبارت لکہی جن اعتراضات کا جواب مصنف نے اس کتاب مین دیا ہے وہی اثر ہے اور مقدم اعتراض ہین جو مذہب اسلام پر
عیسائی کیا کرتے ہین اور سچ یہ ہے کہ اس کتاب کے مصنف نے اکثر اعتراضونکا جواب نہایت عمدہ اور بہت خوب دیا اور وہ جواب بالکل
مسلمانونکے مذہب کے مطابق ہین شاذ و نادر دو ایک مقام پر ایسی گفتگو بہی کی ہے جو مسلمانونکے عقائد مسلمہ کے موافق نہین چنانچہ
قرآن مجید کی نسبت جو کچہہ لکہا ہے وہ سب ایسا ہے مگر ہم مسلمانونکو اوسپر خیال کرنا نہین چاہیے کہ مصنف اس کتاب کا مسلمان
نہین ہے بلکہ ایک آزاد رای کا آدمی ہے اور جو کچہہ اوسکے خیال مین آیا ہے وہ اوسنے لکہا ہے ہم مسلمانونکو اوس مصنف کی اس محنت و فیاضی کا شکر
کرنا چاہیے کہ اوسنے مذہبی معاملات مین بہی بلا تعصب نہایت انصاف کو تا مقدور اپنے کام فرمایا ہے اور اوس انصاف دوست کی تحریر مین سے
ہم مسلمانونکو خذ ما صفا ودع ما کدر پر عمل کرنا چاہیے انتہی ۔ اس کلام سے عوام کی نگاہ مین سوا دو ایک مقام کے جس جگہہ
تصریح اسلام پر اعتراض ہین تمام کتاب واجب التسلیم ہو گئی اور مترجم کی شہادت سے خوب اطمینان حاصل ہو گیا کہ اگر
سوا ان مقامات کے کسی جگہہ کوئی بات مضر اسلام کے ہوتی بالضرور تصریح اوسکی کر دیتا دو ایک مقام پر
اعتراض کر کر باقی کتاب کی خوبی دلون مین جمایا گویا چہری زہر مین بجہا کر ناواقفون کے گلے پر پہیرنا ہے ع مرزا باور
نمی آید ز دوی اعتقاد ۔ انجیلین بر گردن دین پیمبر داشتن ۔ اور مترجم کی دیانت اس امر سے ظاہر ہے کہ تمام کتاب مین نام
تعظیمی سرور انام علیہ الصلوۃ والسلام کے ذکر خیر کے ساتہہ نہ لکہی اور یہ عذر بیان کیا کہ مترجم
نے ترجمہ کرنے مین حتی الوسع کمی بیشی نہین کی ہے کہ الفاظ تعظیمی جو معمول اہل اسلام کے ہین

اونکو بھی قلم انداز کیا تاکوئی یہ نہ سمجھے کہ مترجم نے اپنے مذہب کی طرفداری کی ہوگی انتہی بلفظہ سبحان اللہ کیا معقول
عذر ہی اگر اس امر مین اہتمام اور تعظیم سرور انام علیہ الصلوۃ والسلام بدل منظور تہی تو بجای اسکے یہ عبارت لکہنی کہ ہمنے
حتی الوسع ترجمہ مین کمی بیشی نکی البتہ الفاظ تعظیمی کہ معمول اہل اسلام ہین اور ہمارے نزدیک اونکا ترک بیجا زیادہ کردیے
اور نہین کوئی مصنف کی طرف سے نسبت سمجہی اس تقریر سے بہی مدعا حاصل تہا ظاہر الفاظ تعظیمی کا چہوڑنا ہی مرکوز خاطر
تہا اور یہ حیلہ دفع مغلطہ عوام کے لیے ہی اس سے بہی عمدہ تر عذر نانوتوی صاحب کا سنیے حضرت نے کتاب زاد المخدرات
بمطبع انعام گورنمنٹ واسطے تعلیم نسوان کی بیان حقوق مین تالیف کی اور چہاپتے وقت حقوق پیغمبران کی فصل اوس مین
سے نکال ڈالی جب اس امر کا چرچا ہوا سنے سنا کہا کہ بعد لکہنے کے نکال ڈالا حقوق پیغمبران کا مسلمان صحیح الایمان
سے دشوار ہے۔ اور جو دلمین حلاوت ایمان وجوش دین نہین تو یہ عمامہ وجبہ بیکار ہے ؎ دلقت بچہ کار آید و
تسبیح و مرقع ۔ خود را زعملہای نکوہیدہ بری دار ۔ حاجت بکلاہ برکی داشتنت نیست ۔ درویش صفت باش و
کلاہ تتری دار ۔ یہ حال دیکہکر پانچ سو جلد اوس فصل سے خالی سرکار مین بہیجدین اور پانسو جلد کے اول مین جو شہر
مین فروخت کے واسطے رکہین تہین فصل مذکور کے اوراق لگاکر حاشیہ پر یہ فقرہ چہاپا چونکہ سرکار نے حقوق انبیا کو
بیان مذہبی تصور فرماکر کتاب سے خارج کرادیا اسلیے سرکاری کتابون مین اسکو درج نہین کیا اور ہمنے بہی جو چار سو جلدون
صفحات پر ہندسہ نہین لکہا گیا عذر بدتر از گناہ اسی کو کہتے ہین اے حضرت سرکار نے کبہی کسی اور کتاب سے بہی کوئی
امر مذہبی خارج کرایا ہے یا یہ حکم خاص اسی کتاب کے لیے صادر فرمایا ہے ۔ سرکار تو کبہی کسیکے امر دینی مین دست اندازی
نہین کرسکتے اور نہ کسی کی تالیف و تصنیف سے کچہہ غرض رکہتی ہے البتہ اگر اپنی خریداری اس امر مذہبی کے نہونے پر مشروط
فرمائی ہو عجب نہین بطمع فروخت پانچ سو جلد کے اپنا امر مذہبی خارج کرنا اور یہ لکہنا کہ سرکار نے خارج کرادیا کمال
دلیری وجرأت ہے ایسا ہمیشہ جری اگر رعایا پر تہمت لگانے کیا جای شکایت جو اشتہار مہری مطبوعہ مطبع
صدیقی مساجد شہر بریلی مین آویزان کرایا ہے اوسمین بہی اسی وضع کو برتا ہے **نقل اوس کی یہ ہے**
عید الفطر کے روز سے شہر مین یہ چرچا ہو رہا تہا کہ مولوی نقی علی خانصاحب نے ایک استفتا رامپور سے منگوایا ہے
جسکے رو سے میری تکفیر مشتہر کی وہ استفتا میری نظر سے بالتفصیل نہین گذرا تہا بعد تشریف آوری مولوی محمد
یعقوب علی خانصاحب کی اوسکی نقل مینے مفصل دیکہی سو اوس عقیدہ والے کی تکفیر پر مین بہی علما کے ساتہہ
متفق ہون یعنی جو شخص خاتم النبیین سوای آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے کو جانے اور آپ کی نبوت کو مخصوص
کسی طبقہ کے ساتہہ مانے وہ شخص میرے نزدیک بہی خارج از دائرہ اسلام اور کافر ہے لہذا بنظر دور کرنے مغلطہ عوام کے

یہ اشتہار دیتا ہون کہ میرا عقیدہ یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا نہ کوئی نبی خاتم النبیین ہوا نہ ہوگا پس خلاف اس عقیدہ کی غیر صحیح اور غلط تصور کیا جاوی المشتہر محمد احسن بعض لوگ اس مضمونکو عقیدہ سابقہ سی توبہ سمجھتی ہین اور نہین جانتے کہ نانوتوی صاحب اونہین عامی غلط فہم قرار دیکر توبہ کا حکم فرماتی ہین یہ کہان لکھا ہی کہ مجھسی غلطی ہوئی اب تائب ہوتا ہون بلکہ کہتی ہین عوام کا گمان دفع کرتا ہون یہ سب جانی دو دور کہ نا مطمئنہ عوام کا ہرگز غایت توبہ کی نہین باوجود تصریح غرض و غایت کے اوسی توبہ ٹھہرانا کب صحیح ہی البتہ اگر بخوف خدا و روز جزا اپنی فساد اعتقاد کا اقرار کرکے لکھتی اب میرا عقیدہ یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا نہ کوئی نبی خاتم النبیین ہوا نہ ہوگا تو کسیکو اون سی بحث نرہتی یہ اشتہار سراسر بناوٹ اور ہیر پھیر سی مالا مال ہے کوئی فقرہ اسکا چالاکی سی خالی نہین چرچا اس امر کا کہ نانوتوی صاحب نی تحقیق وجود امثال پر مہر کی اوس وقت سی ہوا جب سی اہل سنت و جماعت نی مناظرہ احمدیہ دیکھا اور جب ماہ رمضان حضرت نی ہر طبقہ زمین مین ایک خاتم بمقابلہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم موجود مانا اور یہ مضمون جسکو کفر کہتی ہین اب علما کے ساتھ متفق ہوتی ہین اپنی مہر و قلم خاص سے تحریر کردیا ہر جگہ چرچا ہوا کہ انہون دوسرا عقیدہ اختیار اور لوگون نی اسی لئے اقتدا سی انکار کیا اور رامپور کو سوال بھیجا جواب بھی رمضان ہی مین آگیا اور رمضان ہی مین اس امر کی کہ علمای رامپور نے اس عقیدہ پر تشنیع کی ہی شہرت ہوئی سوا چند غیر مذہبون کے بمصداق ع نغز گفت آن حکیم دوراندیش + کہ نہ ہر چہ بیش دشمن بیش + فاضل بریلوی سے سوء عقیدت رکھتی تھی یہ کسینی نکہا کہ جناب ممدوح نے اونکی تکفیر مشتہر کی عمدہ مشتہری اس شہر مین نانوتویان کے واسطے مخصوص ہی مطبع اپنا موجود ہی جسکی نسبت جو چاہا لکھکر مشتہر دیا در باب مدرسہ ایک اشتہار قلمی قلمی جسمین فاضل بریلوی اور مولوی سخاوت حسین صاحب پر الزامات بی سرو پا قائم کیے ہین دوسرا مطبوع سراسر غلط مضامین پر مشتمل جاری کیا او عجب عادت قدیمہ اس اشتہار مین اپنا منصب فاضل بریلوی کو عنایت فرمایا مولوی صاحب ممدوح کو کسی کی تکفیر مشتہر کرنے سی کیا غرض تھی نہ اونکی یہ عادت مسائل جو مہر کو اونکی آتی ہین اگر صحیح ہوتے ہین مہر ثبت فرماتے ہین اور جو خلاف کتاب ہوتی ہین جواب علیحدہ لکھدیتی ہین کسیکی تحریر سے تعرض نہین کرتے خاص نانوتوی صاحب کے ساتھ صدہا بار یہ معاملہ ہوا کبھی اس امر کی شہرت نفرمائی کہ مولوی محمد احسن نے خطا کی ہے ع تو اخم انکہ نیازارم اندرون کسی + حسود را چہ کنم کو ز خود برنج درست البتہ یہ مسئلہ عقائد سے تھا اس نظر سے اپنی تحقیق کو وانکشاف بیان فرمایا اور در حقیقت اگر فاضل بریلوی اسباب ہین

اخلاق کو کام فرماتے تو ہزاروں آدمی گمراہ ہوجاتے جسطرح سالہا اور عقائد باطلہ عوام کو پوشیدہ تعلیم ہوتے رہی اسیطرح یہہ بلا بہی عالم مین پہیل جاتی ع برآن گروہ حرامست خامشی صاحب + کہ کار خلق توانند از زبان سازند + فاضل بریلوی کی حسن نیت نی بریلی کیا بہت شہرون سی آتش فتنہ کو بجہایا جس مخالف کو دبایا اپنی اصل مذہب سی دست بردار ہوگیا اسکی سوا کچہہ بن نہ آیا + اور نانوتوی صاحب کی مقابلہ مین تو کسی بات کی حاجت ہی نہ تہی کہ ایک مضمون لکہتی + دوسرے روز اوسی خود رد کرتی کبہی کسی عقیدہ کو کفر ٹہراتے کبہی اوسپر ایمان لاتی + ایسی شخص کے قول سی تعرض کسی ذی علم کا کام نہین فاضل بریلوی کیا تعرض فرماتے اسقدر امر بجناب ممدوح کو شہرہ تکفیر کا خطاب دیناز اقرا ہی اسیطرح یہ تحریر کہ استفتا میری نظر سے بالتفصیل نہین گذرا تہا بعد تشریف آوری مولوی محمد یعقوب علیخانصاحب کی اوسکی نقل مین نے بتفصیل دیکہی محض غلط نقل اور یہ استفتا کی خانقاہ شریف سی ایک معتقد خاص حضرت کا لگیا قبل تشریف آوری مولوی محمد یعقوب علیخانصاحب کی آپ نی اوسمین تاویلات بی سروپا کین اور اسطرف سی جواب اون کے دیے گئیے اور اپنی تکفیر کے استفتا کو بنظر اجمالی دیکہنا اور اوسکے مضمون مین اچہی طرحسی غور نکرنا قرین قیاس نہین البتہ اگر یہ عذر لکہتی کہ ہرچند استفتا علمای رامپور کا مینی بغور دیکہا لیکن بسبب بی استعدادی کے کلام علما اچہی طرح میری سمجہہ مین نہ آیا جب مولوی یعقوب علیخانصاحب نی سمجہایا تو سمجہا تو کسیقدر قابل اعتبار کے ہوتا ولنعم ماقیل ع نے فہم اگر چشم بر و زند بکتاب + نتواند بدر وی معنی در خواب + کی غور کنند درسخن بے فنون غواصی بحر مسبت مقصود رجبات بعد اسکی لکہا سو اس عقیدہ والی کی تکفیر مین بہی علما کے ساتہہ متفق ہون یعنی جو شخص خاتم النبیین سوای آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے کو جانی اور آپکی نبوت کو مخصوص کسی طبقہ کے ساتہہ مانی وہ شخص میرے نزدیک بہی خارج از دائرہ اسلام اور کافر ہے اس عبارت کی ساتہہ یہ لکہنا ضرور تہا کہ وہ شخص مین ہی ہون جو اول اس عقیدہ فاسدہ کا قائل ہوا اگر آپ تصریح نکرینگے تو آپ کی تحریر مہری جسمین یہ عقیدہ مصرح ہی اور جسکی نسبت علما نی یہ حکم لکہا ہی خصم کی پاس موجود ہے اس پیرپہار سے کیا ہوتا ہی کیا توبہ بناوٹ کا نام ہی ایسی توبہ آج تک دیکہی نہ سنی سادہ لوحون نی اس اشتہار کو توبہ نامہ سمجہا کہ جب اپنی عقیدہ سابقہ کو کفر لکہہ دیا توبہ ہوگئی اور نانوتوی صاحب کی ہواخواہون نے بہی شہر مین مشہور کیا کہ ہمارے مولوی صاحب نی توبہ کرلی حالانکہ عقیدہ سابقہ کو کفر ٹہرانا کفر کا اقرار کرنا ہی نہ توبہ اور جو بالفرض وہ توبہ تہا تو جس روز سی رسالہ توبہ شکن یعنی جواب تحذیر نانوتوی صاحب مولوی محمد قاسم صاحب کا آیا ہی وہ اقرار بہی

کالعدم ہو گیا اب پہر اوسی عقیدہ پر اصرار اور وجود خواتم کا اظہار اور وہی شور و غوغا ہے ع توبہ زمی کردم
واکنون مبارک ساقی توبہ شکنم آرزو ہست ۔ کیا لطف ہی کبھی اس عقیدہ کو کفر ٹہراتے ہین کبھی اوسپر اصرار فرماتے
ہین کبھی لکھتے ہین میرا عقیدہ یہ کب تہا میرا تو کوئی مطلب ہی نہ سمجھا جواب علمای رامپور کا صحیح اور مطابق سوالکے
ہی پوری عبارت ایک صفحہ پر تہی سائل نے دو سطر کا سوال بہیجکر جواب حسب مراد حاصل کر لیا ہر ذی عقل نے
اس تقریر کو لغو سمجھا کہ عبارت خارج از بحث نقل کرنا سائل کو کیا ضرور تہا مقولہ زید مین جو ٹکڑا امر مبحوث عنہ تہا
تحریر کیا جو الفاظ کہ زید کیطرف نسبت کیے ہین اور علمانے اونپر تشنیع فرمائی مقولہ زید مین تصریح موجود باوجود اسکے
سوال مین کلام محض مغالطہ دہی عوام ہے اس اشتہار مین بہی اوسی بات کی رعایت ہے کہ جواب سے موافقت
اور دربردہ سوال کی شکایت ہے ہر چند یہ امر قابل لحاظ نہ تہا لیکن بنظر تسکین عوام مکرر سوال علمای رامپور کی خدمت
مین بہیجا گیا اور اوسمین تمام و کمال عبارت زید کی لکہی پہر بہی وہی آش کاسہ مین رہی ع نہ بخشند اضطراب
از غم خلاصی بہ نصیبان را ÷ ہمان در بحر ماند گرچہ کشتی بر کنار آمد ÷ **نقل سوال مذکور مع جواب علمای رامپور یہ ہے**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہین علمای دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ زید لکھتا ہے میرا عقیدہ یہ ہے کہ حدیث مذکور
صحیح و معتبر ہے اور زمین کے طبقات جدا جدا ہین اور ہر طبقہ مین مخلوق الہی ہے اور حدیث مذکور سے ہر طبقہ مین انبیا
کا ہونا معلوم ہوتا ہے لیکن اگرچہ ایک ایک خاتم کا ہونا طبقات باقیہ مین ثابت ہے پر اونکا مماثل ہونا ہمارے
خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے ثابت نہین اور نہ میرا عقیدہ ہے کہ وہ خاتم مماثل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے ہون اسلیے کہ اولاد آدم جسکا ذکر ولقد کرمنا بنی آدم مین ہے اور سب مخلوقات سے افضل ہے وہ اسی طبقہ
کے آدم کی اولاد ہے بالاجماع اور ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب اولاد آدم سے افضل ہین تو بلاشبہ
آپ تمام مخلوقات سے افضل ہوے پس دوسرے طبقات کے خاتم جو مخلوقات مین داخل ہین آپکے مماثل کسیطرح نہین
ہو سکتے پس جو کوئی ظاہر حدیث کے بموجب ایک ایک خاتم ہر طبقہ مین اعتقاد کرے اور اونکو مماثل خاتم الانبیا صلی
اللہ علیہ وسلم کا نہ جانے بلکہ تشبیہ مذکور فی الحدیث کو تفہیم کے لیے اور صرف خاتم ہونے مین شرکت کے واسطے
سمجہے وہ بیشک مسلمان صحیح الاعتقاد ہے اور اوسکے کافر کہنے والیکو مین برا جانتا ہون اور جس مضمون پر زید
مہر کی ہے اوسکی تفصیل مجہکو یاد نہین مگر غالبا یہی اوسی سے ہی مطلب سمجہ کر مہر کی ہے فقط آیا یہ عقیدہ زید
کا صحیح ہے یا نہین اور سوا جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے طبقات ارض مین اور کوئی خاتم ہو سکتا ہے یا نہین بینوا توجروا

الجواب واللہ سبحانہ الموفق للصواب

یہ عقیدہ زید کا کہ حدیث مذکور صحیح ہے اور معتبر اور ہر ہر طبقہ زمین میں اس حدیث سے ایک ایک خاتم کا ہونا ثابت ہے سراسر غلط اور مخالف ہے عقیدہ اہل سنت والجماعت کے اور مخالف ہے نص قطعی وَلٰكِن رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ کے بطلان صحت حدیث کا ہو گیا جبکہ حدیث مذکور مخالف ہے نص قطعی مسطور کے باآنکہ تصحیح متن اسکی کسی نے ائمہ حدیث میں سے نہیں کی پس ایسی حدیث موقوف غیر مُصحح المتن مخالف نص قطعی غیر ماول وغیر مخصوص بالاجماع اور مخالف احادیث صحاح مرویہ بخاری ومسلم وغیرہم کیونکر صحیح ومعتبر ہوگی بالفرض اگر حدیث مذکور صحیح المتن ہوتی جب بھی بمقابلہ نص قطعی واحادیث مرویہ شیخین کالعدم ہوتی چہ جائیکہ غیر مصحح المتن ہو اور تصحیح بیہقی اور حاکم کی بصراحت راجع ہے طرف اسناد کے کما ھو الظاہر من روایۃ الحدیث اور صحت اسناد اگر شاذ ہو تو جب بھی صحت متن حدیث کو مستلزم نہیں باآنکہ اسناد مذکور شاذ ہے چنانچہ قسطلانی تیرہویں [12] پارہ بخاری کے باب ثانی کی شرح میں فرماتے ہیں

قال ابن جریر حدثنا عمرو بن علی ومحمد بن مثنی قالا حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن ابی الضحی عن ابن عباس فی ہذہ الآیۃ قال فی کل ارض مثل ابراہیم ونحو ما علی الارض من الخلق ہکذا اخرجہ مختصرا واسنادہ صحیح واخرجہ الحاکم والبیہقی من طریق عطاء بن السائب عن ابی الضحی مطولا واولہ ای سبع ارضین فی کل ارض آدم کآدمکم ونوح کنوحکم وابراہیم کابراہیمکم وعیسی کعیسکم ونبی کنبیکم قال البیہقی اسنادہ صحیح لکنہ شاذ بمرۃ لا اعلم لابی الضحی علیہ متابعا انتہی فیہ انہ لا یلزم من صحۃ الاسناد صحۃ المتن کما ہو معروف عند اہل ہذا الشان فقد یصح الاسناد ویکون فی المتن شذوذ او علۃ تقدح فی صحتہ ومثل ہذا لا یثبت بالحدیث الضعیف وقال فی البدایۃ وہذا محمول ان صح نقلہ علی ان ابن عباس اخذہ من الاسرائیلیات انتہی اور ابن کثیر کہ امام معتبر ہیں فن حدیث میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اور مثال اسکی جب تک کہ صحیح ہو سند اسکی طرف معصوم کے مردود ہے اوپر قائل کے اور غیر معتبر ہے کما نقل عنہ فی الکمالین

لعلہ نزل بہ جبرئیل الخ کذا فسرہ البغوی ویدل علیہ ما اخرجہ ابن جریر والحاکم وصححہ والبیہقی من طریق ابی الضحی عن ابن عباس فی قولہ وَمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ قال سبع ارضین فی کل ارض نبی کنبیکم وآدم کآدمکم ونوح کنوحکم وابراہیم کابراہیمکم وعیسی کعیسی قال البیہقی اسنادہ صحیح ولکنہ شاذ لا اعلم لابی الضحی علیہ متابعا قال ابن کثیر بعد عزوہ لابن جریر وہو محمول ان صح نقلہ عن ابن عباس علی انہ اخذہ من الاسرائیلیات وذلک وامثالہ اذا لم یصح سندہ الی معصوم فہو مردود علی من قالہ انتہی وقال النیشاپوری فی تفسیرہ وقیل انہا سبع ارضین بین کل واحد منہا الی الاخری مسیرۃ خمسمائۃ عام کما جاء فی ذکر السماء وفی کل ارض منہا خلق حتی قالوا فی کل منہا آدم وحواء ونوح وابراہیم وہم یشاہدون

السماء من جانب ارضہم ویشہدون الضیاء منہا او جعل اللہ لہم ضیاء یستضیئون بہ وذکر النقاش فی تفسیرہ
فصلا فی خلائق السموات والارضین واشکالہم واسمائہم اضربنا عن ایرادہا لعدم الوثوق بمثل تلک الروایات انتہی
اور بطلان ہونے خاتم کا ہر طبقہ میں پس اولاً اسواسطے کہ اجماع امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابات کا منعقد ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم ہیں سب انبیا کے اور کسیطرح کی تاویل یا تخصیص آیہ کریمہ وَلٰكِن رَّسُولَ اللّٰهِ
وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ میں مثل اسکے کہ کہا جاوے کہ خاتمیت آپکی مخصوص ہے ساتھہ انبیائی اولوالعزم کے یا انبیا
اس طبقہ زمین کے مشلاً نہیں ہے بلکہ قائل تخصیص پر اگر حکم کفر کیا جاوے تو ممنوع نہیں قال الخطیب فی تفسیرہ
وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ای آخرہم الذی ختمہم لان رسالتہ عامۃ ومعہا اعجاز القرآن فلا حاجۃ مع ذلک الی استنباء
والارسال وقال الغزالی فی آخر کتابہ الاقتصاد ان الامۃ فہمت من ہذا اللفظ ومن قرائن احوالہ صلی اللہ علیہ وسلم
انہ فہم عدم نبی بعدہ ابدا وعدم رسول بعدہ ابدا وانہ لیس فیہ تاویل ولا تخصیص ومن اولہ بتخصیص النبیین باولی العزم
من الرسل ونحو ہذا فکلامہ من انواع الہذیان لا یمنع الحکم بتکفیرہ لانہ مکذب لہذا النص الذی اجمعت الامۃ علی انہ غیر ماول
ولا مخصوص انتہی مختصرا اور ثانیاً اسلیے کہ ہم پوچھتے ہیں کہ یہ انبیا جو طبقات ارض میں زید حدیث مذکور سے
ثابت کرتا ہے پس برتقدیر صحت حدیث ہر ہر نبی کی مشابہت اور مماثلت کسی امر لائق تشبیہ میں ساتھہ انبیائی مذکورین
علیہم الصلوۃ والسلام کے معلوم ہوتی ہے نہ مماثلت ہر نبی کی ساتھہ ہر نبی کے ہر وصف میں ورنہ مماثلت اوس نبی منفرد فی
کی جسکو بمقابلہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم قرار دیا ہے وصف خاتمیت میں پس معلوم نہیں کہ قائل مذکور نے
خاتم ہونا اوس نبی کا حدیث مذکور سے برخلاف نص قطعی قرآن شریف وخلاف اجماع وخلاف احادیث صحیحہ بخاری
ومسلم کیونکر مفہوم کیا اور ثالثاً اسواسطے کہ حدیث صحیح دال ہے اس بات پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث
ہیں طرف تمامی جن وانس کے اور اسی پر منعقد ہوا اجماع فی مشکوۃ المصابیح عن ابن عباس قال ان اللہ تعالی فضل محمدا
صلی اللہ علیہ وسلم علی الانبیاء وعلی اہل السماء فقالوا یا ابا عباس بم فضلہ اللہ علی اہل السماء قال ان اللہ تعالی قال لاہل
السماء وَمَن يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي
الظّٰلِمِيْنَ ○ وقال اللہ تعالی لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا
تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قالوا وما فضلہ علی الانبیاء قال قال اللہ تعالی وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ
رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ الآیہ وقال اللہ تعالی لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ
اِلَّا كَاۗفَّةً لِّلنَّاسِ فارسلہ الی الجن والانس رواہ الدارمی اور یہی عقیدہ ہے اہل سنت والجماعۃ کا کما فی

شرح العقائد النسفیة وقد دل کلامه صلی الله علیه وسلم وکلام الله المنزل علیه انه خاتم النبیین وانه مبعوث الی

کافة الناس بل الی الجن والانس انتهی پس ساکنین اور طبقات زمین کی سوا اس طبقہ کے موافق روایت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کے جو راوی ہیں حدیث متنازع فیہ کے یا ملائکہ ہیں یا جن پس نبی اونکی ہونگے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسلیے کہ ملائکہ بالاجماع مکلف نہیں اور جنات کیطرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہیں قال الخطیب

فی تفسیره وعن ابن عباس رضی الله تعالی عنهما ان نافع بن الازرق سأله هل تحت الارض من خلق قال نعم قال فما الخلق قال اما ملئکة او جن وکذا نقل الزمخشری فی الکشاف اور العیاذ باللہ اگر ہم یہ تسلیم بھی کریں کہ انبیا کل یا بعض ان طبقات میں بشر ہیں تو زمانہ بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے تھے یا زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں یا بعد اگر پہلے تھے تو انمیں سے کسیکا خاتم ہونا صحیح نہوا اسلیے کہ خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد انکے تھے اور اگر زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں تھے تو پھر تابع شریعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تھے یا نہ تھے اگر تابع تھے تو مماثلت انکی صفت نبوت اور خاتمیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ ہوئی اور اگر تابع نہ تھے تو ملت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم جو بمضمون احادیث صحیحہ اور بالاجماع ناسخ ہے جمیع شرائع کا ناسخ نہ رہا اور یہی لازم ہوگی مخالفت حدیث صحیح کی جو مروی ہے شیخین کی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری اور عیسی علیہ السلام کے درمیان میں کوئی نبی نہیں

روی فی المشکوة عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم حین اتاه عمر فقال انا نسمع احادیث من یهود تعجبنا افتری ان نکتب بعضها فقال امتهوکون انتم کما تهوکت الیهود والنصاری لقد جئتکم بها بیضاء نقیة ولو کان موسی حیا ما وسعه الا اتباعی رواه احمد والبیهقی فی شعب الایمان انتهی وایضا فیه عن جابر ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم بنسخة من التورية فقال یا رسول الله هذه نسخة من التورية فسکت فجعل یقرأ ووجه رسول الله صلی الله علیه وسلم یتغیر فقال ابو بکر ثکلتک الثواکل ما تری ما بوجه رسول الله صلی الله علیه وسلم فنظر عمر الی وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال اعوذ بالله من غضب الله وغضب رسوله رضینا بالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلی الله علیه وسلم نبیا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم والذی نفس محمد بیده لو بدا لکم موسی فاتبعتموه وترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل ولو کان حیا وادرک نبوتی لاتبعنی رواه الدارمی وفی صحیح البخاری حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزهری اخبرنا ابو سلمة ان ابا هریرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول انا اولی الناس بابن مریم والانبیاء اولاد علات لیس بینی وبینه نبی انتهی وفی صحیح مسلم حدثنی حرملة ابن یحیی قال اخبرنا ابن وهب قال اخبرنی یونس عن ابن شهاب ان ابا سلمة بن عبد الرحمن اخبره ان ابا هریرة قال سمعت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقول انا اولی الناس بابن مریم الانبیاء اولاد علات لیس بینی وبینہ نبی انتہی اور اگر بعد تو جیہ
امر مخالف ہو نص قطعی ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کے اور دعوی تخصیص تاویل نص
مذکور میں نہیں ہو مگر ہذیان موجب تکفیر کیا اور بھی منافی ہو حدیث صحیح مروی بخاری کے حدثنا محمد ابن بشار
قال حدثنا محمد بن جعفر قال حدثنا شعبۃ عن فرات القزاز قال سمعت ابا حازم قال قاعدت ابا ہریرۃ خمس سنین
فسمعتہ یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کانت بنو اسرائیل تسوسہم الانبیاء کلما ہلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی
انتہی اور خامساً اسلیے کہ بر تقدیر تحقیق خلق ممیز کے بیچ اور طبقات زمین کی کسیکو اہل تحقیق میں سے
انکو مکلف نہیں کہا بلکہ یہ کہا ہے کہ وہ مکلف باحکام شرع نہیں ہیں اور بر تقدیر ایک روایت ابن عباس
رضی اللہ تعالی عنہ کے کہ اونہوں نے زمین کو منبسط کہا ہے اور طبقات اوسکے سات قطعی قرار دیے ہیں اور بحار کو
بیچ میں فاصل کہا ہے اگر احتمال مکلف ہیں تو ساتھ اسلام کے نہ ساتھ دین آخر کے پس بعثت انبیاء وہاں
نہ ہوگی اور کوئی ارضین خاتم کسطرح ہوگا قال الخطیب فی تفسیرہ قال الماوردی وعلی انہا سبع ارضین
تختص دعوۃ الاسلام باہل الارض العلیا ولا تلزم من فی غیرہا من الارضین وان کان فیہا من یعقل من خلق ممیز وحکی الکلبی
عن ابی صالح عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما انہا سبع ارضین منبسطۃ لیس بعضہا فوق بعض تفرق بینہا البحار
وتظل جمیعہا السماء فعلی ہذا ان لم یکن لاحد من اہل الارض وصول الی ارض اخری اختصت دعوۃ الاسلام بہذہ
الارض وان کان لقوم منہم وصول الی ارض اخری احتمل ان تلزمہم دعوۃ الاسلام لامکان الوصول الیہم لان فصل
البحار اذا امکن سلوکہ کما لا یمنع لزوم ما عم حکمہ واحتمل ان لا تلزمہم دعوۃ الاسلام لانہا لو لزمتہم لکان النص بہا
واردا ولکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہا مامورا انتہی مختصرا ہذا وقد اکتفینا بہذا القدر وان کان
المقام یقتضی البسط خوفا للاملال والاطناب وفیہ کفایۃ لاولی الالباب ونفصلہ ان شاء اللہ تعالی ان حسب ما
شقنا علی السائلین والشاکین فی ہذا الباب واللہ سبحانہ یہدی من یشاء الی سبیل الحق والصواب وہو سبحانہ اعلم وعلمہ اتم
الیہ المرجع والمآب

العبد المجیب محمد ارشاد حسین عفی عنہ

الجواب صحیح

محمد عبد القادر

الجواب صحیح

اصدق القراح

احقر الوری محمد جمال شاہ

محمد عبد الحق عفی عنہ

بقیہ صفحہ ۲۸

جاننا چاہیے کہ جناب احدیت نے حضرت ختم المرسلین خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو باعتبار نور سب عالم سے پہلے اور اول پیدا فرمایا چنانچہ اول ما خلق اللہ نوری وارد ہے اور اوسی بدو فطرت میں ممتاز بنبوت کیا

کہ کنت نبیا وآدم بین الماء والطین دلیل ساطع اور برہان قاطع اوسکی ہے اور باعتبار ظہور سب انبیا سے آخر

پیدا فرما کر رحمۃ للعلمین کیا تاکہ عرش اور کرسی اور لوح اور قلم اور ملائکہ اور انبیا اور جن اور انسان اور نباتات

اور جمادات اور حیوانات اوسکی رحمت سے کوئی محروم نہ رہے کہ مصداق اسکا وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً

لِلْعَالَمِينَ وَإِنَّ رَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ہے بعد ان عنایات فضائل مذکور الصدر کے خلعت منفاخر

وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا مرحمت ہوا کہ بعد جناب سرور کائنات خلاصہ موجودات

صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونا کسی نبی کا بموجب آیہ کریمہ وبحسب حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم لا نبی بعدی ممکن نہیں اور

صاحب جلالین نے بھی تفسیر وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا میں بھی لکھا ہے بان لا نبی بعدہ اور علاوہ اس کے حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے مناقب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فرمایا ہے لو کان نبی بعدی لکان عمر بن الخطاب پس اس حدیث سے

صاف ظاہر اور باہر ہے کہ بعد حضرت جناب سرور صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی نبی نہیں ہے مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

بہر او خاتم شدہ است او کہ بجود ✣ مثل او نی بود و نی خواہند بود ✣ چونکہ در صنعت برد استاد دست ✣ نی تو گوئی

ختم صنعت بر تو است انتہی اگر کوئی مماثل حضرت جناب ختم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیدہ رکھیگا تو

درحقیقت منکر از آیت خاتم النبیین ہوگا اور منکر آیت کا کافر ہوتا ہے واللہ اعلم بالصواب وعندہ ام الکتاب

حررہ الاحقر ظہور الحق عفی عنہ [مہر: ظہور الحق] مہر مکرر محمد جمال شاہ خان [مہر: محمد جمال شاہ خان]

زید نے جو اپنا عقیدہ تحریر کیا اوس تحریر صدر کی رو سے زید مخرب دین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ اختراع

کیا اور منہ موڑا کلام الٰہی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو اوپر مذکور ہو چکیں اور آئندہ ہونگی اگر وسوسہ

شیطانی سے اون خواتم کو اضافی فرض کیا ہو تب بھی صحیح نہیں حضرت آدم علیہ السلام کہ بنیا و انسان میں اور ایسے

نبی کہ مجرد ظہور کے جنت میں داخل ہوئے اس حیثیت کی نبوت اونپر ختم ہے لیکن خطاب خاتمیت نپایا حضرت

سلیمان علیہ السلام جس حیثیت کے ساتھ مخصوص تھے ظاہر ہے کہ اوس حیثیت کا اونہیں پر اختتام ہوا لفظ خاتمیت سے ممتاز

نہوئے ہر نبی کی شریعت اوسی نبی پر ختم ہوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی اسرائیل کی نبوت کے خاتم ہوئے کہ جنکے بعد

آپکے کوئی نبی اسرائیل میں نبی نہیں ہوا لیکن بلفظ خاتم یاد نہیں کیے گئے لفظ اضافی مرضی اپنا اصل ہے

اللہ جل شانہٗ کی نعمتیں بیشمار ہیں مگر جو نعمات کہ انبیا علیہم السلام کی عطا ہوئی سے قابل ہیں ہر نبی کو وہ کلیں

کچھہ کچھہ عنایت ہوئین خاتم وہ شخص ہی کہ سبکو وہ نعمات کہ انبیا کے عنایت ہوئیکے قابل مین تمام وکمال سب

عطا ہوگئی ہون پس ایسی ذات پاک ہماری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ مستجمع جمیع صفات کاملہ ہوئی اور

کوئی نعمت عطا سی باقی نہین رہی قولہ تعالی اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ

نِعْمَتِیْ یہ ارشاد شامل ہی دنیا و آخرت کو پس سوا آپ کی وجود خاتم اور بعد آپکی وجود نبی داخل ممتنعات کے

اللہ جلشانہ نی اپنی تئین رب العالمین فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین ارشاد کیا نہ یہ صریح مخالفت

کرنا ہی اللہ سی اور اللہ کے رسول سی مخالفت قرآن شریف مخالفت کرنا اللہ سی ہے اور مخالف حدیث متواتر کا

مخالف رسول کا ہی آیہ شریف وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ مین کوئی مخصص نہین ہی اس طبقہ

کی خصوصیت اختراع کرنا ہی حدیث مسلم شریف دلالت کرتی ہی کہ رسالت آپکی کل مخلوق الٰہی پر ہے عن ابی ہریرۃ

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب مسیرۃ شہر

واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجدا وطہورا وارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبیون رواہ مسلم

اور یہی حدیث صحیحین شاہد ہی بنیان رسالت مین سوا ایک اینٹ کی جگہہ باقی نہ رہی تہی سو آپ کی ذات پاک سے

وہ جگہہ بہر کر بنیان مکمل ہوگئی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلی ومثل الانبیاء کمثل قصر

احسن بنیانہ ترک منہ موضع لبنۃ فطاف بہ النظار یتعجبون من حسن بنیانہ الا موضع تلک اللبنۃ فکنت انا سددت

موضع اللبنۃ ختم بی البنیان وختم بی الرسل وفی الروایۃ فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین متفق علیہ ظاہر کہ ایک حدیث

موقوف جو کسی معصوم کیطرف منسوب نہین زید نے سند پکڑی اور نصوص قاطعہ سی اور احادیث متواترہ سے

روگردانی کی در انحالیکہ جنت خاتم اور تسلیم کرنا عقیدہ سی ہے تعلق محض ہی سوا اسکے شان حضرت رسالت پناہ

صلے اللہ علیہ وسلم کی کوئی مضمون اور زید کو منظور نظر نہین کیونکہ کلام الٰہی اور حدیث مرفوع پر عقیدہ نکیا

اور ایک حدیث موقوف کو اور اسکا بہی ترجمہ پیش خود تراش کر کر حیث بلند ہی خالی از گمراہی کے نہین فقط

العبد المجیب نور النبی عفی عنہ

اور سوا اسکے عامہ فضلای امصار و اقطار نے مثل علمای سورت اور بمبئی اور کابل اور پشاور اور گلشن آباد وغیرہ

اور کانپور اور دہلی اور پانی پت اور مندراس اور اکبر آباد اور ٹونک اور بنگلور اور میرٹھہ اور سنبہل اور بہوپال

اور مراد آباد اور بدایون اور رامپور و بریلی جنمین اکثر مشاہیر فضلا اور بہت معتقدین تقویۃ الایمان بہی ہین

ابطال امثال و خواتم مین فتوی تحریر فرمائے اور دستخط و مواہیر ثبت کیئے کہ اردو اعداد افضل الانبیاء اور

فتاوی بے نظیر اور حسام الاسلام مین مطبوع ہو کر ملاحظہ ناظرین سے گذری ہونگے شمار اونکا بحذف مکررات قریب اکیسو اٹھارہ مہر و دستخط کے ہی اور علماء مکہ مطہرہ نے ایک رسالہ جسمین جمیع مسائل مختلف مثل خبر و اشال و تعدد خواتم وغیرہ بارہ ہوگئے تحریر کیا اور مخالفین کو خطاب شیطان و ملحد و غیر معتقد بنبوت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اور خلعت شش پارچہ جہول متعنت مکابر زندیق مارق من الدین فاجر عطا فرمایا وہ رسالہ متبرکہ انشاء اللہ العظیم عنقریب طبع ہو کر مشتہر ہو گا

خلاصہ اونکے مقدمات کا بحذف دلائل و براہین ملاحظہ مشتاقین کے لئے زیب تحریر ہی مقدمہ اولی

آیات صریحہ اور احادیث صحیحہ سے ثابت کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم افضل مخلوق الٰہی ہین اور ختم نبوت اور رسالت عامہ اور دیگر خصائص متکاثرہ مین کوئی اوس جناب کا شریک نہین **مقدمہ ثانیہ** اجماع اہل سنت و جماعت کا سلفا و خلفا بلا خلاف احدی اس امر پر منعقد ہے کہ وہ جناب افضل تمام مخلوق اور خاتم جمیع انبیا اور مبعوث بسوی کافہ خلق ہین اور ان خصائص مین کوئی شخص اولین و آخرین سے آپ کا مشارک نہین اور لفظ خاتم النبیین وغیرہ آیات و احادیث و کلام علما مین اپنے عموم پر ہین ہرگز انمین تخصیص اور تقیید کی مجال نہین **مقدمہ ثالثہ** کتب اصول سے ظاہر کہ جمع محلی باللام اور نکرہ منفیہ وغیرہما الفاظ عموم و استغراق سے ہین بغیر قیام قرینہ مخصص و مقید نہین ہو سکتی پس مثلاً لفظ النبیین کریمہ وخاتم النبیین مین مستغرق ہے جمیع انبیا کو اور وہ جناب کل پیغمبرون کے خاتم ہین تخصیص کسی نبی کی اس عام سے محکم باطل ہے **مقدمہ رابعہ** اخبار احاد اگر مرفوع بھی ہون تاہم جمہور حنفیہ کے نزدیک اونسے تخصیص کلام الٰہی مین ناجائز اور اوسپر تو اہل اصول کا اجماع ہے کہ آثار و اقوال صحابہ ہرگز مخصص آیات قرآنیہ نہین ہو سکتے **مقدمہ خامسہ** شاذ وہ ہے جو مخالف ہو روایات ثقات کی اور اسناد کے حسن یا صحیح ہونے سے متن کا حسن یا صحیح ہونا لازم نہین آتا **مقدمہ سادسہ** جرح و تعدیل جب معارض ہون تو جرح مقدم ہے مطلقاً اور بعض کے نزدیک اگر سبب جرح بیان کر دیا جاوے ورنہ تعدیل **مقدمہ سابعہ** راوی ثقہ اگر مختلط ہو جاوے تو بعد از اختلاط اوسکی روایت معتبر نہین اور عطاء بن سائب کہ حدیث متنازع فیہ کے راوی ہین آخر عمر مین مختلط ہو گئے اور حضرت یحیی بن معین فرماتے ہین کہ بعد از اختلاط صرف شعبہ و سفیان نے اونسے روایت نکی اور اس حدیث مین راوی عطا سے شریک ہین نہ شعبہ و سفیان **مقدمہ ثامنہ** تفسیرون مین روایات اسرائیلیات بکثرت ہین اور حضرت ابن عباس کی تفسیر بطریق کلبی ابن مردوی **مقدمہ تاسعہ** تصحیح حاکم محدثین کے نزدیک معتبر نہین کہ وہ اکثر احادیث

احادیث موضوعہ کی تصحیح کردیتی ہین اور بیہقی نے بھی بعض جا اونکی پیروی کی ہی حدیث ضعیف کو صحیح قرار دیا
مقدمۂ عاشرہ دربارۂ اعتقاد و اعتبار یقین کا ہی نہ ظن کا اور علما فرماتے ہین کسی شخص کو جب تک
ثبوت اوسکی متواتر نہو نہی کہنا نچاہیے **مقدمۂ حادیہ عشر** روایات درباب خلائق طبقات زیرین
باہم متخالف ہین ایک روایت تو حضرت ابن عباس رض سے یہ ہی کہ مین تمہارے سامنے اگر کریمہ اللّٰہ الذی
خلق سبع سمٰوٰت الآیہ کی تفسیر بیان کرون تو تم کافر ہوجاؤ دوسری روایت اونہین سے
یہ ہی کہ طبقات زیرین مین جن ہین یا فرشتے اور اونہین سے تیسری روایت یہ ہی کہ جو کچھہ اس طبقہ
زمین پر ہی سب اون طبقون مین موجود ہی سب اسیطرح اور بہت روایات و حکایات ہین کہ قابل التفات
نہین **مقدمۂ ثانیہ عشر** حدیث متنازع فیہ یعنی ای سبع ارضین فی کل ارض آدم کآدمکم و نوح کنوحکم
الی قولہ و نبی کنبیکم اونمین سے ہرگز قابل استناد و احتجاج نہین بہر بعد و علاوہ اغلاط شداد اونمین مخل دلائل
قاطعہ و براہین ساطعہ اوسکی عدم صلاحیت و اعتبار کی بیان فرمائین جن سے جملہ مسالک مخترعہ یکبارگی
منقطع اور بیخ برکندہ کیئے اور سب لن ترانیان اور بالاخوانیان ان حضرات کی خاک مین ملائین طبقات
زیرین مین خواہ حضرت کے خمسہ مثل مانئے یا اونہین خاتمیت مین برابر اور جناب رسالت مآب کو صلی اللہ علیہ
وسلم اون سے دیگر خصائص مین افضل جانئے خواہ اوس جناب کو خاتم حقیقی اور اونہین اضافی ٹھرائیے
یا آپکا ختم بالذات اور اونکا بالعرض تصور فرمائیے سب ہباءً منثورا ہوگئے کہ سند و حجت ان سب حضرات کی
سوا اس قول شاذ کے اور کچھہ نتھا جب یہی قابل اعتبار نرہا تو بعنایت الٰہی سبکے ہاتھہ خالی اور دامن متاع
یاس سے پر ہوگئے والحمد للّٰہ رب العالمین وقیل بعدا للقوم الظالمین ۞ اصل مجیب
اس فتوی کی حضرت سیدنا و مولانا امامنا و مقتدانا ملاذنا و ماونا حضرت مولنا عبد الرحمن سراج
بن عبد اللہ سراج مفتی معشر حنفیہ بمکۂ مشرفہ محمیہ ہین متع اللہ المومنین بطول بقائہ و اعلی اعلام الاسلام
بجہدہ و اعتنائہ اور باقی تین مذہب کی مفتیون اور نیز دیگر علمانے اوسپر اپنی مواہیر و دستخط ثبت
فرمائے اور بوجہ دستائش جواب و مجیب عبارتین تحریر مین لائے جس روز سے یہ فتوی آیا ہی نانوتوی
صاحب مسئلہ مین تو کچھہ کہہ نہین سکتے لیکن ہوا خواہ اونکے بمصداق ع اذا ییٔس الانسان طال لسانہ
فاضل بریلوی اور اونکے موافقین پر رد و اعتراض بے سر و پا اختراع کرتے ہین کہ مولوی عبد الحی صاحب
لکھنوی وغیرہ بھی اسی مضمون کے معتقد ہین اونسے کوئی تعرض نہین کرتا مولوی محمد احسن صاحب کی تحریر

پر اعتراض کرتے ہین درحقیقت یہ نزاع نزاع مدرسہ ہی **پہلی باتکا جواب** یہ ہی کہ یہ لوگ راہ دین مین بھی اسپ بی لگام و شتر بے مہار کیطرح چلتے ہین بلا دریافت حقیقت حال جو منہ مین آتا ہی کہتے ہین فاضل بریلوی نی اسی رمضان مین مولوی امیر احمد صاحب اور اونکے والد مولوی امیر حسن صاحب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت پر مہر کرائی برسون سے اس مسئلہ مین مباحثہ ہوتا رہا جانبین سے تحریر ہوئی اول بمقام میرٹھ ان والد مولوی اور مولوی محمد عمر صاحب سے پھر سہسوان مین مولوی امیر حسن صاحب اور مولوی عبد الصمد صاحب سے تقریر ہوئی فضلائی رامپور و مراداباد و بریلی و دہلی و ٹونک و بھوپال وغیرہ نے اونکے رد مین فتوی تحریر کیے لیکن لفظ مثل کسیطرح نچھوڑا سخن پروری سے منہ نہ موڑا اب اوس عقیدہ سے انکار اور افضلیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار ہی مولوی عبد الحی صاحب کی خدمت مین دو خط سید حامد علی صاحب سے بھجواتے پہلے خط کے جواب مین تو مولوی صاحب ممدوح نے معنی حقیقی خاتم چھوڑ کر دو جگہ طبقات مین خاتم اضافی ٹھہراتے دوسرے خط مین جب اس مضمون پر بھی اعتراض ہوا جواب اوسکی صاف صریح اس لفظ کی خرابی کا اقرار کیا تحریر مہری مولوی امیر احمد صاحب اور مولوی امیر حسن صاحب اور خطوط مولوی عبد الحی صاحب اور اسیطرح اصل کل تحریرات کی جنکا اس مختصر مین حوالہ ہے موجود جو چاہے دیکھ لے بخلاف مولوی محمد احسن صاحب کے کہ اون سے کچھ تعرض ہی نہین کیا جب اونھون نے ہر روز نئی بات بیان فرمائی اب لکھے آپ غلط ٹھہرائے تو بحث اون سے فضول و ابث علم سمجھ کر یہ بھجوا دی لَنَا اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ قلم روک لیا **دوسرے اعتراض کا جواب** یہ ہے کہ نزاع مدرسہ کو اس مسئلہ سے کیا علاقہ اور اتفاق محبت خواہ مناقشہ و منازعت کو رد و قبول عقیدہ مین کیا دخل اگر امر مدرسہ مین اتفاق رہتا تو کیا فاضل بریلوی نانوتوی صاحب کے ساتھ ہو جاتے یا اپنا عقیدہ بیان نفرماتے یہ لوگ علمای اہل سنت و جماعت کو حضرات وہابیہ پر قیاس کرتے ہین کہ وہ اپنے مذہب کی امر ناحق مین بھی تائید اور اوسکے منفعت کے لیے جھوٹی شہادت باتباع خطابیہ جائز سمجھتے ہین اور ہر جاہل وہابی کو فاضل متبحر اور فاضل سنی المذہب کو جاہل ٹھہراتے ہین یہ شیوہ عوام اہلسنت کا نہین فضلا و علما کا کیا ذکر ہے ع کار پاکان را قیاس از خود مگیر + در ماند در نوشتن شیر و شیر + اگر یہ امر بوجہ نزاع مدرسہ ہوتا تو فاضل بریلوی مولوی عبد الحی صاحب کو کہ سوا اس مسئلہ کے اور مسائل مین اونکے موافق اور سنی المذہب ہین دو خط کیون بھجواتے اور مولوی محمد یعقوب علی خانصاحب

کہ امر مدرسہ میں نانوتویصاحب کو شریک ہیں فاضل بریلوی کے ساتھ کب اتفاق فرماتے علاوہ ازیں اگر نزاع
مدرسہ اصل قرار دیجاوے تو وہ نزاع بھی مذہبی ہے اپنے نفس یا دنیا کی واسطے نہیں خود مولوی محمد احسن صاحب
بجواب خط مولوی محمد نقی علی خانصاحب تحریر فرماتے ہیں نہ فقط شورش ارکین اختلاف عقیدہ بھی بنیاد کی جانب سے
شورش ہوتی تو البتہ ایسی جلد نوبت برخاستگی ہوتی مگر جو باتیں مدرس اول صاحب کی سنی گئیں اونپر اثر بطرفی
بیشک ہوتا اور وہ باتیں یہ کہیں لوگ مدرس صاحب کو متعصب صاحب تالیف کہتے ہیں مدرس صاحب نے
ہوشنگ آباد میں درباب عقیدہ عبداللہ خانصاحب سے مباحثہ کیا مدرس صاحب ہم لوگوں کے عقیدہ کی نسبت
یہ الفاظ کہتے ہیں قطع نظر صحت وعدم صحت اُن کی نانوتویصاحب کو اسبابکا کہ علت موقوفی مدرس ثانی مولوی
سخاوت حسین صاحب فی الحال و بالمآل اختلاف عقیدہ ہی صاف صاف اقرار ہے اختلاط ہوسکا پروانہ موقوفی
میں اور اس فریق کے اہل چندہ سے اور تحریر میں لانا ایک وجہ اصل یعنی کمی رقم وصول چندہ کا علمای دیندار سے
بس بعید ع غرض صاف آفریں بر ظرافت ای مرد + اسکے سوا بہت باتیں اوس جانب کی کہ خاص درباره مدرس
ہمنے سنیں و دیکھیں قابل تعرض ہیں لیکن ہم صرف ستره الزام کارگزاری مدرسہ پر وارد کرتے ہیں جو اسی تحریر
و دیگر تحریرات دستخطی نانوتویصاحب سے کہ بچشم خود دیکھیں ثابت ہیں یا جنکا انکار نہیں کر سکتے اَوّل
خط مذکور کی اسی عبارت سے جو ابھی منقول ہوئی ظاہر کہ اسوقت موقوفی مدرس صاحب محض بشورش ارکین
ہوئی حالانکہ اسی خط میں ارقام فرماتے ہیں ارباب شوریٰ میں یہ بات قرار پائی تھی کہ امر متنازع فیہ میں جو کچھ
بعد مباحثہ قرار پاویگا وہ سب عمل ہوگا اراکین کا مشورہ نہ لیا جائیگا سبحان اللہ تعمیل معاہدہ اسی کو کہتے ہیں
دوم نانوتویصاحب مدرس صاحب موصوف کو کہ علمای اہل سنت سے ہیں انکے عقیدہ کا مخالف اور متعصب
وصاحب تالیف لکھتے ہیں تو یہ بات بخوبی ظاہر ہوگئی کہ نانوتویصاحب کا اور ہمارا عقیدہ جدا ہے اس صورت میں
رای دو صاحبوں عقیدہ واحد کی خصوص جس حالتیں وہ بجرم عقیدہ کسیکو موقوف کرنا چاہیں ہرگز معتبر نہیں
اور خود اقرارنامہ میں نزاع مذہبی کے نسبت یہ شرط لکھی ہے تو الزام اوس فریق کا کہ فاضل بریلوی باوجود اتفاق
دو رای کے برخلاف اقرارنامہ کاربند ہوتے سر ہو جاتا بلکہ اتباع و اشیاع نانوتویصاحب ذکر وقت تحریر اقرارنامہ
سے ملقب با اراکین ہوتے فاضل بریلوی سے اور مہر کرانے وقت حضرت قدوة العارفین شاہ نظام الدین حسین
صاحب سے عہد واثق کر لیا کہ درباب مدرسہ کسی عقیدہ کی ترجیح ملحوظ نہوگی تو دو صاحب اوسطرف کو اور ایک
اسجانب کی ارباب شوریٰ مقرر ہوسکے اور اقرارنامہ تحریر ہوا ورنہ ایسا ہرگز نہوتا سوم اراکین نانوتویصاحب نے

بر خلاف عہد سابق بارہا نزاع مذہبی کو دخل دیا تینون مدرس اوس فریق کے مقرر ہوئے اس جانب سے کسی نے تعرض نکیا اور ادہر سے وقت تقرر مولوی سید کلب علی شاہ صاحب اس درجہ شورش ہوئے کہ نوبت معاہدہ جدیدہ کی پہونچی کہ آئندہ عزل و نصب وغیرہ امور مین اراکین مداخلت نکرین گے لیکن درباب تقرر مولوی سخاوت حسین صاحب یہ پچھلا عہد بہی کان لم یکن ہو گیا اور یہانتک نزاع کو طول دیا کہ اونکے علمانے بہی بخاطر اونکی اپنی رای منسوخ کردی اور بلا وجہ حکم موقوفی مدرس صاحب صادر فرمایا جب یہ امر بخوبی ظاہر ہو گیا کہ اوسطرف کی علما اور اراکین کو مدرسہ مین اجرا اپنے عقائد کا اور سب مدرس اپنے ہی مذہب کے رکہنا منظور ہے تو ناچار فاضل بریلوی نے فرمایا فریقین شریک چندہ ہین تخصیص ایک جانب کی تحکم ہے تینون مدرس ماتحت ایک طریق اور مدرس اول دوسرے فریق کا ہو دونون امر سے جو چاہو اختیار کر لو اول تو اقرار کر لیا لیکن آخر کار وہی گفتگو پیش ہوئی کہ مولوی سخاوت حسین صاحبکی موقوفی منظور کرو فاضل بریلوی کو مولوی سخاوت حسین صاحب سے کچہہ علاقہ بلکہ تعارف بہی نتہا مگر بیقصور صرف بجرم عقیدہ موقوف ہوتے تہے یہ امر گوارا نہوا چہارم نانوتویصاحب اسی خط مین ارقام فرماتے ہین

اراکین کی بحث کا علم آپکو بہی ہے کہ ہر امر مین خلاف اقرارنامہ بحث کرتے رہے - پہر لکہتے ہین آپکی طرفسے نزاع درباب تقرر مولوی شجاعت علی وغیرہم کے نہین ہوا اور نہ تشدد و امتحان مین واقع ہوا البتہ تقرر حافظ احمد حسین صاحب مین عذر کمی چندہ پیش ہوا تہا آپ کی جانب سے یہہ تحریر کرتے ہین مین نے حسب وعدہ مولوی صاحب (یعنی مولوی یعقوب علیخانصاحب) سے جسقدر گفتگو کی ملاک اوسکا مصالحت تہا مگر مین اوسمین کامیاب نہوا اور اب بہی افتراق کو پسند نہین کرتا لیکن توقع اصلاح کی نہین نانوتویصاحب کو اس جانب سے کچہہ نزاع اور امتحان مین تشدد نہونا اور اپنے فریق کا بر خلاف معاہدہ ہر امر مین بحث کرنا اور ادہر سے درخواست مصالحت اور ادہر سے انکار اور تفریق پر اصرار تسلیم ہے مصرع غم عمرت دراز باد کہ اینہم غنیمت ست + البتہ اس لفظ سے قلم روک لیا کہ جب اوسطرف سے اصلاح کی توقع نرہی تو ہمنے بہی باس عقیدہ ودیدہ ودانستہ اونکی شرکت اختیار کرلی اور خط مورخہ سلخ رجب سنہ موصوفہ فاضل بریلوی کا مین صاف لکہہ بہیجا مضمون افتراق متعین گیا اور حضرت اراکین کی بہی زیادہ خدمتگذاری ضرور نہین صرف اوسیقدر جو اونکی مخدوم نانوتویصاحب نے بنظر سید القوم خادمہم کردی کافی اور یہ رسم جامع مانع اونکی تعریف مین نہایت وافی فی الواقع ان حضرات نے بر خلاف معاہدہ ہمیشہ بنیاد نزاع کی جو عہد کیا اوسپر قائم نرہے خرابی مدرسہ انہین کی سعی کا نتیجہ ہے باوجود اسکے جو لوگ بمقابلہ تحریرات دستخطی نانوتویصاحب اونکی زبانی باتون نیز کہ علمای اہل سنت کی نسبت کہتے ہین اور نیز الزام قائم

قائم کرتے مین اعتبار لادین یا اختلاف عقائد اور حمایت حق کو نزاع بیجا یا نفسانیت اہل علم پر محمول کرکے فریقین کو برا یا اختلاف فقہا کیطرح سہل سمجھکر جانبین کو حق پر ٹھہراوین تو جواب اس ناانصافی کا محکمۂ حشر مین خدا سے پاوینگے فَاصْبِرُوْا حَتّٰی یَحْکُمَ اللّٰہُ بَیْنَنَا وَھُوَ خَیْرُ الْحٰکِمِیْنَ ۞

پنجم دوسرے خط مین لکھا واقع مین امور مشترکہ مین ترجیح احد الجانبین کو نہین ہو سکتی اور جب فاضل بریلوی نے اونہین پنچ مقرر کیا تو وہ تقسیم کی جو آج تک دیکھی نہ سنی یعنی اشیای قدیم مدرسہ اور جو چیزین قابل تقسیم سمجھین سب آپ لے لین اور نالائش کرنا یا تہمت لیکر دوسری بنوانا اس فریق کے حصہ مین آیا ایک شاعر نازک خیال نے یہ چند اشعار اس عمدہ تقسیم کے حالمین موزون کیے

نظم سکن کہ ہست لا یتجزی از آن من ۔ آبادی دو عالم و صحرا از آن تو × این مہر روسیاہ برنجی از آن من ۔ و آن قیمتیش زسیم مصفا از آن تو × این اہل چندہ چند کسان ہم از آن من × اولاد آدم و حوا از آن تو ۔ بہر حصول چندہ بریلی از آن من ۔ ایران و روم و شام و بخارا از آن تو ۔ از جلدہای کتاب مخلط از آن من ۔ اجزای سادہ چون رخ زیبا از آن تو ۔ باقی ہر آنچہ ماند زر از صرف مدرسہ ۔ جملہ از آن ما و تقاضا از آن تو ۔

ششم نانوتویصاحب نے مدرس کو خود بلایا یہ مضمون اشتہار کے جسکی تحریر صرف مولوی محمد یعقوب علیخانصاحب کیطرف نسبت کی بپیام رسان بنج خود بلایا اور خود تفضیح چاہا اور ایسی بے اصل امور کی شہرت دینا کس مذہب و ملت مین روا ہی سبحان اللہ مسافر نوازی اور اپنے مددگارون کے ساتھہ وفاداری اسی کو کہتی ہین ع این کار از تو آید و مردان چنین کنند ۔ لطف یہ ہے کہ اب وہ اشتہار غائب ہی نقل اوسکی ہر چند طلب کی نہ دی کسیقدر خلاصہ اوسکا بحذف الفاظ لکھکر بھیجا اور نقل دینے کا بھی وعدہ کیا مگر ایفای وعدہ نصیب اعدا ۞ کانت مواعید عرقوب لہا مثلا ۔ وما مواعیدہا الا الاباطیل ۔ اور ایک امر بس عجیب ہی کہ اشتہار مذکور مین بیان مولوی مقبول حسین صاحب نہایت طمطراق سے مندرج اور عبارت مولوی سید غلام امام صاحب بہت اپنی مطلب پر وابستہ انتصار ہی جسقدر مدح و ثنا درکار تھی اونہون نے لکھی قلم انداز کردی ہی

ہفتم مدرسہ بغرض تعلیم کتب درسیہ جاری ہوا تھا مدرس اول کو موقوف کیا اور اونکی جگہہ آج تک دوسرا شخص مقرر نہوا اور طلبۂ درجہ اول کہ مدرس صاحب کے پاس جمع ہوئے تھے منتشر ہو گئی ایسی کارروائی مدرسۂ دیوبند و آگرہ و کانپور وغیرہا مدارس مین بھی ہوتی ہی یا نانوتویصاحب ہی کے حصہ مین آئی ہی

ہشتم مرزا غلام قادر بیگ صاحب مہتمم نے کاغذات حساب مدرسہ سے ثابت کر دیا

گر اوسط آمدنی تنخواہ مدرسین معہ مدرس اول وکرایہ مکان وغیرہ مصارف سے زیادہ ہی مگر اصرار بدستور رہا ایسی
غلط بات جسکا بطلان کاغذات سے ظاہر معاملہ دینی مین لکھنا ہیر اوسپر اصرار کرنا کام کسکا ہی ششم
بماہ جمادی الاولی صرف چھبیس روپیہ شہر سے علاوہ چندہ اراکین وصول ہوئے اوسوقت مدرس بلائے گئے
اور جب بماہ جمادی الثانی سنہ ۹ آمے تو بوجہ قلت مقدار وصولی حکم موقوفی صادر ہوتا ہی واہ
کیا کہنا ہے دہم جسوقت باتفاق ارباب شوری تنخواہ مدرس اول صہ ماہوار تک منظور
ہوکر اشتہار جاری ہوا آمدنی چندہ کسقدر تھی اور بماہ جمادی الاول مولوی عبد العزیز صاحب بمشاہرہ
عسہ طلب ہوئے او نہین تنخواہ کہان سے دیجاتی یہ سب امور بامید ترقی چندہ تھے تو بمجرد تشریف آوری
مولوی سخاوت حسین صاحب وہ امید کسوجہ سے منقطع ہوکر یاس کلی ہوگئی کریہ ولا تیاسوا
من روح اللہ پر بھی نظر نہ کی یازدہم اگر فی الواقع تخفیف صرف بنظر اصلاح
کار مدرسہ بلا رعایت وطرفداری کسی فریق وعقیدہ کے منظور ہوتی تو مدرس دوم جن سے انصرام کار
مدرس اول دشوار اور مدرس اول اونکا بھی کام کر سکتے ہین تخفیف مین آتے نہ مدرس اول دوازدہم
چہ مہینے مدرس اول کی تلاش ہی اشتہار چھپا خطوط جا بجا گئے جب مدرس ثالثہ آگئے تو یہ ٹھہری کر اونہین
موقوف کرکے کوشش کیجاوے گی واہ کیا تجویز اور کیا کوشش ہے ع آفرین باد برین ہمت مردانہ
سیزدہم اشتہار مطبوعہ مین کہ بعد تفریق مدرسہ مطبع صدیقی مین چھپا ہی اپنے مدرسہ کو سب مدارس
شہر سے پہلے اور سبکے اجرا کا سبب قرار دیا ہی ایسی غلط بات بے تکلف لکھکر چھاپ دینا حضرت ہی کا
کام ہی صدہا آدمی واقف ہین کہ مدرسہ اکبری جو اہلخانہ اکبر حسین خانصاحب مرحوم نے خاص اپنے صرف سے
جاری کیا ہی اوس مدرسہ سے مقدم ہی اگر اونکی حوصلہ عالی کو کہ باوجود تھوڑی ریاست کے تنہا کفیل اس
کار خیر کے ہوئین اور دینداری اور بلند ہمتی مین بڑے بڑے رئیسون اور مردون سے فائق ہوگئین
اورون کی شوق و رغبت کا باعث کہا جاوے نہایت بجا ہی نانوتوی صاحب ناحق والی علی الخیر تنہی مین برابا
منصب غصب کرتے ہین اور مدرسہ نانوتوی صاحب اور مدرسہ اہلسنت وجماعت دونون بمنزلہ اجزای تحلیلیہ
مدرسہ مصباح التہذیب ہین ایک کو دوسرے سے مقدم کہنا صحیح نہین اور مدرسہ شعبیہ بھی تفریق مدرسہ سے مقدم
ہی اور مولوی ہدایت علی صاحب ہمیشہ سے پڑہاتے ہین پس مدرسہ نانوتوی صاحب اس حیثیت سے کہ اونکا مدرسہ
ہی تقدم نہین رکھتا چہاردہم مدرسہ اکبری کو بطور مکتب لکھتے ہین حالانکہ یہ مدرسہ نانوتوی صاحب کی بڑی مدرسہ ۲

مدرسہ سے باعتبار استعداد و مدرس اول و طلبہ کہین اچھا ہے نانوتویصاحب فرمائین کہ مصباح التہذیب مین
شرح شمسیہ و حاشیہ سید سند کوئی پڑہتا ہے یا اونکے مدرس اعلی یہ کتابین پڑہا سکتے ہین وہان سوا چند طلبہ
صرف نحو خوان اور لڑکون قرآن خوان کے کون پڑہتا ہے اور ہجوم اطفال جسپر حضرت کو بڑا ناز ہے بوجہ جاذبیت تحسین
کے ہے سوا اونکے اسقدر لڑکے ہمیشہ پڑہتے تھے بتائیے مصباح التہذیب کے اجرا سے مسلمانون کو کیا فائدہ حاصل
ہوا پانزدہم اپنے مدرسہ کی دو شاخین شہر کہنہ مین قرار دیتے ہین صرف اونکا آمدنی شہر کہنہ سے ہے
گو نانوتویصاحب کہ ہم مشرب ہون فی کہ اونسے زیادہ دخل رکھتے ہین واسطہ نمائش مدرسۂ نانوتویصاحب کے
برای نام اوس سے متعلق ٹھہرا دیا جس سے نگاہ عوام مین صرف مدرسہ بڑہانیکا موقع ہاتہ آیا شانزدہم
اسم نویسی شرکای چندہ مین کمال نمایش کی تا اہلسنت و جماعت کی شرکت ثابت اور لوگون کو رغبت پیدا ہو
حالانکہ بہت صاحب ہرگز مصباح التہذیب مین چندہ نہین دیتے بلکہ مدرسۂ اہلسنت مین شریک ہین اور
عمائد شہر کہنہ کا چندہ وہانکے مدرسہ سے متعلق ہے اور بعض صاحب محض برعایت و خاطرداری اہل شوری سے
وارکین مصباح التہذیب یا بوجہ ملال و خصوصیت معاملات دنیوی کہ فاضل بریلوی اور مہتمم مدرسہ اہلسنت
سے رکہتے ہین اوسطرف شریک ہین کچھ لوگ ابھی اس حال سے واقف نہین کہ نانوتویصاحب نے مدرسہ بوجہ
اختلاف عقیدہ مدرسۂ اہل سنت سے علیحدہ کر لیا اور بعض حضرات سرے سے اختلاف عقیدہ فریقین کو
اختلاف مسائل جزئیہ کے قبیل سے سمجھتے اور فریقین کو ہم عقیدہ جانتے ہین ع بی بصیرت را نباشد
در حق و باطل تمیز + کور ریب واند عصای سحر و اعجاز کلیم + ہفدہم اسی اشتہار مین بعد اسم نویسی
شرکای چندہ تحریر فرماتے ہین یہ سب کے سب بعنایت الہی مقلد امام اعظم کوفی رحمہ اللہ تعالی اور معتقد طرق
اربعہ حضرات درویشان صوفی ہین اس عبارت سے دفع مظنۂ خلق جو نانوتویصاحب اور اونکے مدرسہ
کی نسبت ہے منظور ہے وہ مظنہ یہ ہرگز نہین کہ آپ کو سب شرکا غیر مقلد اور حضرات اولیا سے بے اعتقاد ہین
یہ فرمائیے کہ آپ تقویۃ الایمان اور اوسکے مصنف کو مانتے ہین یا نہین اور اس کتاب اور کتاب التوحید
عبد الوہاب مین کیا فرق ہے جسکے طرف وہابیہ نسبت کیے جاتے ہین صرف اس اعتقاد و تقلید سے کیا ہوتا ہے
ع طبع دون از رہ تقلید بہ یکان نرسد + باگر خواب کند چشم تجرا اند او را + ہمنے ایک تحریر
آپ کی درباب تقویۃ الایمان و نصیحۃ المسلمین دیکھی ہے بلفظہ نقل کیجاتی ہے

تحریر نانوتویصاحب درباب تقویۃ الایمان و نصیحۃ المسلمین

فقیر حقیر ہر دو کتاب را دیدہ ام جائے خلاف شریعت در آنہا نیافتہ و بعض امور کہ مخالف طبع ابنای روزگار
بل گور پرستان بدعت شعار مندرج اند یا از قبیل تہدید باید شمرد یا تسامح را در تصور جا باید داد و در حضرات
مولفین آنہا کہ عمر در تحصیل رضای مولی صرف نمودہ اند دامن شان از گرد طعن طاعنین پاک است ہر کہ ایشان را
گمراہ گوید یا در پی کفر ایشان پوید خاکش بدہن باد او خود گمراہ است ف گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میل او در طعنۂ پاکان برد ✢ کتبہ محمد حسن الصدیقی

اصاب من اجاب
محمد یعقوب نانوتوی عفی عنہ

خدا جانے اہل نانوتہ خود اپنے کلام کو نہیں سمجھتے یا تغلیط عوام کے لیے دونوں طرح کی بات لکھ دیتے ہیں
کہ وقت پر جیسا موقع ہو کہہ دیں گو خواص پوچ سمجھیں ف فان کنت لا تدری فتلک مصیبۃ ✢ وان
کنت تدری فالمصیبۃ اعظم ✢ جب حالتیں وہ امور عقیدۂ مجیب کے موافق ہیں گو مخالف گور پرستوں کے
ہوں تو ان کی صحت کا اقرار واجب تھا عذر تسامح و تہدید محض مہمل اور کیا تسامح اسیکو کہتے ہیں کہ
قرآن و حدیث کو اپنی رای سے تفسیر کر کے احکام اختراع کریں اور انبیا و اولیا کی نسبت جو ملیں آوے
لکھیں مستحبات و مباحات کو کفر و شرک ٹھہرا کر مسلمانوں کو کافر و مشرک کہیں اور تمام کتاب اس قسم کی باتوں سے
خالی نہو باینہمہ اگر عذر تسامح و تاویل کو گنجایش ہے تو کوئی کلام کسی مجنون کا غلط نہیں اور کتاب مذکور میں
انبیا و اولیا سے بیباکی اور زبان درازی اور انکی کسر شان میں نہایت محنت اور جانفشانی کی ہے
کیا عوام پر تہدید و تشدد کا یہی دستور ہے یا ہمسایوں کی ایذا پہونچانے کے لیے اپنا گھر جلانا اور پرائی شگون
کے واسطے چہرہ سپاٹ بنانا ضرور ہے خدا جانے مجیب اور انکے ہم مشربوں کو کیا ہو گیا ہے لفظ تہدید
و تشدد و تسامح کے معنی تک نہیں جانتے اور لکھنے پر تیار ہیں اسقدر بھی نہیں سمجھتے کہ ضرورت داعیہ
عذر تسامح و تہدید کیا ہے بلکہ رعایت جانب حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اہم و لہذا تو یہ اسباب
قبول نہیں کرتے در مختار میں ہے ف وہذا ہو الذی یلزم التعویل علیہ فی الافتاء والقضاء رعایۃ لجانب حضرۃ
المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم خود مولوی اسمعیل تقویۃ الایمان میں تحریر کرتے ہیں کہ ایسی جگہہ تاویل کو
دخل اور نیت کا اعتبار نہیں وہی معنی کلام کے ٹھہرینگے جو اوس سے متبادر ہونگے تو انکے کلام کو ماول
اور تسامح پر محمول کرنا توجیہ القول بما لا یرضی بہ قائلہ ہے یہ وہی مثل ہے مدعی سست گواہ چست
واضح ہو کہ وہابیہ عبد الوہاب نجدی کے طرف منسوب ہیں جنہنے خوارج معتزلہ ظاہریہ وغیرہم
اہل بدعت و اہوا سے اخذ اور کچھہ اپنی طرف سے ایجاد کر کے ایک مجموعہ مسمی بکتاب التوحید لکھا حاصل

ف اور یہی امر بسبب اقتضا و لازم ہے فتوی دینے اور حکم کرنے میں حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف داری کا ۱۲ منہ

اوسکا یہ کہ اہل اسلام مشرک و بدعتی ہین توحید و اتباع سنت اشخاص معدودین کے لئے ہی جو اوسکی کتاب کے مضمون پر ایمان لائین مخصوص ہیں محمد بن عبد الوہاب نے اوسکا خلاصہ لکھا جسکا نام کتاب التوحید صغیر مشہور ہوا اور سعود نامی مسعود نے کہ اوسکے اولاد سے تھا جاہلوں اور گنواروں کو یہ عقیدہ کہ اہل حرمین العیاذ باللہ کافر و مشرک ہین اور اونکا مال تمہارے لئے حلال اور شیر مادر تعلیم کر کے مکہ معظمہ پر حملہ کیا اور کوئی امر حرم محترم کی ہتک اور اہل حرم کی اہانت مین قتل و غارت وغیرہ و ہدم مشاہد و مزارات متبرکہ سے اوٹھا نرکھا ناگاہ قہر الٰہی جوش مین آیا اور افواج قاہرہ سلطان روم و بادشاہ مصر کی ہاتھ سے اونکا استیصال کرایا ہر ب السعود الخارجی تاریخ اس واقعہ کی ہے اور مجمل کیفیت اسکی اور تصریح اس امر کے کہ یہ فرقہ خوارج مین داخل ہے شامی حاشیہ در مختار مین جس سے مخالفین بھی استناد کرتے اور معتبر جانتے ہین باب خوارج مین لکھی ہے کما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوہاب الذین خرجوا من نجد و تغلبوا علی الحرمین و کانوا ینتحلون مذہب الحنابلۃ لکنہم اعتقدوا انہم ہم المسلمون و ان من خالف اعتقادہم مشرکون و استباحوا بذلک قتل اہل السنۃ و قتل علمائہم حتی کسر اللہ تعالیٰ شوکتہم و خرب بلادہم و ظفر بہم عساکر المسلمین عام ثلث و ثلثین و مائتین و الف انتہی یہ قصہ تو ختم ہوا ہندوستان مین یہ مذہب مولوی اسمعیل دہلوی نے پھیلایا کتاب تقویۃ الایمان گویا ترجمہ کتاب التوحید صغیر کا ہے وہی دعوی وہی دلایل وہی مضامین وہی طرز بیان دونون کتابین موجود ہین جسکا جی چاہے مطابق کر کے دیکھ لے وہابیہ ہند اپنی فرقہ کو موحد اور کبھی اہل سنت اور سنیون کو مشرک اور بدعتی کہتے ہین اور اکثر کتاب التوحید اور عبد الوہاب سے اور بعض مولوی اسمعیل اور تقویۃ الایمان سے بھی اعتقاد کی بظاہر منکر ہین مگر عقیدہ اونہین کتابون کے مطابق رکھتے ہین بعض مولوی اسمعیل صاحب کو فاضل اجل اور عارف اکمل اور تقویۃ الایمان کو بدرجہا و حیثیات ٹھہراتے ہین کہ لوگ اون کا مطلب نہین سمجھتے یا تشدد و تسامح پر محمول کرتے ہین اسی قسم کی باتین بناتے ہین ع ہر کس بخیال خویش خبطی دارد ۔ ایک جماعت ذیکا حال خواص و عوام پر ظاہر ہو گیا تقیہ کی گنجایش نرہی تقویۃ الایمان و مصنف کی مدح و ثنا مین کوئی بات قرآن مجید اور انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کی شایان اوٹھا نرکھی اصل عقیدہ اس نئی امت کا اون کے مجموعہ تحریرات کی دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان حضرات نے کتاب مذکور کو اپنے زعم مین وحی آسمانی اور مصنف کو پیغمبر ٹھہرایا ہے اور جو بات خلاف اسکے کسیوقت کہتے ہین محض تقیہ ہے کہ تقیہ مخصوص بفرقہ شیعہ نہین اور اہل بدعت و اہوا بھی کرتے ہین اور اس فرقہ مین تو

شیعون سے کہین زیادہ ہی اور ہدایۃ المتبدعین مین تو کہ امیرین یعنی مولوی امیر احمد اور مولوی امیر حسن صاحب نے اپنی شاگرد مولوی عبد الباری کے نام سے تالیف کر کے چھپوائی ہی عبد الوہاب نجدی اور اوسکے عقائد کی بھی نہایت مدح و ثنا کی ہے اور مولوی بشیر الدین صاحب قنوجی نے صواعق الہیہ مین نجدیہ کی ساتھ ابن حزم اور ابن قیم اور ابن تیمیہ وغیرہم ظاہریہ کی بہت تعریف لکھی ہی اور مولوی نذیر حسین صاحب معیار الحق مین داؤد ظاہری کو مجتہدین اہلحق مین سے شمار کرتے ہین شاہ عبد العزیز صاحب رجوم الشیاطین مین فرماتے ہین داؤد ظاہری و متابعانش را از اہلسنت شمردن درجہ مرتبہ از سفاہت اہلسنت اور امر وک ساختہ اند و باختلال عقل و فساد عقیدہ نسبت کردہ ابن خلکان اپنی تاریخ مین ابن حزم کی نسبت لکھتے ہین وکان کثیر الوقوع فی العلماء المتقدمین لایکاد یسلم من لسانہ احد فنفرت عنہ القلوب و استہدف لفقہاء وقتہ فتمالوا علی بغضہ وردوا قولہ واجمعوا علی تضلیلہ وشنعوا علیہ وحذروا اسلاطینہم الخ اور ابو العباس بن عریف سے نقل کیا ہی کان لسان ابن حزم وسیف الحجاج شقیقین وانما قال ذلک لکثرۃ وقوعہ فی الائمۃ اور علامہ ابن حجر مکی اور اکثر اکابر ابن تیمیہ اور اوسکے عقائد فاسدہ پر سخت تشنیع و ملامت کرتے ہین اور ظاہریت اوسکی اور اوسکے شاگرد ابن قیم کی اور اصرار اونکا اثبات جہت پر نہایت ظاہر باینہمہ یہ حضرات سنی ہونیکا دعوی رکھتے ہین اور بعض مسائل و عقائد اور صحاح ستہ وغیرہا کتب اہل سنت کو ماننے مین اتفاق اس نئے فرقہ کا اہلسنت و جماعت سے اور اسیطرح سُنی کہنا اپنے فرقہ کو سُنیت کی علامت نہین اور اہل بدعت وہابیہ بھی بعضی مسائل و عقائد مین سنیون سے اتفاق رکھتے ہین اور بعض صحاح ستہ وغیرہ کو بھی مانتے اور اپنے فرقہ کو سُنی کہتے ہین اور جمہور معتزلہ فقہ مین حنفی المذہب ہین بلکہ خلاف ان حضرات کا اور نکے خلاف سے کہین زیادہ ہی کہ اکثر عقائد اور فرقون کے اخذ کر کے جو دلائل اونہون نے قائم کیے بحذف جواب اہلسنت لکھتے ہین اور اپنا گندہ بیروزہ علاوہ ہے سے طرفہ شاگرد یکہ میگوید سبق استاد را + ہر چند یہ نیا مذہب محض بے بنیاد ہے لیکن توجہ کامل اور اتفاق تام اونکا ترویج عقیدہ اور حمایت و اعانت ہمذہبون مین کہ بڑے چھوٹے امیر فقیر عالم جاہل سب اسکام مین یکدل ہین اور بے پروائی فرقہ ناجیہ اہلسنت و جماعت کی اپنے مذہب اور ہم مذہبون کے امداد و اعانت سے اوسکی ترقی کا موجب ہے صدہا آدمی اونکے قصبات و بلاد و دیہات مین وعظ کہتے پھرتے ہین جہان جاتے ہین ہم مذہب دشمنین آسمان پر اور اوڑاتے اونکو فاضل متبحر یا عارف کامل ٹھہرا کر

اعتقادون کا عوام کے دلون مین جماتی ہین بہت جگہہ مدارس اونکی جاری ہین طلبہ کو تعلیم عقاید ہوتی ہے
جب یہ جماعت فارغ ہوکر عالم مین پہیلے گی ایک جہان کو اپنے طریق پر کرلیگی علمای اہلسنت سے کوئی
باقی بہی رہا تو سو پچاس کے مقابلہ مین اوسکی کون سنیگا اودہر یہ کوشش اسطرف یہ غفلت اگر یہی کیفیت ہے
توچندروز مین مذہب اہلسنت ملک ہندسے رخصت ہے ۵ علاج واقعہ قبل از وقوع باید کرد + دریغ سود
ندارد چو کار رفت از دست + افسوس تو یہ ہے کہ ان صاحبونکو اوسطرف کی عرق ریزی وجانفشانی اور مذہب
ہم مذہبون کی پاسداری دیکہہ کر بہی خیال نہین آتا کہ ہم بہی کوشش کرین تا روز حشر اس خطاب پر عتاب سے
کہ تمنے باوجود قدرت ترویج علم وحفظ مذہب مین سعی نکی نجات رہے اور یہ خوب ہے کہ صحابہ کرام وعلما ومشایخ
عظام نے ہزار محنت ومشقت سے قائم کیا درہم وبرہم ہو جائے واللہ الموفق وبہ نستعین
وما علینا الا البلغ المبین وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین
والصلوٰۃ علی خاتم النبیین ورحمۃ للعلمین واکرم الاولین
والاخرین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

تذییل

ان دنون مخالفین
کے دو رسالے نظر سے گذرے ایک مسمی بہ نصر المومنین فی رد قول الجاہلین دوسرا چہوٹے ساڑہے چہہ ورقکا
جسکا بڑا نام تنویر الفہر بمعیض یابعرف البصیر فی فتاوی بی نظیر گمنام مصنف کا تحریر کہ مولوی امیر حسن اور
مولوی امیر احمد نے مطبع مطلع نور کانپور مین چہپواکر مشتہر کیا ہے سن کر تو وہ ہوکا ہوا تہا اور رسالہ خاتم النبیین
اور امثال سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمہ پڑہنے والون نے نہایت طمطراق سے مشہور کیا تہا
کہ فتاوی بے نظیر کا جو بمطبع اسدی نئی است کے رد مین چہپا ہے جواب آیا لیکن دیکہنے سے معلوم ہوا کہ
برنگ طبل جنگ آوازہ بلند اور شکم خالی ہے فقط پانچ شخصونکی بعض باتون پر جو بحث سے بے علاقہ محض
ہین اعتراض اور اصل بحث سے بالکلیہ اغماض ہے ۵ بڑا شور سنتے تہے پہلو مین دل کا + جو چیرا تو اک قطرہ
خون نکلا + بالفرض اگر وہ اعتراضات صحیح بہی ہون تو کیا فتاوی بی نظیر رد ہوگیا یا امثال وخواتم ثابت
ہوگئے پہر ناحق خوش ہونا کہ ہمنے فتاوی بی نظیر کا رد اور اوسے بے اعتبار کردیا جوش جنون اوسے لیجو لیا
نہین تو کیا ہے خواص ایکطرف اس حرکت پر عوام ذی فہم بہی ہنستے ہین کہ اس سے تو فتاوی بے نظیر کی
وقعت بڑہ گئی اعتبار زیادہ ہوگیا کہ صیب جو سخن چین کو بہی بعد تفحص بالغ کوئی اعتراض امور خارج از بحث
کے سوا ہاتہہ نہ آیا ورنہ ضرور لکہتا اور تکثیر مطالب ضروری پر تطویل لاطائل کو ترجیح نہ دیتا بیکار باتون مین

اسقدر مواخذہ اور اسدرجہ واویلا ہی اگر کوئی بات مفید اصل مطلب پاتا ہرگز سکوت نکرتا اور صرف
فقرۂ آخر کتاب پر اقتصار ہوتا گویا سوا ان مقامات کی باقی کلام ان صاحبونکا جن پر اعتراض کیا اور نیز
تحریرات دیگر علما اوسکی نزدیک بھی مناقشہ سے سالم ہین ع والله قد شهد العدو بفضله والفضل ما شهدت
به الاعداء تاکید وہ تحریرین اس نو عقیدہ کی ابطال اور مذہب مخترع کے استیصال مین کافی نہین صاحب
رسالہ موسومہ نبوۃ وختم نبوۃ انبیای مفروضین ہی تاوقتیکہ ایک اعتراض مخالفین کا باقی رہیگا بقاعدہ
مناظرہ دعوی اوسکا تاحشر ثابت ہوگا پہر اس تصنیف سی سوا اسکے کہ عوام کی نگاہ مین مصنف بنی اور چند
اوراق بیفایدہ باتون سی سیاہ کرکے اونہین خواہ مخواہ فتاوی بلنیطیکر دقرار دیا اور کیا فایدہ لہذا
سطر ۱ صفحہ ۳ سے سطر ۵ صفحہ ۱۰ تک مولوی عبد الغفار صاحب کی ایک نکتہ خطائے
پر جسکا ماخذ تحفہ اثنا عشریہ ہی مولوی عبد الحی صاحب کا اعتراض غضب کرکے بہت شور و شغب کیا ہے
اور بلا ضرورت داعیہ بہت حدیثین لکہدین تا ناواقف سمجہین یہ رسالہ بڑے محدث کا ہی دلائل مولوی
عبد الغفار صاحب اسمین منحصر نہین کہ اوسکی غلط ہوجانی سے دعوی مین ہرج واقع ہو تو اعتراض کو
اسقدر طول دینا محض بیکار ہے ع در بساط نکتہ دانان خود فروشی شرط نیست * یا سخن دانستہ
گوای مرد غافل یا خموش * قہر تو یہ ہی کہ اوسے سن کر مصنف اور اوسکے ہم مشربون کی رونگٹی کہڑی ہوگئی
تمام بدن کانپ گیا حدیث صحیحین فافتنوا افضلوا فافضلوا یاد آئی مولوی صاحب کو اوسکا مصداق اور اونہین
بلکہ عبد الرحمن خانصاحب کو بجرم چہپوانے فتاوی بلنیطیہ کے العیاذ باللہ نسبت کفر وارتداد کرنیوالا طرف
جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم وتمام صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے قرار دیا اور مرتد وکافر بنایا
حالانکہ اصل اس تقریر کی تحفہ اثنا عشریہ مین موجود ہا کہ حضور حالا در مقام سوال جواب در حق پیغمبر این
کلمہ گفتہ قال رحلکم اوصاحبکم کذا واین اضافت بسوی اہل اسلام نہ بجز شیوۂ کافران ومرتدین از زمان
بود او سپر نہ کسیکے رونگٹی کہڑے ہوئے نہ بدن کانپا نہ یہ حدیث یاد آئی نہ کسی نی جناب مولنا قدس سرہ العزیز
کو مصداق اوسکا اور مورد ان احکام کا ٹہرایا اور موجود ہونا لفظ نبیکم اور اوسکے امثال کا
کلام بلاغت نظام سرور انام علیہ الصلوۃ والسلام مین مجرد اعتراض نہین تو ذکر حدیث ابی داؤد ان اللہ
عز وجل اجارکم من ثلث خلال ان لا یدعوا علیکم نبیکم مقام سی اجنبی اور تمام نامی جناب کا صحابہ کرام کے
ساتھہ اس مقام پر لکہنا نری دریدہ دہنی اور جملہ ہذا المقام المحمود الذی وعدہ نبیکم سی مکرر استدلال اسکی بوا

کیا فائدہ بخشتا ہے کہ عوام مجیبین نظر مصنف کی مشکوۃ پر مقتصر نہیں بلکہ حدیث مذکور بخاری اور مسلم میں
بھی دیکھی ہے اور سات آٹھ حدیثین ابو داؤد و صحیحین کی لکھکر حدیث صحیح مسلم مسلم الثبوت سے نقل کرنا ظاہر
واسطے اظہار اس امر کے ہی کہ ہمنے مسلم الثبوت بہی پڑہی ہی سو کسی سے سنکر یا دوسری کتاب خواہ اوسمین
دیکھکر ایک عبارت نقل کر دینی سے یہ ادعا ثابت نہیں ہوتا آپ کی عبارت گواہی دیتی ہی کہ پڑہنا کیسا
وہ کتاب نہ آپنے دیکھی ہی نہ آپکو معلوم کہ کس فن اور درس مین کس مرتبہ کی ہی ایسی بات کہ فلان شخص محض
جاہل ہے اوسنے فلان کتاب بہی نہیں پڑہی کتب ماتحت کی نسبت بولی جاتی ہی شاید آپ روپ اوسے
ابتدائی کتابون مین سمجہے ع برین عقل و دانش بباید گریست + بلکہ تمہارے نزدیک مسلم الثبوت پڑہنا اور روقت
تحریر فتوی کے اوسکا پیش نظر ہونا شرط افتا ہی خدا جانے تمنے یہ نام کس خبر کا رکہا ہی اسے سمجہہ پر مسلم الثبوت
پڑہنے اور سمجہنے کا دعوی کب زیب دیتا ہی سبحان ہے ؎ گر از بسیط زمین عقل منعدم گردد + بخود گمان نبرد
ہیچ کس کہ نادانم + مسلم الثبوت وہ کتاب نہیں جسے ہر کس و ناکس سمجہہ لے ع کار بوزینہ نیست نجاری +
مولوی امیر احمد صاحب جسکے بانی مین وارد بریلی تہے ایک طالب علم سے کہ اون دنون حضرت فاضل بریلوی
سے اصول مسلم الثبوت پڑہتا تہا مقالات ختم کر چکا تہا بہت الجہ آئی اور لاف زنی کرنے لگے اوسنے
مسلم الثبوت کا ایک سہل مقام پیش کیا ہرگز مطلب نہ بتا سکے عذر و حیلہ کرکے کہ مجہے اسوقت فرصت
نہیں مولوی محمد احسن صاحب کے پاس جاتا ہے روانہ ہوئے ولنعم ماقیل ؎ زبان لاف رسوا میکند
ناقص کمالان را + کہ روبہ خاک مالد پر فشانی بستہ بالان را پھر سطر ۹ صفحہ ۱ سے صفحہ ۲ تک

مولوی عبد الکریم پر یہ اعتراض کیا کہ حدیث تکثر لکم الاحادیث الخ بخاری شریف میں نہیں بلکہ موضوع ہے
مولوی عبد الکریم کو ہم نہیں جانتے لیکن اسقدر سنا ہے کہ وہ بہی مصنف کے ہم مذہب اور مولوی اسمعیل اور
تقویۃ الایمان کو مانتے ہین گو اس خاص مسئلہ میں الحق سے موافق ہین اگر سیوطی یا طبرانی یا سخاوی یا بیہقی
یا ابن عساکر یا دارقطنی یا عقیلی کی جگہہ کہ رواۃ مضمون روایت مذکور ہین سہوا حوالہ امام بخاری کا دیا ہو
یا یہ امر قصدا کیا ہو بعید نہیں لیکن مصنف کو اپنے ہم مشربون سے شکایت اسکی بیجا ہی اور یہ جوش و خروش
محض نازیبا ہے کہ ایسے امور اوس فرقہ کے سب متکلمین کرتے ہین بیچارے مولوی عبد الکریم کی کیا خطا ہے
ع این خانہ تمام آفتاب است + مولوی محمد احسن صاحب صدیقی نانوتوی نے اول تحقیق اشال پر مہر کی سہوا و صحیح
بظاہر انکار کرکے چہہ زمینون میں چہہ خاتم قرار دیے پہر لکھا ہماری تحریر میں نبی سے ہادی اور خاتم

بنام مولوی محمد حسن صاحب

خاتم النبیین مراد ہی اور خط موسومہ محمد حسرت حسین خان صاحب مین تفسیر جلالین سے جبریل علیہ السلام کا ساتوین زمین تک وحی لیجانا نقل کرکے لکہدیا تو کسی نبی ہی کیطرف لاتی ہونگی اور اپنی پہلی تحریر مہری سے پانچ چہہ سطرین نکالکر انتہی لکہدیا اور پرچے چہاپے پہر ایک اشتہار مساجد مین آویزان کرایا اور اوسمین اپنے دوسرے عقیدہ کو کفر ٹہرایا لیکن اسطرح کہ ہمارا یہ مطلب نتہا لوگون نے بنالیا بعدہ جناب حاجی محمد قاسم صاحب بڑے نانوتوی کی تحریر ہاتہہ آئی تو اوسی عقیدہ کا جسے کفر لکہہ چکے تہے پہر زور و شور ہوا سچ ہے ع ہر کہ باشد در جہان مشتاق ہمرنگ خود است + کاہ در پرواز می آید چو بیند کہربا + بڑے نانوتوی صاحب نے سب سے بڑہ کر قدم رکہا کہ اثر ابن عباس کے صحیح جاننے اور چہہ زمینون مین چہہ خاتم النبیین ماننے کو محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقتضی قرار دیا اور بالذات اور بالعرض کا جہگڑا پیش کیا ع چشم باز و گوش باز و این ذکا + خیرہ ام در چشم بندی خدا + مولوی سید نذیر حسین صاحب کہ مجتہد العصر اس فرقہ کے ہین مولوی مسعود صاحب کے فتوی پر جسمین لکہا ہی باجملہ اعتقاد وجود و تحقق مثل آنجناب خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم در صفات کمالیہ آنجناب گمراہی و کفر است مہر ثبت کی ہے کہ نقل اوس کی فتاوی سابقہ نظیر مین چہپی ہی اور مناظرہ احمدیہ مین یہ مضمون سید صاحب کی طرف منسوب ہی کہ معتقد ظاہر حدیث یعنی اثر ابن عباس مسلمان صحیح الاعتقاد ہی اور تکفیر اوسکا کافر اور بے ایمان بلکہ معتمدین سے دریافت ہوا کہ ذات والاصفات ہی موجد اس عقیدہ کی ہے جسکے کفر پر آپ مہر فرماتی ہے یہ بہی عنایت الٰہی ہے ع صد و شود سبب خیر گر خدا خواہد + خمیر مایہ دکان شیشہ گر سنگ است + کسے طرح تناقض اقوال و اختلاف افعال سید صاحب کا تحفۃ العرب والعجم مؤلفہ نواب قطب الدین خانصاحب سے کہ اس فرقہ کے بڑے مستند مین ظاہر ہوتا ہے خلاصہ اوسکی تقریر کا کہ نوابصاحب نے اونکے حال مین تحریر کی لکہا جاتا ہے اول سید صاحب اثبات تقلید شخصی خصوصا مذہب حنفی مین نہایت ساعی تہے مولوی عبد المجید پوربی وغیرہ سے اسباب مین بہت گفتگو کی ایک رسالہ حقیت مذہب حنفی و مرجوحیت مذہب غیر دوسرا مضامین تنویر العینین منسوب بمولوی اسمعیل دہلوی کے رد و تیسرا مقتدی کو سورہ فاتحہ نہ پڑہنے مین تالیف کیا اور اخفائے آمین اور عدم رفع یدین وغیرہ مین تحریرین کرتے رہے اور منکران تقلید شخصی کو شیعون کا بہائی کہتے تہے کسینے سوال کیا کیا تقلید ایک امام کی واجب ہے فرمایا واجب کیا بلکہ فرض ہے کہ حنفی جو تہائی سر کا مسح نہ کریگا تو اوسکا وضو صحیح نہوگا لیکن لامذہبون تقلید کے منکرون نے سید صاحب کا پیچہا نہ چہوڑا رفتہ رفتہ اپنے ساتہہ کر لیا

حال مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی — حال مولوی سید نذیر حسین صاحب دہلوی

پھر تو کھل کھیلے اور رسالہ معیار الحق تصنیف کیا جسکے رو سے تمام اولیا و علمای متقدمین و متاخرین
العیاذ باللہ مشرک اور بدعتی اور اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ
اللّٰهِ کے مصداق ٹھہرائے اور لوگون سے کہا مین تو بیش بائیس برس سے ایسا ہی تھا لیکن کسیکو معلوم
نہوا واہ شاباش تقیہ کرے تو ایسا ہی کرے راست گفت ہر کہ گفت ؎ توان شناخت بیک روز در شمائل
مرد + کہ تا کجاش رسیدست پایگاہ علوم + ولی ز باطنش ایمن مباش و غرہ مشو + کہ خبث نفس نگردد بسالہا
معلوم + بھلا ان صاحبون کی کس بات پر اعتبار کیا جاوے مولوی سعد اللہ صاحب کا حال سننے کے بعد ذرا عجب
حضرت کی عبارت سموعی ہے کہ مسائل متنازع فیہا مین فریقین کے جوابون پر بے تکلف تحریر ہوتی ہے اس
مسئلہ خاص مین بھی ہماری موافقین کی تحریر فتاوی بینظیر مین چھپی ہے اور مولوی عبد الحی صاحب کے
فتوی پر بھی لکھی ہے مولوی بشیر الدین قنوجی نے غایت الکلام مین ایک رسالہ عربی منع مولد شریف مین
از نام ناصر خا کہانی نقل کیا اس نام کا کوئی شخص علمای مستندین سے نہین گذرا ہے جب مطالبہ ہوا کہ حضرت
ناصر مفروض کون شخص اور کس زمانے مین تھا اور کسینے اوس سے استناد کیا ہے جسکے رسالہ کو معتبر لکھا کچھ بھی پتا
نہ چلا اور قول معتمد کو احمد بن محمد مصری کیطرف نسبت کرکے حوالہ دیا جسکا معتمد ہونا بلکہ وجود بھی عند العلماء
ثابت نہو سکا ؎ نہ مفروض مین وہ نگاہی نشان لاکھہ برس ناز پروردہ عنقا مین حوالی تیرے +
بعض حضرات نے مسئلہ مولد کی ممانعت تنبیہ شعرانی کیطرف نسبت کی حالانکہ تنبیہ مین اس مسئلہ کا کوئی بھی نہین ذکر
ایک صاحب نے امام قسطلانی اور شیخ عبد الحق دہلوی کو مانعین سے شمار کیا جنکا مجوزین مولد سے ہونا اظہر
عمل شریف کی نہایت مدح و ثنا کرنا خواص کیا عوام پر بھی مخفی نہین ہے سب جانتے ہین اور مولوی اسمعیل وغیرہ
اکابر فرقہ کے تصرف معنوی و لفظی سے بھی قطع نظر کیجیے رسالہ ہدایت المعتدین مین کہ مولوی امیر احمد اور
مولوی امیر حسن صاحب نے مطبع ہاشمی مین ایک شاگرد کے نام سے مثل تنویر الصحیح خود چھپوایا ہے جملہ تحریر
فرمایا ہے وہ کتابین جسمین مولود کو منع لکھا ہے المورد فی الکلام مع عمل المولد تصنیف علامہ تاج الدین فاکہانی
الخ اور اونمین القول المعتمد فی الکلام مع عمل المولد اور طریقہ محمدیہ اور شامی حاشیہ در مختار اور کتاب شیخ
شرف الدین احمد شیخ الحنابلہ اور شرح المبعث والمنشور تصنیف علاء الدین بن اسمعیل شافعی اور البدع والحوادث
تصنیف محمد بن ابی بکر مخزومی وغیرہ بہت کتابین ذکر کین قول معتمد مجہول و نا معتمد طریقہ محمدیہ مین اس
مسئلہ کا ذکر نہین اور نہ ابن رجب حنبلی نے جنہین مصنف قرار دیا ہے اوسکے مصنف اور نہ شامی حاشیہ در مختار مین

حال مولوی سعد اللہ صاحب + حال مولوی بشیر الدین صاحب قنوجی + حال بعض حضرات دیگر ازین فرقہ + حال مولوی امیر احمد اور مولوی امیر حسن صاحب

اس ادعا کا کچھہ پتا اور شرف الدین احمد اور علاؤ الدین بن اسمعیل کا نخعین مولد سے ہونا خاص انہین کی
یا دوسری معتبر کتابون سے نہ بحوالہ قول معتمد جیسی کتاب غیر معتمد کے اور اسیطرح کتاب محمد بن ابی بکر خوزی
مالکی اور دیگر کتب معتمدہ سے اثبات مدعا اور باقی کتابون کا اعتبار ثابت کرنا ضرور تھا مغالطہ عوام کیلیے
صرف نام لکھد ینے سے کیا ہوتا ہے اور جو داستان دوسرو باہرایت المستبد عین مین لکھی خصم پر حجت اور مقابلہ اوسکے
کسیطرح ثابت نہین ہو سکتے دوسری کارگزاری مولوی امیر حسن صاحب اور مولوی امیر احمد صاحب کی ملاحظہ
کیجیے کر ایک رسالہ موسومہ بہ افادات تزابیہ مطبع ہاشمی مین چھپوا کر تقسیم کیا اوسمین بعد نقل اثر ابن عباس
رضی اللہ عنہما ان اللہ خلق سبع ارضین الخ لکھدیا اسصورت مین امکان مثل کیا بلکہ سات مثل موجود و متحقق
عالم مین ہین جب یہ رسالہ مشہور ہوا مولوی محمد عمر صاحب ساکن رامپور منہیاران نے بمقام میرٹھہ ان والد
و مولود دونون سے مناظرہ کرکے مغلوب کیا اور مولوی عبد الصمد صاحب سہسوانی نے سید امیر حسین صاحب کو
بمقام سہسوان الزام دیا علمای دین نے چارطرف سے اس عقیدۂ فاسدہ پر تشنیع و ملامت کی جب کچھہ
نہ بن پڑا تو یہ بلا بیچارے تزابجلی کے سر ڈالی کہ یہ عقیدہ اوسکا ہے ہمین تزابیہ سے کچھہ سروکار نہین
فتنہا انگیختہ پا یاکر دعم + در زمانہ ہمہ بگردن اوست + لیکن در پردہ حمایت چلی گئی مناظرہ سنبھو پر مین پہر
اقرار کرنا پڑا ہرچند گریز کرتے رہے مگر جناب مولنا عبد القادر صاحب نے حیلے حوالے اونکی چلنے نہ دیے
آخر تزابیہ کی نسبت لکھدیا کہ مضامین اوسکے میرے نزدیک صحیح و درست ہین بعدہ ایک تحریر والد و مولود
نے کسیکو لکھدی ہے جسکی اصل ہمنے بچشم خود دیکھی ہے اوس مین یہ عبارت مندرج اعتقاد صاحب
مناظرۂ احمدیہ کا یہ نہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم افضل جمیع مخلوقات نہین اور نہ حدیث شریف کا
یہ مطلب اسکے بعد رسالہ تنویر البصر اوسی عقیدۂ فاسدہ کی حمایت مین چھپوایا ہے اور بغوای ایکہ
صاحب جبل مرکب چون بدانا بر خورد + می شود در ہم چو چشم دردناک از دوشنی اوسکے رد کرنیوالونپر نہایت
غیظ و غضب فرمایا ہے خدا جانے ان حضرات کو کیا ہوا ہے مناظرہ احمدیہ مین تو قیامت برپا کردی کہ
خلاصہ تحریر منسوب بمولوی شریف احمد مین لکھا ہے دوم نبی کبھیکم مین تصریح نبوت آنحضرت ہے اگر اسرائیلیات
مین یہ ہوتا تو اسرائیلیون کو انکار نبوت آنحضرت سے کیونکر ہوتا دیکھو اس ایک جملہ مین دو طریق سے
نصوص قطعیہ قران مجید کا کھلا انکار ہے مقدم شرطیہ کا یہ حاصل کہ اسرائیلیات مین تصریح نبوت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نہین کیا کریمہ یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم اور کریمہ مبشرا برسول

يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ اور کریمہ يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ اور کریمہ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ ط وغیرہا آیات قرآن مجید نہیں پڑھیں اور کریمہ فَلَمَّا جَاءَهُم مَّا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ ○ اور بہت آیتیں جن میں اسرائیلیوں کا جناب ختم الرسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے عناد اور انبیا علیہم السلام کی دانستہ تکذیب اور قتل و فساد مصرح اس عداوت اور یہود کی حمایت کو منافی و مبطل نہیں یہ وہی مثل ہے ایمان گیا تو گیا بات تو رہی امام قسطلانی اور امام سخاوی کی طرف مقابل تو بن گئی عالم میں شہرت ہوئی گو انکار قرآن ہی سے سہی سبحان اللہ ان لوگوں سے کیا کہا جاوے اور انکی کس بات کا جواب دیا جاوے ع آنکس کہ بقرآن و خبر زو نرہی * آنست جوابش کہ جوابش ندہی * اور اس کتاب کے آخر میں عجیب جرأت کی ہے جناب ابن عباس اور عطاء بن سائب وغیرہ جملہ راویان اثر اور حاکم و بیہقی و جلال الدین سیوطی وغیرہم محدثین کو جن کی کتابوں میں اثر مذکور مروی ہے معتقد اس کا کہ اور زمینوں میں چھ شخص مثل حضرت آدم اور ایسے ہی مثل حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت عیسی اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم موجود و متحقق ہیں قرار دیا اور کچھ خوف خدا نہ کیا اگر مجرد نقل و روایت اعتقاد کو مستلزم ہو تو سب محدثین اور رواۃ اون احادیث کے جنکا مضمون بادی النظر میں یا بعد از تعمق بھی برخلاف آیات محکمات و عقائد الحق ہے اور علمائے دین ہمیشہ سے اونہیں مؤول یا بوجہ مخالفت قطعیات کے غیر مقبول کہتے آئے العیاذ باللہ منکر قرآن شریف و اہل بدعت و اہوا سے قرار پاویں اور بوجہ روایت دلائل مذاہب مختلفہ کے قائل بالمتنافیین ٹھہریں لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا بھی ہرگز یہ اعتقاد نہیں اولاً سند روایت میں کلام ہے ثانیاً مخالف قرآن اور احادیث خیر الانام ہے ثالثاً اگر یہ کلام ابن عباس سے متروک الظاہر و مؤول یا اسرائیلیات سے منقول پس نسبت اس عقیدہ کی اونکی طرف افترا ہے پھر ایک سوال قائم کرکے جواب میں حضرت رسالت سے بھی وہی گستاخی کی اور لکھدیا اور یہی عقیدہ صحابہ اور تابعین اور سلف صالح اور ائمہ محدثین بلکہ جناب رسالتمآب کا تھا الکون الحدیث مرفوعاً حکماً بڑی خیر ہوئی کہ انہوں نے کریمہ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ○ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ○ نہ پڑھی تھی ورنہ خدا تعالی کو کب چھوڑتے اور بدلیل اس آیت کے جناب احدیت کو بھی چھ مثل کا معتقد قرار دیتے واہ شرم وحیا کا مرتبہ اس حد کو پہنچا باینہمہ بیچارے عبد الکریم پر ایک غلط حوالہ دینے سے اسقدر شورش اور غوغا اور

[illegible]

موضوعیت حدیث مذکور کی عمدہ دلیل احادیث صحیحہ اور مسئلہ مسلمہ سے مخالفت ہی کرمع شئی زائد از ابن عباس رض
پر بھی وارد اسکے تصحیح مین اس درجہ افراط اور حدیث مین تفرلیا سراسر خلاف دیانت اور مصنف رسالہ کی یہ عبارت

انتصار الحق کو بھی اگر پڑہا ہوتا تو اس موضوع حدیث کی سند نہ لاتا محض تعجیل اور جوش جنون کی علامت ہی حضرت سلامت
انتصار الحق کتب درسیہ ہی نہین بلکہ تمہارے مولی و مرشد سید نذیر حسین صاحب کے رد مین ہی اور مولوی عبد الکریم
اگرچہ مقلد ہون جناب مولوی ارشاد حسین صاحب کی معتقد نہین تو حدیث گو موضوع ہو لیکن مضمون انتصار الحق کا ادنیٰ
کرتب ہی پہر **مصنف رسالہ فی سطر ۴ صفحہ ۱۲ سے سطر ۱۶ صفحہ مذکور تک**
مولوی محمد عادل صاحب کانپوری پر یہ اعتراض جمایا ہی کہ انہون نے رسالہ منسوب بملا علی قاری رح سے نقل فرمایا ہے

یؤیدہ ما ذکرہ الامام الفخر الرازی فی قولہ تعالے تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ

نَذِیْرًا انہ یشتمل الملائکۃ وغیرہم حالانکہ امام رازی رح نے اپنی تفسیر مین لکہا ہی لکنا اجمعنا انہ علیہ السلام لم یکن رسولا
الی الملائکۃ لکہتا ہون اگر مولویصاحب نے باطمینان رسالہ ملا علی قاری رح تفسیر کبیر سے عبارت مطابق کی
تو ناقل پر یا ان شد و مد طعن و تشنیع زیب نہین دیتی نہ رسالہ مذکور مین تفسیر کبیر کا حوالہ ہے شاید امام نے
بدلیل آیت دوسری کتاب مین یہ عبارت تحریر فرمائی ہی نہایت مافی الباب یہ کلام خلاف مضمون تفسیر کے
ہی سو دعوی اجماع کہ امام سے تفسیر کبیر مین واقع ہوا قطعا صحیح نہین در منثور مین لکہا ہی آیکو لغت و رسالت
محققین کے نزدیک ملائکہ کو بھی شامل ہے اور علامہ تاج الدین سبکی وغیرہ ہم بہت علمای متقدمین
و متاخرین اسی قول کو اختیار کرتے ہین اور عموم آیات با وجود فقدان مخصص مثبت اس مدعا کا ہی بیکن کہ
امام نے اختلاف علمای متقدمین پر تنبہ ہوکر دعوی اجماع سے اور بنظر عموم نصوص تخصیص ثابت ہو
رجوع فرما کر دوسری کتاب مین ۔۔۔ یہ عبارت لکہی ہو اور ملا علی قاری رح نے اوس سے نقل کی ہو

پہر مصنف صاحب سطر اخیر صفحہ ۱۲ سے سطر ۱۶ صفحہ ۱۳ تک

بہوپال کی خبر سناتے ہین نواب مولوی صدیق حسن خانصاحب بہادر کو صرف اس بات پر کہ انکی
عبارت مین سہوا بجای نحلی سیوطی تحریر ہی منصب علم سے معزول مطلق ٹہراتے ہین بظاہر کہ اس
تغییر و تبدیل سے نواب صاحب ممدوح کا کچہ فائدہ نہین نہ کچہ غرض کہ عمدا ایسا کرتے تو جو لوگ قصدا ایسی اور
بلکہ ان سے زیادہ تر عمل مین لاتے ہین اور کشور علم مین شب و روز نوبت لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ کی بجاتے
ہین وہ سرد کمی خطا پر مواخذہ کی لیاقت نہین رکہتے اور کسی کو اس جرم پر منصب علم سے نہین گرا سکتے

مصنف اپنی اور اپنے ہم مشربون کی کارگذاریان خاص اس مسئلہ اور دیگر مسائل مین یاد فرماوین اور توفیق مساعدت کرے تو ملین شرماوین و لسرور مین قال ؎ نیک می جوئی عیوب دیگران مجنون رسی بر عیب خود کوری ازان ؎ عیب اوروں کے نکالی سو ہزار اپنی عیبوں سے نہین ہی تیرے سروکار کمال حیرت ہی کہ انہین نواب صاحب بہادر نے رسالہ کلمۃ الحق مین ایک عبارت کتاب مرآۃ الزمان سبط ابن جوزی سے نقل فرمائی اور اوسمین مقولہ فاکہانی کا ان عمل المولد بدعۃ مذمومۃ داخل فرمایا حالانکہ فاکہانی تو بعد وفات سبط ابن جوزی مین پیدا ہوئی او سوقت انہین مولوی امیر حسن و امیر احمد نے عہدہ علم سے معزول کیا نہ یہ شعر لکہا ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ کیا درباب منع مولد السیوطی امور جائز ہین اور درمسئلہ امثال مین روا نہین واہ دیانت اسی کو کہتے ہین **اب ناظرین سفیر پانی پت کی کیفیت دیکہین** کہ سطر ۱۷ صفحہ ۱۳ سے سطر ۶ صفحہ ۱۴ تک قاری عبدالرحمن پانی پتی پر یہ جوٹ کرتے ہین کہ قاری صاحب تخصیص و تعمیم کو احکام کے ساتھ خاص اور رفع حکمی کا انکار فرماتے ہین پہلی بابت محض افترا قاری صاحب نے اس مادہ خاص مین یعنی اثر ابن عباس کے رفع کا انکار کیا ہے اور حوالہ شرح نخبہ و تدریب الراوی کا محض تغلیط عوام ہے کیا اون کتابون مین اثر ابن عباس کو حکما مرفوع لکہا ہے اور مادہ رفع حکمی اسی اثر مین منحصر نہین کہ اوسکی نفی سے مطلق کا انکار لازم آتا ہے ایسی جہوٹی باتین لکہنا پہر کتابون کا بلا وجہ نام تحریر کرنا کام کسکا ہے اور تعمیم تخصیص و تعمیم کی اخبار کو ہر چند مذہب مرجوح ہے مگر یہ اثر قطع نظر اس سے کہ کلام غیر معصوم اور بمقابلہ آیات و احادیث محض مخصص ہی تخصیص اونکی اصول حنفیہ پر نہین کر سکتا کہ منفصل متراخی ہے اور تخصیص بالمتراخی نسخ مسلم الثبوت مین ہے والحق ان المتراخی ناسخ مطلقا اور نسخ اخبار مین نہین ہوتا اوسی کتاب مین ہے و بل یجوز نسخ مدلول الخبر فان کان مما لا یتغیر کوجود الصانع تعالی فلا یجوز اتفاقا او یتغیر فالجمہور نے لیس ایرادو قاری صاحب کا وارد ہو لفظ نسخ بجای تخصیص مناسب اور زیادتی لفظ تعمیم بیکار ہے صرف اس جرم پر قاری صاحب باین وجہ کہ مسئلہ امثال مین امیرین کا ساتھ نہ دیا تنویر البصر مین رفع حکمی احادیث سے بیخبر ٹہرتی اور نامی گرامی علماسے خارج ہوتے ہین اور منصب اول کو کہ ہدایۃ المقتدعلین مین اکابر ہند اور انہ لوگون سے جنکے سبب سلسلہ علم حدیث اس ملک مین جاری شمار ہو کر اعتبار مولوی حاجی محمد اسحق صاحب دہلوی کی برہان قرار پاتی ہاتہ سے کہوتے ہین واہ شاباش ایمانداری اور دیانت ہو تو ایسی ہو اور بفرض تسلیم اعتراض مصنف

معترض کی نادانی پر حیرت ہی کہ اس جوش و خروش سے اوس سے کیا فائدہ اور ہماری کیا مضرت ہی تار بصاحب وارثی
امثال کی بابت اعتباری سے فتاوی بے نظیر بے اعتبار ہوجاویگا نہ دعوی امثال ثابت ٹھہریگا بلکہ ہمارے دعوی کی
کہ اکثر متکلمین فرقہ وہابیہ کے نقل و حوالہ مین بیباک اور غلط نویسی مین مشتاق اور جعل و فریب مین چست و چالاک ہوتے
ہین بخوبی تائید ہوگی کہ ان صاحبون نے عادت مستمرہ قوم حق بات کہنے مین بھی تھوڑی دیکھو ہمارے علما کی کل
تحریرات کہ فتاوی بے نظیر مین مذکور ہین عیب جو سخن چین سے بحمایت الٰہی محفوظ ہین سوا ایک مقام کے کہ مصنف
تنویر نے ہاتھ پانون مارے اور جواب دندان شکن پایا اور کوئی مضمون اسطرف کی تحریرات مین ہاتھ نہ آیا۔ اب
اگر مصنف کوئی کتاب چھپوادین اور اوسمین اپنے مولی اور مرشد سید نذیر حسین صاحب کی نسبت تحریر فرماوین
کہ خود بدولت نے مسئلہ امثال ایجاد کیا ہمین بھکا کر تمام عالم سے لڑا دیا جب ہمنے اوسے شہرت دی اور ہر طرف سے
دار و گیر ہوئی تو ذات شریف نے مخالف کی فتوے پر مہر کردی ؎ ہمین رسم وفا باشد مرا از خود جدا کردی ؛
بچشم عدل بنگر بیوفا با من چہا کردی ؎ بقول دشمنی پیمان دوست شکستی ؛ ببین کہ از کہ بریدی و با کہ پیوستی ؛
؎ اپنا تیر اگھی کہنی اور ہو گئے مری یار ؛ ہاتھہ نہ میری تھام لی اور آن پڑی منجدھار ؛ تو کسیکا کیا بگڑیگا اور
کون جواب دیگا سوائے صاحب تو اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ وَمَا
كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ إِلَّا أَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي فَلَا تَلُومُونِي وَلُومُوا
أَنْفُسَكُمْ مَا أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ فرما کر چھوٹ جائینگے اور لوگ كَفَى اللّٰهُ
الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ پڑھ کر علیحدہ ہو جائینگے کہ ہمین اس جھگڑے سے کیا وہ جانین اور اونکی گھر کی بلا سے ہم
؎ سخت دل کو میر سانید و خود را بکام ؛ آب پیکان ترنمی ساز و لب سوفار را ؛ خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا اب
مصنف پانی پت سے کوچ کرکے میرٹھہ جاتے ہین اور وہان سے بریلی ہوتے کانپور کو رخصت فرماتے ہین
اس سفر کا حال سنیے میرٹھہ مین تو فصیح الدین کو منصب علم سے معزول کیا اور بریلی مین
مولوی احمد بیگ صاحب اور مولوی محمد حسین صاحب اور نواب مولوی نیاز احمد خانصاحب کو جاہل محض
خطاب دیا میان فصیح الدین صاحب کو تو ہم جانتے نہین اگر بقول مصنف بے علم ہین تو یہ جرأت اونہین اوہین
کی بدولت ہی کہ مدت دراز تک میرٹھہ مین اپنی تحریرات پر بارہا عوام کے مہر و دستخط ثبت کرائے اور مولوی احمد بیگ صاحب
اور نواب صاحب اور مولوی محمد حسین صاحب ساکنان بریلی مسائل پر مہر و دستخط کرتے ہین اور بہت صاحبون سے
جنکے مہر و دستخط ہدایت المبتدعین اور نصر المؤمنین پر ہین اور مناظرہ احمدیہ مین جنکو دستخطونکا ذکر ہے مسائل مین

زیادہ جانتے ہین ان والد و مولود کیطرح ادعای ہمہ دانی اور بلاد و امصار مین شہرت کو جیسے مثل حضرت سید
المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے اور رسالت خاتم النبیین کے ایمان لانے سے حاصل ہو مہر کرنے کی لئے شرط ہو تو
سوا ایا وہ کو لازم ہون کہ جسکو اسکام کی لیاقت ثابت ہوگی اور اگر کتب درسیہ اور علوم متداولہ مین امتحان کی
ٹھہریگی تو سب صاحبون کو جنکی دستخط رسائل مذکورہ پر ہین نہایت دقت پڑیگی مصنف صاحب یہ تو فرماوین کہ سوا
مولوی سید نذیر حسین صاحب وغیرہ دو چار شخصون کے ہدایت المعتدین اور نصر المومنین پر دستخط کرنیوالے کب سے
عالم ہوئے اور آپکے غول کے سوا کسکے نزدیک اونکا اعتبار اور کون علما مین شمار کرتا ہے ع قبول ناقصان را
شاہدی ہجو بہر باید + کہ جز طفلان خریداری نمی ہیچ تیغ چوبین را + اور عبد الباری مولف ہدایت المعتدین اور
عبد الصمد خان مفتی مجموعہ نصر المومنین اور محمد نذیر سہسوانی جامع مناظرہ احمدیہ اور عبد الغفور اور عبد الغفار اور عبد السمیع
اور عبد الکریم اور عبد العزیز اور عبد القادر اور عبد الحی اور عبد السلام اور عبد الرحیم وغیرہم نے جنکے نام محض نمائش کے لئے
لکھ لیئے یا خود لکھدیے کہاں تک پڑھا ہی عبد الصمد خان عرف امام حیدر خان بریلی مین لڑکے پڑھاتے تھے کاشور زینہ
پہونچنے تھی کچھہ پڑھا نہ لکھا مفت ہی مین مفتی بن گئے اور عبد الغفور کو بھی ہم نے بریلی مین بار ہا دیکھا ہے اونکی استعداد
علمی اچھی طرح معلوم ہے اور اہل بداون سے اونکے مذہب کا حال بخوبی دریافت ہوا ہے مولوی عبد العزیز جو ان صاحبون
مین زیادہ استعداد رکھتے ہین اور ادعای علم مین ماہرین سے دس قدم آگے چلتے ہین بریلی مین وارد ہوئے
اس سال خاص مین جابجا طلبہ شہر سے گفتگو کی اور ہر مرتبہ بند ہو گئے اور مولوی ہدایت علی صاحب کے
مقابلہ مین تو ذرا بھی نہ ٹھہرے اس بضاعت پر فاضل بریلوی سے مباحثہ کا حوصلہ کیا اور ایک صاحب نے
بنام حکیم یوسف خان صاحب جو مولوی عبد العزیز صاحب کی درخواست پہونچائی اور جواب حاصل کرنیکے اون
صاحب سے محرک ہوتے تھے اسباب مین ایک رقعہ بزبان اردو لکھا حکیم صاحب نے بجواب اوسکے مولوی
عبد العزیز صاحب کی تقریر لکھہ بھیجی جسکے دیکھنے سے ظاہر ہوا کہ اردو عبارت بھی ذات شریف کی سمجھہ مین نہ آئی
اور جو کوئی فقرہ قسمت سے سمجھہ لئے تو اوسکے جواب مین ایسی کج بحثی باین استعداد و لیاقت علما سے مباحثہ کا دعوے
انہین حضرات کا کام ہے لن ترانیاں کرتے ہین اور اصلا خیال نہین کہ ان باتون کا کیا انجام ہوگا ع
ما دُا خاضک یا مغرور فی الخطر + حتی ہلکت فلیت النمل لم تطر + **نقل مکاتبہ اون صاحب کی
بنام حکیم یوسفخان صاحب یہ ہے** جناب حکیم صاحب مکرم بندہ - بعد سلام
مسنون عرض مدعا ہے - مولوی عبد العزیز صاحب کا پیام جسکا تقاضا آپ نے بھی بار ہا فرمایا تھا کو بندہ

اوسکا کوئی نتیجہ نہین سمجھا مگر محض برعایت منشاء سامی پہونچایا گیا چونکہ قبل اسکے وہان ایک افواہ بے اصل اس مضمون سے پہونچ چکی تھی کہ مولویصاحب ممدوح نے پیام بحث بھیجا تھا اور اس جانب سے انکار ہوا اور نیز مولوی محمد اسمٰعیلصاحب کی غلبہ کی نسبت متواتر خبرین سنی گئی تھین آج وہ بیان مولوی عبدالعزیز صاحب سے مغلوب ہو گئے اور جناب قبلہ وکعبہ ام مولوی محمد یعقوب علیخانصاحب کی گفتگو کا ماحصل بھی سنے اپنے علم کے خلاف سنا اور نیز مناظرہ شیخوپور کا حال ظاہر ہے کہ باوجود مناظرہ تحریری کے آجتک فریقین اپنا غلبہ بیان کرتے ہین اگر یہان بھی نتیجہ مناظرہ کا یہی ہوا تو کیا حاصل لہذا مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب ممدوح پیام تحریری بتوسط ارسال فرمائین جسمین مراتب مفصلہ ذیل بصراحت مرقوم ہون **اول** غرض از بحث کیا کیا ہین **دوم** جیسا کہ فرمایا تھا کہ جناب قبلہ وکعبہ مولوی محمد یعقوب علیخانصاحب حکم بحث کے مقرر ہون یہ امر اب بھی منظور ہے یا کچھ اور **سوم** مولوی عبدالعزیز صاحب سے جو گفتگو مولوی محمد اسمٰعیلصاحب اور جناب قبلہ مولوی محمد یعقوب علیخانصاحب نے کی اوسکا انجام مفصل ارقام فرماوین مولوی عبدالعزیز صاحب نے اون حضرات کو سمجھا دیا یا کچھ لیا یا کچھ نتیجہ مترتب نہوا در صورت شق ثانی اگر تحقیق حق منظور ہے تو اب گفتگو تحصیل حاصل ہے در صورت ثالثہ اب کیا ثمرہ مترتب ہونیکی امید اور جو امور کہ بعد بحث وقوع مین آتے اونکا کیا انسداد اور بر تقدیر اول اثبات دعوی ضرور یا بعد بحث ایسا ہی فرما دینا منظور **چہارم** بعد یا اثناے بحث مین کسی قسم کی کارروائی اوس جانب سے سرکار مین بھی ہوگی جیسے ہو چکی ہے یا نہین در صورت شق ثانی طریق اطمینان کیا ہے کیونکہ فریق ثانی بار بار ایسے امور کی اطلاع حکام تک کسیطرح کی زیادتی اوکر ثابت نہو پسند نفرمائینگے **پنجم** بروز تنقیح مادۂ بحث مباحثہ تنقیح وقت سے مولوی عبدالعزیز صاحب بدستخط خاص دعوی اپنا کہ اثر ابن عباس رضہ سے یہ ثابت ہے نہایت صاف عبارت مین لکھدین کہ بعد شروع مباحثہ کوئی تاویل یا تقیید مسموع نہوگی جو اوس سے متبادر ہوگا وہی مدار بحث ہوگا اور جو کسیقدر ابہام دعوی مین رہیگا قبل از بحث اوسکی تصریح ہو جاویگی۔ اگر ان مراتب کا جواب و رفع خدشات مولوی عبدالعزیز صاحب اور اونکے ساعدین کی جانب سے ہو جاویگا اور تحقیق حق تہذیب وصلاح کے ساتھ ملحوظ رہیگی نہ مکابرہ ومجادلہ ونفسانیت وسخن پروری تو اس جانب سے بھی انکار نہین جواب باصواب نہایت جلد عنایت ہو کہ بندہ عنقریب جانیوالا ہے فقط ١٥ محرم سنہ ١٣٠٢ ہجری

نقل جواب مولوی عبدالعزیز صاحب بتوسط حکیم صاحب یہ ہے

جناب حافظ صاحب محسن بندہ زاد مجدکم۔ بعد تسلیم التماس ہے

نامہ عنایت بطرز قبولیت معروضۂ عاجز جو واسطے رفع نزاع فی مابین اہل اسلام بنا بر وسوسہ اندازی و تفرقہ پردازی
کافۂ انام و بنا بر مجادلہ و مکابرہ کہ خلاف شان اہل فضل و علم و کمال کے ہے عرض کیا تھا بواسطۂ آدم سامی پہنچا
سرفراز کیا مضمون مندرجہ سے مطلع ہوکر جناب مولوی صاحب مخدوم و مکرم کو اطلاع دی جواب وجوہ مسطورہ حسب
بیان ممدوح سپرد خامہ ہے فقط — حضرت من آپنے جو ایک یہ امر تحریر فرمایا ہے کہ جو گفتگو مولوی امجد علی صاحب
سے اور جناب مخدومنا مولوی محمد یعقوب علیخانصاحب سے آپ سے ہوتی ہے پہلے اوس سے اطلاع دیکر رکھتا ہوں
انکو اوس سے کیا بحث ہے گو نتیجہ اوسکا کچھ ہو آپ سے جو استدعاء مناظرہ کے گئی ہے اوسکو اس سے کیا علاقہ
اگر وہ صاحب بھی قصد گفتگو کرینگے تو انشاء اللہ تعالی اونکی بھی دریغ نہو گا لیکن مقصود گفتگوی اسوقت آپ ہی
ہی سے ہے اور مولوی محمد یعقوب علیخانصاحب کی نسبت جو آپ تحریر فرماتے ہین کہ آپ سے اور اون سے کیا گفتگو
ہوئی یہ رجما بالغیب لکھدیا مینے کب کہا تھا کہ اون سے مجھسے گفتگو ہوئی جسکا ماحصل آپ اپنے علم کے خلاف
اب ظاہر فرماتے ہین اور شیخپور مناظرہ کی یاد دہی ہے اگر مولوس اوسی مناظرہ قدیمہ کی ہے جو مابین مولوی سعید
امیر احمد صاحب اور مولوی عبد القادر صاحب کے واقع ہوا بس بالضرور گو وہ مناظرہ مجھسے متعلق نہین لیکن
تاہم مین بحمد اللہ متکفل جوابدہی کا جناب سید ممدوح کیطرف سے ہون اور جو آپنے تحریر فرمایا کہ مولوی
محمد یعقوب علیخانصاحب کا حکم کرنا اب بھی منظور ہے یا نہین اوسکا جواب یہ ہے کہ مینے کب آپ سے کہا تھا کہ مین
اونکو حکم قرار دیتا ہون بلکہ مقصود خیر اسیقدر تھا کہ بعد گفتگوی فریقین کے جناب مولوی صاحب اوسپر اپنی مہر
ثبت فرماوین تاکہ بعد اوسکے کوئی یہ نکہی کہ یہ امر ہی نہین کہا تھا وہ اب تک منظور ہے اور جو یہ لکھا ہے کہ مولوی
ہاشمعلی صاحب کو سمجھا دیا یا سمجھہ لیا اوسکی کیفیت کما ینبغی اسطور سے معلوم ہو سکتی ہے کہ وہ صاحب
پھر اعادہ کرین اور جن امور کا انسداد آپ چاہتے ہین اوسی کے واسطے مولوی صاحب کی مہر ثبت کرانا
منظور ہے کہ وہ نہایت اوراع اور اصدق ہین اور جو یہ تحریر کیا کہ بعد بحث یا اثنای بحث مین کسی قسم کی
کارروائی سرکار مین تو نہوگی اوسکا اطمینان کیونکر ہو اور اوسکا کیا طریقہ ہے تو فرمائیے کہ اسی قسم کا
احتمال نسبت آپکی بھی ہو سکتا ہے پس فرمائیے کہ اسکے اطمینان کی سبیل ہے اور جو آپ مناظرہ بغیر تنقیح
مادہ بحث کی تضییع وقت تصور فرماتے ہین فی الواقع ایسا ہی ہے مگر بکمال تعجب ہے کہ اب تک آپکو محل نزاع سے
بھی خبر نہین جو امر متنازع فیہ ہے وہ ایسا نہین کہ کسی عاقل پر مخفی ہو مسند تحریرات طرفین اسباب مین
ہو چکی اب بھی اعتذار اس امر کا کرنا کہ اثر ابن عباس مثبت کس امر کا ہے عجائبات سے ہے باقی رہا تاویل نقیصہ

بعد تعین مراد کی آپکو بھی مجال نہوگا جو کچھ کہ ظاہر الفاظ سی متبادر ہوگا وہی لیا جاویگا اور آپکی مقتداؤن نی جو تاویلین کی ہین سب دور از کار تصور کیجاینگی الحمد للہ جس امر کو مین چاہتا تھا وہ آپ نی خود تحریر فرمادیا فللہ در کم وعلیہ اجرکم اب آپ سی بھی استفسار چند امور کا ہی اوسکا جواب مفصل تحریر فرمایئے **اول** یہ کہ اثر ابن عباس کا آپکی نزدیک حدیث ہونا مسلم ہی یا نہین در صورت اول کچھ آپ تاویل اوسمین کرینگی یا نہین اور در حالت تاویل بفحوای **ع** انچہ استاد ازل گفت ہمان میگویم وہی تاویلات کرینگے جو آپ کی اکابر کر چکی ہین یا اور کچھ ابکار افکار پیش کرینگے اور در صورت ثانی آپ کس امر مین گفتگو کرینگے آیا تحقیق اس امر کی فرماینگی کہ یہ حدیث ہی نہین **دوم** یہ کہ بہت نصوص قطعیہ کہ جو قرآن میں وارد ہین کہ جن سی ثبوت مقصود فقیر ظاہر ہوا اونمین بھی آپ تخصیص اور تاویل جائز رکھینگی یا نہین **تیسری** یہ کہ تخصیص اور تاویل کے لئی کوئی قاعدہ آپ کی نزدیک مقرر ہی یا نہین یا اونہین امور مین کہ جنمین تخصیص اور تاویل منقول ہی منحصر تصور فرماتی ہین ان امور کا جواب بتفصیل ارقام فرمائیے۔ بنظر انتظار تشریف آوری و عدم میسر آدم تاخیر بارسال جواب راہ یافت معاف دارند فقط

نقل نامہ ثانی حافظ صاحب ممدوح بجواب تقریر مولوی عبد العزیز صاحب یہ ہے

جناب حکیم صاحب مکرم بندہ زید کرمکم۔ بعد تسلام مسنون گذارش ہے جواب نیاز نامہ کہ حسب بیان مولوی عبد العزیز صاحب حوالہ خامہ تہا معرفت صاحبزادہ صاحب کی سہونچا ممتاز فرمایا مینی کل مولوی صاحب کی انداز تہذیب مناظرہ کے مناسب نہ پاکر عرض کیا تہا کہ مین اور آپ اسمین شریک ہوون تو بہتر ہی دیکھیے ویسا ہی ظہور مین آیا سوال از آسمان وجواب از ریسمان پایا یہ جواب میری رای مین مباحثہ سی تو پاس کالی نخشتا ہے کہان طنز وتشنیع کا انداز کہان مباحثہ کا پرداز جس قصہ کو بطور نظیر بیان مین لایا اوس سی امادہ بحث ہو گئی طرف مقابل کو چہوڑ کر مجھکو لیا ضبط نہوا تو مقتداؤن اور اکابر پر منہ زوری کی **ع** تمہین کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہی + مگر بنظر خوشنودی مولوی صاحب برخلاف عادت اونکی طرز پر کچھ گذارش کیا جاتا ہی۔ اظہار کیفیت مباحثہ علماء بریلی ان فقرون پر لاتی ہین کہ آپکو اوس سے کیا بحث اور اوسکو اس سی کیا علاقہ جو غرض اس استفسار سی تہی تحریر سابق مین مفصل گذارش ہوئی جب جبہ سمجھ ان کی تقریر فہم عالی مین نہ آئی تو علماء سی مباحثہ معلوم **ع** تو کار زمین رانکو ساختی + کہ با آسمان نیز پرداختی + اور یہ ارشاد کہ اگر وہ صاحب بھی قصد گفتگو کرینگے تو انشاء اللہ تعالی اون سے بھی دریغ نہوگا جنگ رستم وسہراب کی پیش نظر ہونے سے خبر دیتا ہی یہ اون صاحبون سی دریافت کیا جاوی کہ وہ اپنی مغلوب سی پہر مقابلہ کرینگے یا شتیکہ بعد از جنگ الخ فرماینگے اور یہ تحریر کہ مقصود گفتگوی انسو آپ ہی کی

عجیب و غریب ہی میرا آپکا مباحثہ کب ٹہرا تہا شاید مجہکو بے علم سمجہہ کر آپنے نشانہ بنایا ع زبان سنبہالو یہ منہ زور زبان

نخریبون پر + اور مجہد و منا مولوی محمد یعقوب علیخانصاحب سے گفتگو کا انکار جو بایں الفاظ مرقوم ہے میں نے کب

کہا تہا کہ اون سے مجہسی گفتگو ہوئی سو میں نے کب لکہا تہا کہ یہ مضمون مجہسے مولوی عبد العزیز صاحب نے

فرمایا ہی کاش مولویصاحب میری خط کو سمجہتی تو ایسا نہ لکہتے افسوس ہی کہ میں اور طبقات کی اردو زبان

نہیں جانتا ع زبان یار من ترکی و من ترکی نمیدانم + اور ذکر مناظرہ شیخوپور کس غرض سے تحریر ہوا تہا اور

مولویصاحب کیا سمجہی یک نشد دو شد یہ کیسی لکہا تہا کہ مولوی امیر احمد صاحب کی حمایت اور اونکا مطلب

ثابت کر سکتے ہیں یا نہیں جو مجہم ٹہوک کر سید ہی ہو گئی * ع آفرین باد برین ہمت مردانہ او + اور دور جواب ان کا

اعادہ مباحثہ مولوی ہدایت علیصاحب میری بات کا جواب نہیں کیا ذی علم اظہار امر واقعی میں ایسی اور ان کا

تباتی ہیں ع برات عاشقان بر شاخ آہو اور احتمال کارروائی سرکاریکا جو اس جانب قائم کیا عدم تحقیقت

پر مبنی ہی کہ اسکا کون عادی اور کون مجتنب بعد تحقیق لکہنا مناسب تہا قبل از تحقیق ایسا احتمال مجرد وہم

و خیال ہے ع بدگمان وہم کی دارو نہیں لقمان کے پاس + اور مولویصاحب نے تحریر مختلطی کسی عنایت

فرمائی جس سے مذہب اونکا کہل جاتا تو یہ عبارت تعجب ہی کہ اتبک آپکو محل نزاع سے بہی خبر نہیں الخ مولوی

صاحب کی بیخبر یسی سے خبر دیتی ہی نہ میری کیا اتنا بہی نہیں معلوم کہ اس مسئلہ میں مسلک ہر مستنبط کا جدا ہی

ع تم مجہکو ہی کہتی ہو کچہہ اپنی بہی خبر ہے + اور لفظ اعتقاد عبارت مذکورہ میں اہل طبقہ علیا کی طور پر نہیں

الہی کس طبقہ والونکا محاورہ ہی ہ سمجہہ ہی میں نہیں آتی کچہہ بات ذوق اوسکی + کوئی جانے تو کیا

جانے کوئی سمجہی تو کیا سمجہی + اس عبارت میں کہ آپکے مقتداؤن نے جو تاویلیں کی ہیں سب دور از کار تصور

کیجاوینگی لفظ مقتدا سے بعض ابنای زمان مراد لینا رجماً بالغیب نہیں تو کیا ہی میں نے کسوقت اونسے کہا تہا

کہ زید یا عمرو میرا مقتدا ہی اور جو سخاوی اور قسطلانی وغیرہا اکابر دین مراد ہیں تو اونکی تاویلات کو دور

از کار سمجہنا سراسر گستاخی اور بیجا ع زبان بگڑی تو بگڑی تہی خبر لیجیے دہن بگڑا + اور جو امورات اونہوں نے

استفسار فرمائی اونسے تحقیق و طریق مناظرہ میں بکمال مہارت اور مستدل و معترض میں نہایت تمیز ظاہر مگر

مجہکو اس سے کیا حیرت یہ ہی کہ مجہسی استفسار کا کیا موقع تہا ارادہ کسیکا اور خطاب کسی سے ہ چہ خوش

گفت ست سعدی در زلیخا + الا یا ایہا الساقی ادر کاساً و ناولہا + المختصر مولویصاحب کو اگر مباحثہ کسی ذی علم

سے منظور ہوتا تو جواب کل امور کا بطور مناسب دیا ہوتا اول وہلہ میں طنز و تشنیع اور امور خارج از بحث لکہنا

گویا در پردہ درخواست سابق سے رجوع کرتا ہے بندہ دورہ کو جاتا ہے اگر کچھہ ارشاد منظور ہو تو بمقام دورہ تحریر یا وقت واپسی بریلی تو ہی فرمایئے زیادہ والسلام جو کہ آپنے وقت تذکرہ تحریر حرمین شریفین جسکا آنا خاص اس مسئلہ مین سنا گیا فرمایا تھا کہ وہ لوگ رب زدنی علما لکھہ کر سیدہی سیدہی عبارت لکھدیتے ہین ہندیون کی لیے کوئی تحریر لطافت و اشعار پر مشتمل ہونا چاہیے سو اس نیازنامہ مین تعمیل حکم والا ملحوظ ہے ورنہ مجھکو برخلاف عادت مولویصاحب کا طرز تحریر اختیار کرنے کی کیا ضرورت تھی اگر کوئی لفظ خلاف طبع والا ہو براہ عنایات قدیمہ معاف فرمایئے فقط —— اب مولوی امیر حسن صاحب اور مولوی امیر احمد صاحب کی خدمت مین دوستانہ گذارش ہے کہ ان صاحبونکو بلاد و امصار بھیجنے اور مذاکرے سے ہرگز کچھہ حاصل نہوگا نہ اونکی مہر و دستخط پر کوئی اعتبار کر کے ساتھ خاتم النبیین اور چہ امثال سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاویگا اور مولوی نذیر حسین صاحب اگر پیشوا مخالف کی تحریر پر مہر کر چکے مولوی مسعود صاحب وغیرہ ذی علم بہی جواب کی شریک تھی ہو گئے اور اہل نانوتہ کا تو حال آپکو معلوم ہے کہ وہ فن مناظرہ مین اصلا دخل نہین رکھتے سو مہر و دستخط سے زیادہ علمای ہندوستان کے فتاوی و نظیر و حسام الاسلام و ارواء الاعداء وغیرہ مین چھپ گئی حضرت مولنا عبد الرحمن سراج بن جناب مولنا عبد اللہ سراج مفتی حنفیہ کا مہری فتوی جسمین آپ صاحبونکی ہر مسلک کا رد و تصریح موجود اور اثر ابن عباس رض کے ذی اعتبار و غیر معتبر ہونیکی اوس مین وجہ مذکور ہے آگیا انشاء اللہ تعالی بعد چھپنے کے نظر عالی سے گذریگا خلاصہ اوسکا اس مختصر مین مندرج ہے ملاحظہ فرمایئے بہلا آپ دو صاحب کس کس سے مباحثہ کرینگے اور تمام عرب و عجم کے علما کو کسطرح جاہل بناوینگے اب حق کیطرف رجوع کیجیے کب مفر ہے ناحق بات پر اصرار سے آپ ہی کا ضرر ہے کاغذ کی ناو کہیں بہی نہین چلتی آپ کا کاغذی گھوڑا کب تک دوڑیگا دو چار آدمیون کو بزور زبان نظر عوام مین جاہل و بی اعتبار کر دیا تو اونکی نسبت کیا فرمایئگا سو یہ بہی مجرد وہم و خیال ہے از قبیل انیاب اغوال ہے مصنف تنویر الغمر نے لوگونکو جاہل بنایا اوسکے لکھنے پر کسی کو یقین آیا اور جن صاحبونکی مہرین بعد اسکے کہ چار طرف سے علمائے اس مسئلہ مین بحث کی اور ہر ایک فاضل دیندار نے عقیدہ امثال کی غلطی پر مہر کر دی ۱۳ شنبہ ہجری بین کہدوائی گئین اور فتاوی مندرجہ نصرۃ المومنین پر لگائی گئین یا جن فرضی عالمون کی نام لفظ عبد النبی جسنہ کیطرف اضافت کر کے بنائے گئے اونہین کسنے عالم جانا اور کسکی نزدیک وہ ذی اعتبار ٹھہرے آب تنویر کی چند سطر باقی ہین اونکا بہی حال سن لیجیے مصنف نے اس تمام دورہ مین کہ کانپور سے ٹونک اور ٹونک سے کانپور اور وہان سے بھوپال اور بھوپال سے پانی پت اور پانی پت سے میرٹھ اور میرٹھ سے

بریلی ہوتے ہوئے بہر کانپور پہونچے ہر شہر مین ایک دو ذوی علم کو عہدہ علم سے معزول کیا جب مقر اصلی مین داخل ہوئے اور حرارت سفر کچھ کم ہوئی اس بیجا حرکت پر نادم اور عقل و ہوش کی جانب سے مبتلای غم والم ہوئے اب ماتم کرتے اور یہ شعر پڑھتے ہین ؎ دل کو روؤن یا کہ دم کا غم کرون + ایک مین کس کس کا اب ماتم کرون +
یہ کارگزاری حضرت کی سطر ۱ صفحہ ۱۳ تک مذکور ہے **سطر ۱۲ سے آخر کتاب تک** یہ عبارت مسطور ہے

فتوی مولوی عبد الحی صاحب خلف مولوی عبد الحلیم صاحب اور مولوی محمد سعد اسعد صاحب اور مولوی انوار علی صاحب

اور دیگر علما کا طبع ہو چکا ہے وہ اثر ابن عباس کی تحقیق کے لیے کافی ہے اور جو کچھ لکھا گیا مشتی نمونہ از خروارے ہے ورنہ اغلاط اس فتاوی مین بہت ہین فقط تغلیط آخر کا حال آگو واضح ہو چکا کہ ان بیہودہ اعتراضات مین قبح تعقد تطویل لاطائل کی اگر کوئی اور بات فتاوی ذی نظیر مین سوجھی تھی تو کس و نکے لیے اوشار کہی **باقی رہا حوالہ تحریر** مولوی عبد الحی صاحب وغیرہ کا سو ابو الحسنات مولوی عبد الحی صاحب اپنے پہلے فتوی مین کہ کلام مبرم کے ساتھ چھپا تحریر فرماتے ہین الحاصل حدیث مذکور صحیح ہے اور عقیدہ موجود ہونے امثال خاتم الانبیا افضل مخلوق اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا باطل ہے اور اس حدیث سے ہرگز ثابت نہین ہوتا ہے بلکہ عدم مماثلت اس سے ثابت ہوتا ہے مقام افسوس و تعجب ہے کہ از زمان وجود نبوی تا این جزو زمان مدت قریب تیرہ سو برس کے گذری اور اس عرصہ مین صدہا فقہا اور محدثین اور ہزارہا علما اور صحابہ کرام اور تابعین کی نظر سے حدیث مذکور گذری مگر کسی کی خیال مبارک مین موجود ہونا امثال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ آیا اب یا تو اس صاحب عقیدہ کی خاطر عاطر مین آیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ لقد صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدأ الدین غریبا و سیعود غریبا نازم برین عقل و دانش اگر شیوع جہل کی یہی کیفیت رہی تو دیکھا چاہیے کہ کیسے کیسے عقائد فاسدہ احادیث صحیحہ سے افہام ناقصہ مستنبط کرینگے اور کیا فساد عالم مین برپا کرینگے والی اللہ المشتکی ومنہ البدو والیہ الرجعی اور دافع الوسواس مین قائلین بالامثال کو اس بیان سے جاہل اور مخالف اہل اسلام ٹہراتے ہین اور اثر ابن عباس سے جیسے مثل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہونا ہرگز ثابت نہین جو اوسکا مدعی ہو قول اوسکا باطل ہے معتقد مثل محمدی مخالف اہل اسلام و جاہل ہے برای اہل اسلام آنحضرت کی ذات افضل المخلوقات واکرم الممکنات ہے کسی مخلوق کی شرکت انکی صفات مختصہ کمالیہ مین از قبیل ممتنعات ہے پہر لکھتے ہین اور یہ کہنا کہ مراد عالمین با خلق ہے فقط اس طبقہ کی مخلوق ہے قول باطل بلا دلیل ہے الی قولہ پہر تقدیر بعثت محمدیہ عام ہے اور خاتمیت محمدیہ حقیقی ہے شامل ہر خاص و عام ہے الحاصل جو شیا ابن عباس کو صحیح و معتبر سمجھنا چاہیے اور جسقدر اوسکی ظاہر سے ثابت ہے بغیر چون و چرا کے اوسکو تسلیم کرنا چاہیے اور قول وجود

اشتال محمدیہ کو یا تخصیص بعثت احمدیہ کو بلا دلیل و باطل تصور کرنا چاہیے نہ یہ کہ حدیث کو باطل ٹھہراوین جیسا کہ ایک
طائفہ نے کیا اور نہ یہ کہ اوس اشتال محمدیہ کو ثابت کرین یا خصوص بعثت محمدی کو خواہ مخواہ خاص سمجھین جیسا کہ دوسرے
طائفہ نے کیا اور آخر کتاب مین رسالہ سابقہ کی نسبت تحریر کرتے ہین اور اوسمین خوب تصریح کر دی کہ مین تعدد
خواتم اضافیہ کا موافق ظاہر حدیث کے قائل ہون اور خصوص بعثت نبویہ کا قائل نہین ہون اور خط موسومہ سید
حامد علی مین تحریر کرتے ہین فی الواقع در استفتای سابق لفظ خاتم مجمل واقع شدہ بہ نسبت عوام ناخوشی رو دادہ
مگر تا زمان تحریر آن استفتا از کیفیات اقوال ارباب افراط مطلع نبودم ورنہ ضرور تصریح میساختم یا تبدیل لفظ میساختم بالجملہ
مولوی عبد الحی صاحب جناب ختم نبوت کو خاتم حقیقی بہ نسبت جملہ طبقات اور دیگر خواتم کو محض اضافی بہ نسبت اپنے طبقہ خاص کے
اور بعثت جناب نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کو عام شامل کہتے ہین اور باوجود اسکے اطلاق لفظ خاتم کا بھی نامناسب سمجھتے
ہین تو اشتال اور خواتم حقیقی اور خصوص بعثت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے قائل کے نسبت کیا اعتقاد ہے اور اونہین
اچھا جانتے ہین یا برا اور وہ لوگ کون ہین جنکو مولوی عبد الحی صاحب ان امور کا قائل اور مخالف اہل اسلام و جاہل
لکھتے ہین اور جنکی رد مین پہلا فتوی تحریر کیا ہے اور رد عقل اور مخترع عقیدہ باطل فرمایا ہے اور اونکی حال پر تعجب و افسوس
کیا ہے اور اگر مصنف او نہین نہین تو ارباب فتاوی ابن نظیر اسقدر شور و شغب کی کیا ہے اون لوگون نے انکا کیا بگاڑا
ہے اور جو صرف اونکی خطا کا اظہار منظور ہے تو مؤلف تراجیہ جسنے خاص مسئلہ اشتال مین دعوی کیا ہے کہ مثل مذکور ممکن بالذات
و ممتنع بالغیر ہے اور لکہا ہے دعوی امتناع بالذات کا کرنا جہالت قائل قول پر دلیل ظاہر و برہان باہر ہے کیونکہ دلائل قطعیہ
و براہین ساطعہ سے اپنے موضع پر ثابت ہو چکا ہے کہ مثل مذکور ممکن بالذات و ممتنع بالغیر ہے اور ہم بھی اوسکو بدلائل
نقلیہ اور مسلل براہین عقلیہ کرتے ہین باوجود اسکے آیہ کریمہ وَإِنْ مِّنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ
إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ اور اثر ابن عباس رض تحقق وجود مثل پر قائم کرتا ہے اور مناظرہ احمدیہ سے ظاہر کہ مولوی امیر احمد
صاحب نے نسبت افادات تراجیہ کے اقرار کیا ہے کہ مضامین اوسکے میرے نزدیک صحیح و درست ہین تو مؤلفین تراجیہ اور
مولوی امیر احمد صاحب کہ ممتنع بالغیر کو واقع ٹھہراتے ہین اور باوجود اقرار امتناع عقیدہ تحقق اشتال پر بسر حد اصرار
فرماتے ہین اور لوگون سے زیادہ تر مستوجب مواخذہ تھے **تحقیق مفتی سعد اللہ صاحب کی**
کیفیت ملاحظہ کیجیے کہ اونہون نے ہر چند مولوی عبد الحی صاحب کی فتوی پر مہر کی ہے مگر ایک
عبارت جسکا حاصل یہ ہے کہ تشبیہ مین مشبہ اور مشبہ بہ کی صرف وجہ مین مشارکت کافی ہے اور امور مین مماثلت ضرور
نہین اپنی بچاؤ کے لئے لکھدی ہے اور فتاوی ابن نظیر مین نقل مہر مفتی صاحب مولوی عبد الغفار صاحب کی فتوی پر

جیسی ہی جسمین قول بالمماثلت پر نہایت نکیر کی ہے اور تعدد خواتم کو رد اور اثر ابن عباسؓ مین ہر طرح کلام کیا ہی افسوس کہ مصنف تنویر نے فتاوی بے نظیر بھی اچھی طرح نہ دیکھا اور خواہ مخواہ مولوی عبد الغفار صاحب وغیرہم پر اعتراض کرنیکو تیار ہوگیا اوسکی مستند محقق مفتی محمد سعد اللہ صاحب تحریر مولوی عبد الغفار صاحب کی تصدیق نہین کرتے اور اونکی جواب پر بنا رد المجیب نہین لکھتی اسیطرح مولوی انور علی صاحب اور مولوی محمد نعیم صاحب نی بھی عقیدۂ امثال کو رد کیا ہی اور مولوی محمد نعیم صاحب نی تو حدیث کو بھی صرف بسبب قول حاکم جنکی تصحیح محدثین کے نزدیک معتبر نہین صحیح لکھا ہی یہ تحقیق مصنف کو مفید نہین بلکہ اوسکی مستندین محققین نے عقیدہ امثال کو بتصریح مردود ٹہرایا ہی گو باعتبار نفس الامر ان حضرات کا کلام بھی خلش سے خالی نہین لیکن بمصنف اور اونکی ہم مشربون کے رد کو لیے کفایت کرتا ہی وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰة علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین ٭

اب ناظرین اوراق مولفین رسالہ نصح المؤمنین فی رد قول الجاہلین کی کارگزاری دیکھین صفحہ ۲ و ۳ مین

ایک فتوی متعلق مسئلہ قدرت تحریر کرتے ہین ہر چند یہ مسئلہ ہمارے بحث سے خارج ہی لیکن جواب اونہین خرافات پر مشتمل ہے جن پر وجود امثال و تحقق خواتم کا مدار ہی لہذا تعرض اون سے مناسب **قولہم** یہ کہنا زید کا غلط ہی کہ اللہ تعالی کو قدرت نہین اور باطل ہے بالاتفاق اور یہ اعتقاد رکھنے والا کافر ہے **اقول** سوال مین تصریح ہی کہ زید جناب احدیت کو دوسرے خاتم النبیین کی پیدا کرنے پر قادر نہین مانتا نہ اسطرح کہ العیاذ باللہ قدرت الٰہی کو قاصر جانتا ہی بلکہ اوسکے نزدیک ممتنع و محال ہے اور صلاحیت مقدوریت کی نہین جیسی مثل خدا کا خدا سبحانہ کی قدرت مین داخل نہین اور قدرت ممکن ہی سے متعلق ہوتی ہی اور جسطرح اجتماع النقیضین جسکے داخل نہونیکی مولوی امیر احمد صاحب نے بھی بجواب سوال مولوی عبد القادر صاحب تصریح کی ہی اس تحقیق سے زید ہرگز کافر نہوگا مولوی امیر حسن صاحب اور مولوی امیر احمد صاحب اس قولکی بطلان اور قائل کی تکفیر پر اجماع و اتفاق ثابت کردین وہ ورنہ خرط القتاد البتہ نفی قدرت مطلقہ کی کفر ہے سو زید بیچارہ اوسکا قائل نہین پہر جواب مین قدرت کو مطلق رکھنا اور اوسی کا حکم لکھنا نری ہٹ دہرمی ہی کیا عبارت سوال کی خود تراشی ہی بہول گئی یا اپنا لکھا آپ نہین سمجھتی اس سمجھ پر مجیب بن بیٹھی ۔ برین عقل و دانش بباید گریست + کہ خود گفتہ خود ندانند کہ چیست **قولہم** اور یہ قول اوسکا کہ جو کوئی کسی اور طبقہ مین

دوسرا خاتم النبیین تجویز کرے امر محض غلط ہے **اقول** تجویز سے تحقق و وقوع بالفعل مراد ہے جیسا کہ عقیدہ اس نئی امت کا ہی تو قطعاً غلط اور سخت بدعت ہی اور ذکر اور طبقہ کا لغو اور فضول کہ ولا ابل امتناع عام شامل ہین **قولہم** اور یہ کہنا اوسکا کیونکہ منکر عموم نصوص لیتے ہی باطل ہے کیونکہ اول یہ ثابت کرو کہ الف لام النبیین مین استغراق کے لیے ہی جائز ہے کہ عہد کے لیے ہو **اقول** اس نئی شعور نے کسی سے سُن لیا ہی کہ الف لام عہد کے لیے بھی آتا ہی اسقدر نہین جانتا کہ عہد خارجی کسی کہتے ہین اور کس وجہ سے ہوا وہ استغراق پر مقدم کرتی ہین کاش تلویح بھی پڑھ لیتا تو ایسی بات نہ لکھتا بھلا یہ تو بتا دے کہ آیت مین وَلٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ سے پہلے پیغمبرون کا ذکر کہان ہی اور قرآن مجید مین دوسری جگہہ اگر ذکر آیا ہو تو ذکر تفصیلی کسقدر انبیا کا ہی کیا جناب ختمی مآب اونہین انبیا کے خاتم ہین اور پروردگار عالم نے اس کلام بلاغت نظام مین صرف اونہین پیغمبرون کا خاتم فرمایا ہی انکار اس عقیدہ کا تو کلام اکثر مخالفین مین بھی تصریح پایا جاتا ہی اور ذکر اجمالی اونکا بالفاظ عموم و استغراق وارد اس صورت مین بال عہد و استغراق کا واحد تو مطالبہ ثبوت استغراق زید سے بیجا اور تجویز عہد صرف اسیر الیخو لیا آیت سے متبادر استغراق ہی علما کا اسبات پر اتفاق ہی کہ آپکے زمانے مین کوئی نبی مبعوث نہوا نہ آیندہ مبعوث ہوگا جب حضرت عیسیٰ تشریف لائینگے تو اتباع شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائینگے خود مناظرہ احمدیہ مین بحوالہ ابو داود و ترمذی مروی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی اور نصوص معتبرہ جنمین تاویل و تخصیص کا اصلا احتمال نہین عموم بعثت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم مین صریح ہین باینہمہ ابھی استغراق ثابت نہین اور مطالبہ باقی ہے ف گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ سبحان اللہ آجتک تو یہ حضرات عموم و استغراق تسلیم کر کے تقییدات دو سرویا و تخصیصات بیجا کرتے تھے اب اصل استغراق ہی جاتی منکر ہو گئی کیا مناظرہ احمدیہ بھی طاق نسیان پر رکھدی اور یہ عبارت بھی مقدمہ اولی سے خاتم النبیین کے معنے یہ ہین کہ لیس بعدہ نبی چنانچہ حدیث شریف اور اقوال علما سے ثابت ہی یاد نہی یا وہ حدیث اوسوقت معتبر تھی معاذ اللہ اب بے اعتبار ہے اور تقلید علما سے بھی عار ہے شاید پہلے صرف کسر شان رسالت مقصود تھی کہ چند شخصون کو خاتمیت مین شریک ٹہرانے پر قناعت کی اب تصدیق مسیلمہ و اسود عنسی و طلیحہ بن خویلد وغیرہم مدعیان نبوت منظور ہوئی اور اوسکے ساتھہ خود نبی یا خاتم النبیین بننے یا اورون کو بنانے کی بھی ٹھہری **قولہم** اور بر تقدیر تسلیم استغراق جائز ہے کہ استغراق عرفی کے لیے ہو **اقول** بعثت انبیا جناب کے ساتھہ یا بعد اس طبقہ یا دیگر طبقات مین ایسی دلیل سے جو بمقابلہ عموم آیت کے مستعمل نہو جاوے

ف یعنی امت کا رسول اور پیچھے سب پیغمبرون کا ۱۲ منہ

ف اور مین ہون پیچھے سب پیغمبرون کے کوئی نبی نہین میرے بعد ۱۲

ثابت کریں ورنہ ان خرافات سے باز آوے **قولہم** اور بر تقدیر حقیقی کے جائز ہے کہ عام مخصوص البعض ہو **اقول**
بدون ظہور مخصص مجرد احتمال قادح عموم و قطعیت نہیں اور قول شاذ ابن عباس میں ہرگز تخصیص کی صلاحیت نہیں
خصوصاً اسجگہ کہ امت نے آپ کے آخر النبیین ہونے پر اجماع کیا ہے اور آیت کریمہ استغراق حقیقی سمجھا ہے یہانتک کہ امام
غزالی رح نے آخر کتاب الاقتصاد میں تصریح فرمائی کہ اس آیت کی غیر متاول و غیر مخصوص ہونے پر امت نے اجماع کیا اور
متاول و مخصص کی نسبت حکم تکفیر جائز قرار دیا اور شفای قاضی عیاض رح میں ایسے شخص کو جو آپ کے ساتھ یا آپ کے
بعد بعثت کسی نبی کی مانے کافر لکھا ہے پس شق استغراق عرفی و عام مخصوص البعض کی کفر ہے اور جسکا عقیدہ ایسا ہے
اوسکی نسبت حکم زید کا بجا ہے **قولہم** اور یہی عام کے قطعی ہونے میں بڑا اختلاف ہے اکثر علما عام کے ظنی ہونیکے
قائل ہیں چنانچہ مسلم الثبوت میں کہ اصول کی بڑی معتبر کتاب ہے یہ بات موجود ہے **اقول** عجب غریب ہے کو
کسیسی بہکا دیا ہے یا بتقلید کابر فرقہ اول و آخر چھوڑ ایک فقرہ بیچ میں سے لیکے مغالطہ دیتا ہے تا کم علم سمجھیں کہ اصول
کی بڑی معتبر کتاب میں ظنیت عام کو قول اکثر اور معتبر ٹھہرایا ہے حالانکہ مسلم الثبوت میں قطعیت عام کو اپنا مذہب قرار دیا

اور اس قول کو نقل کرکے رد کیا ہے عبارت اوسکی یہ ہے موجب العام قطعی فلا یجوز تخصیصہ بخبر الواحد والقیاس عند الاکثر ولانہ

ظنی فیجوز لنا انہ موضوع للعموم قطعا فہو مدلول لہ و ثابت بہ قطعاً کالخاص الا بدلیل الخ **ع** چہ دلاور ست دزدیکہ بکف
چراغ دارد **قولہم** اور حدیث بنی کنبیکم صحیح ہے الخ **اقول** یہ سب مقدمات مکررات و مرات فاضات احمدیہ اور
تحقیقات محمدیہ اور فتاوی کی بے نظیر میں رد ہو چکی ہیں اور فتاوی و رسائل مذکورہ منطبع ہو کر موافق و مخالف کی
نظر سے گذرے ہیں ہم تطویل زیادہ نہیں کرتے اونکا اعادہ نہیں کرتے ۔ عقلا گفتہ اند **ع** سخن گرچہ دلبند
و شیرین بود ۔ سزاوار تصدیق و تحسین بود ۔ چو یکبار گفتی مگو باز پس ۔ کہ حلوا چو یکبار خوردند بس ۔ یہ حضرات
بار بار وہی خرافات کو پیش کرتے ہیں ۔ نہ خالق کا خوف ہے نہ تشنیع خلائق سے ڈرتے ہیں ۔ ایک قول شاذ
کی تصحیح اور عقیدۂ فاسدہ کی ترویج پر یہ اصرار ہے کہ آیات صریحہ اور احادیث صحیحہ اور اجماع امت و عموم بعثت سے
صاف انکار ہے ۔ کوئی تحریر حضرات نہیں جسمیں اس قسم کی دو چار خرافات نہیں ۔ ہر چند علما سمجھاتے ہیں ۔ اس
عقیدہ کو بدلائل قاطعہ رد فرماتے ہیں ۔ بمضمون وَاِنْ یَّرَوْا کُلَّ اٰیَةٍ لَّا یُؤْمِنُوْا بِهَا اصرار
بدستور ہے ۔ تمام عالم ایکطرف ہو نیا عقیدہ چھوڑنا کب منظور ہے سچ ہے **ع** نہ کند زخم زبان بیخبران را
بیدار ۔ پای خوابیدہ چہ پروای مغیلان دارد ۔ چھوڑ نا کسکا اور توبہ کیسی ہمیشہ ایک نیا مضمون ایجاد ہوتا ہے
جو اکابر علما کے مقابلہ میں کیا عمدہ طرز سوجھا ہے ۔ لڑکون اور شاگردونکی مہرین ۱۲۹۸ھ ہجری کی کھدی تیار ہیں

جس تحریر پر جا بجا لگائین زیادہ کی حاجت ہوئی تو دو دستون اور آشناؤن اور دو ایک ذو الوجہین قائل بالتمنا فیین

کی جو فریقین کی تحریرات پر مہر کرنیکو تیار بیٹھی ہین کرالین صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لم تستحی فاصنع ما شئت
اب علمای دین سے التماس ہی کہ اسکا کیا جواب آپکی پاس ہے کیسی ہی فکر کیجی ہر بات پر سو طرح اڑے ہاتھون لیجیے
دو چار جاہل تو مہرونکی جال مین پھنس ہی جائینگے + آپ کس کس کو سمجھائینگے + اور جو انکی ہر تحریر پر آٹھ دس مہرین
علمای عصر کی ثبت بھی ہوئین تو کیا نئی بات ہے کو اسمای حسنی یا اضافت لفظ عبد کی اونکی طرف معلوم نہین سوا اسکے
اونہین عالم کو جاہل کہدینا بھی آتا ہے + اسکا علاج آپ کی پاس کیا ہے + ایسی علما جنہین وہ جاہل نہ بنا سکین کہان
ہین اور اونکی طرح فرضی مولوی کسی ہاتھ لگین البتہ اگر عبد الحی الذی لا یموت اور عبد رب الفلق اور
عبد رب الناس اور عبد ذی الجلال والاکرام اور عبد الرحمان الرحیم العلام اور عبد الملک القدوس
السلام المؤمن المہیمن العزیز الجبار المتکبر اور عبد الخالق الباری المصور وغیرہم اشخاص طبقات زیرین کا کہین
پتا لگے تو مقابلہ ان مواہیر و دستخطون کا ہو سکے یا امیر ہین اون طبقات کی سمجھاوین تو یہ حضرات راہ پر آوین ع

کہ آہن با آہن توان کرد نرم + سو یہ ہونا معلوم + لان المفروض ہو المعدوم صدق اللہ العلی الجواد ومن یضلل اللہ
فما لہ من ہاد ایک امر اور قابل تماشا ہے کہ یہ فتوی مولوی امیر حسن صاحب اور مولوی امیر احمد صاحب کے
مہر و دستخط سے مزین ہے + کیا اونہون نے توبہ کر لی وجود امثال و تعدد خواتم سے منکر اور عموم بعثت کے قائل ہو گئے
یا وہ بھی علما سے خارج جہلا مین داخل ہوتے + یا با وجود عبد الکریم عبد الحی عبد الرحیم عبد الصمد عبد اللہ عبد الباری عبد العزیز
عبد القادر عبد السلام عبد الحمید ملا صدیق علیم الدین احمد الطاف محمد عزیز ذو الفقار احمد تراب علی غلام اکبر محمد یوسف
سبط احمد وصیت علی زین الدین کے لیاقت مہر و دستخط کی نہین رکھتے یا اقوال مختلف و پریشان کہنے سے اعتبار نہ رہا اسکا
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت مطلقہ پر مہر کر دی اور مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی کا اور اپنا مسلک ایک
قرار دیا سارا گھر ہی کو بیٹھی یا یہ اونکی چالاکی اور عیاری ہے کہ چند جاہل جمع کر لیے ہین اونکے نام سے مسائل خرافات و
کلمات کفر پر مشتمل لکھتے ہین اور اونہین سے مہر و دستخط کراکے مشہور کرتے ہین تا آپ علیحدہ رہین طویلی کی بلا اونکو
مہر دہرین خیر یہ جملہ تو ختم ہوا دوسرا فتوی مؤلفین نصر المؤمنین نے علمای دہلی کی طرف نسبت کیا حالانکہ
اصل مجیب سید امیر احمد سہسوانی ہین گو چار لکیرونکے بیچ مین مولوی نذیر حسین اور مولوی مسعود اور مولوی حفیظ اللہ
کے بھی نام ہین کیا دہلی سہسوان کو کہتی ہین + یا مولوی امیر احمد دوسرے طبقات کی دہلی مین رہتی ہین تمام جواب
عرائس انکار سے خالی ہے بار بار عجائز معطروہ کہ عبارت خرافات مردودہ سے ہین پیش کرتی مین شرم نہین آتی تا حکم مین

ایک نئی ویچ نکالی ہے کہ تغلیط عوام کے لیئے قول شاذ کو حدیث مرفوع قرار دیکر اور اوسے احادیث متواترہ یا نصوص قطعیہ قران مجید سے اور اوسکے مضمون کو ضروریات دین سے سمجھکر فتوی کفر کا نیچا رسپ (ہر) جاری ہے لیکن عجیب بیان سے شکایت نہین کہ وہ صاحبزادے ہین اور علم مین بھی مہارت نہین ہوگی مزبر حسین صاحب سے نے یہ فتوی کسطرح گوارا کیا کیا اسقدر بھی نہ سمجھا کہ منکر ایسے قول اور اوسکے مضمون کا بفرض صحت ہرگز کافر نہین ہوتا اور باوجود اسکے کہ مرد جہاندیدہ و گرم و سرد زمانہ چشیدہ ہین سائل کی کارسازی اور حیلہ بازی کو بھی نہ دیکھا کہ مضمون حدیث کو اس حیثیت سے کہ مضمون حدیث ہے کفر اور اوسکے معتقد کو اس حیثیت سے کہ معتقد حدیث ہے اور ناقلین روایت کو کافر کون کہیگا جو لوگ چھہ خاتم النبیین موجود متحقق ماننے کو کفر کہتے ہین اس روایت کو حدیث مرفوع صحیح معتبر نہین جانتے اور بر تقدیر صحت اسرائیلیات سے اور بعد تسلیم رفع متروک الظاہر واجب التاویل سمجھتے ہین یا دلالت اوسکی اوس مضمون پر نہین مانتے سائل مفتری کذاب عوام کو فریب دیتا ہے کہ طرف ثانی منکر حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور مکفر ابن عباس رضی اللہ عنہما وغیرہ اکابر دین کا ہے عجب اور مصدقون نے اوسکی تزویر پر تنبیہ تو نفرمائی بلکہ اور تیز کردی سان پر چڑھائی اب یہ حضرات ہمارے فریق مین کوئی عالم یا جاہل اسباب کا قائل بتادین یا اپنی بناوٹ اور تغلیط خواہ ایسے امور کی تائید کا اقرار کردین ؎ یار است بیان ہچو سحر باید بود + یا مستغرق فتنہ و شر باید بود + ورنہ بچنین جبلت و کیادی خویش + دو چشم پر از خون جگر باید بود +

پہر **استفتای سوم** ملا صدیق پشاوری کے نام سے لکھا ہے اور اوسے علمای رامپور کی تحریر کا رد قرار دیا ہے اوسمین نئی امت نے پرانی کارسازیون اور شعبدہ بازیون کے ساتھ جواب سے عاجز ہوکر اسقدر زبان درازی کی کہ آج تک فتوون مین دیکھی نہ سُنی فی الواقع ؎ زبان دراز جاہل نشان آن باشد + کاوز خشک دماغی بجث آب نیافت + زبان درازی سگ راچنانکہ شناسی کہ کام تشنہ او خشک ماند و آب نیافت + رد اوسکا تو مولوی نور النبی صاحب اصل مجیب استفتای رامپور نے تحریر فرمایا ہے ہم اسجگہ صرف اون باتون سے جو نئی امت نے تحریر ہذا مین ایجاد کین تعرض اور باقی خرافات مردودہ و خرافات مطرودہ سے جو پہلے دونون فتوون اور مناظرہ احمدیہ وغیرہ مین ہین اعراض مناسب سمجھتے ہین **قولہم** اما بعد اہل ایمان اور اہل انصاف پر مخفی نرہے کہ تحقیق حق اور قبول صراط مستقیم طریقہ بندگان خاص خداوند تعالے ہے اور موجب رضای الٰہی چنانچہ قول حق تبارک و تعالے **فَبَشِّرْ**

عبادِ الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اسپر دال ہے اور خلاف
اسکا موجب وبال و نکال **اقول** بحکم ان الکذوب قد یصدق اسقدر سچ لکھا ہے + لیکن مجرد لکھنے یا کہنے
سے کیا ہوتا ہے + دل سے اعتقاد اور اوس پر عمل ہی درکار ہے + سو ان حضرات کو تو ان باتون سے عار اور
اوسکے خلاف پر اصرار ہے استغفر اللہ من قول بلا عمل + لقد نسبت بہ نسلا لذی عقم + ایک قول شاذ غیر معصوم
کا جسمین علمای متقدمین و معاصرین نے طرح طرح سے کلام فرمایا اور استناد و استدلال اوس سے بدلائل قاطعہ
و براہین ساطعہ باطل کر دیا کہین سن پایا ہے یا کتابون مین دیکھ لیا ہے اوس پر ذریعے قران و حدیث و اجماع
امت سب بالای طاق ہین واہ یستمعون القول فیتبعون احسنہ پر کیا خوب عمل کیا ہے
آیا تحقیق حق و قبول صراط مستقیم جو بہ امثال سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور سادات خاتم النبیین ماننے سے عبارت ہے
یا یہ عقیدہ بوجہ مخالفت کتاب و سنت و اجماع امت و تمامی اہل ملت موجب وبال و نکال دنیا و آخرت ہے
من آنچہ شرط بلاغ ست با تو میگویم + تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال + **قولہم** چونکہ ان ایام مین ایک
فتوی لکھا ہوا علمای رامپور کا کہ اکثر اونکے علم معقول و منقول دونون سے بے بہرہ ہین **اقول** اگر
مجیبون کو علم و عقل سے کچھ بھی بہرہ ہوتا تو علمای رامپور لکھکر اونہین معقول و منقول سے بے بہرہ نہ
ٹھہراتے افسوس یہ جاہل کندہ ناتراش علما کو جاہل کہنے اور اونکا رد لکھنے پر دم دیتے ہین اور لفظ علما کے
بھی معنی نہین جانتے ہم تو یہ سمجھے تھے کہ وقت تحریر تنویر البصر حرارت و کلفت سفر کا غلبہ تھا اب معلوم
ہوا کہ خبث طینت و شرارت طبیعت کا مقتضی تھا گھر بیٹھے ہی فاضلون کو جاہل بناتے ہین اور خالق و مخلوق سے
اصلا نہین شرماتے بھلا کوئی ان حضرات کی خرافات پر اعتبار کریگا اور مفتیان رامپور کو جنمین جناب
عمدۃ المتکلمین مولنا محمد حیدر علی صاحب مصنف منتہی الکلام اور مولوی سدید الدین خانصاحب خلف
زبدۃ الفقہا و المحدثین حضرت مولنا محمد رشید الدین خانصاحب اور مولوی عبد الحق صاحب ابن شمس الحکما
جناب مولنا محمد فضل حق صاحب اور مولوی سید حسن شاہ صاحب محدث اور جناب مولنا محمد علی در یتیم
صدف حرم محترم اور مولوی عبد العلی صاحب مدرس اور مولوی محمد عبد الکریم خانصاحب اور مفتی محمد
ریاض الدین صاحب ہین جاہل سمجھیگا کہ چند سطر کے بعد یہ عبارت بھی لکھدی جو کوئی ہماری اس تحریر پر
غور کریگا ان مفتیونکی جہالت اور نفسانیت اوسپر بخوبی کھل جائیگی اور آگے بڑھکر خوب تصریح کی کہ ارباب
ہوا ہیر کی کیا شکایت کی جاوے کہ سب جاہل ہین ہان یہ حضرات عبد الغفور جیسے نہین کہ اسی سال مین بمقام

شرح چغمینی شروع کی اور استعداد شرح مائۃ عامل و مجہنی کی بھی نہ تھی نہ عبدالصمد خان عرف امام حیدر خان کی طرح ہیں کہ گل
بریلی میں لڑکے پڑہاتے تھے کانپور پہونچتے ہی مفت ہی مین مفتی بن بیٹھے اور سب کو جانتے دیکھو یہ تحریرین صاحب
کے نام ہوے اونہون نے کیا پڑہا ہے مولوی اسمعیل نے تو انہی رسالہ کی نسبت اسیقدر دعوی کیا تہا کہ ہم نے ایکدن
مین لکہا ہی اسی خیال سے رسالہ یکروزی اوسکا نام ٹہرا یہ ان ذات شریف نے علمای رامپور کا جواب تین ساعت
مین لکہدیا اور باوجود اس فضل و کمال کے حضرتکو کوئی بھی نہین جانتا اگر اس تعلی کی کچھ بھی اصل تھی تو اسیقدر شہرت
کیون نہ ہوئی ونعم ما قیل شعر لاف دانش گزند پیوستہ نادان را درمیت * خفتہ وانم خویش را بیدار می بیند بخواب

قولہم اور تقوی و دیانت سے ستر **اقول** لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم تقوی و طہارت اور دیانت یہ اور تقوی
لکہنا اور بات سے سعدا ہر نبی امت کہان کے متقی ہین جو اورون کے افعال پر مواخذہ کرتے ہین أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ
بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ ہمنے عقیدہ نکالنا پہر اون پر اصرار کرنا اور اونکی ترویج کے لیئے غلط حوالہ دینا مباحثہ
علما مین مغلوب ہوکر اپنا غلبہ ظاہر کرنا شہرت کے لیئے تعلی اور نظر عوام مین فاضل متبحر بنا جاہلون کے نام سے مہرین کہدوا کر
فتوون پر لگانا اور اسیطرح کے صدہا حمیدہ مکروہ مین کرتے ہین اور معاملات کی کیفیت اہل بریلی اور سہسوان سے دریافت
کیجاوے دیکہو تو وہ کیا کہتے ہین **قولہم** اقول بحول اللہ وقوتہ اول ہم مورد نزاع متعین کرتے ہین اور تفسیر و تشریح
اوسکی لکہتے ہین آگے منشا نزاع خوب کہلیجاویگا اور تلبیس و تدلیس مستفتی کی سب پر ہویدا ہوجاویگی بیان اس اجمال کا یہ ہے
کہ ایک شخص نے باغوا شیطان کے برخلاف جمیع مسلمانون کے دعوی کیا کہ حضرت کا مثل اللہ تعالے کی قدرت مین
داخل نہین کیونکہ حضرت خاتم النبیین ہین اور دو خاتم النبیین نہین ہوسکتے اوسکے جواب مین اہل علم اور دین نے بہت
کچھ لکہا اور اس عقیدہ کو مردود اور اس قائل کو مطرود قرار دیا اور اوسکے پیچھے نماز پڑہنے کو منع کیا ایک عالم نے جواب دیا
کہ خاتم النبیین باعتبار دوسرے عالم کے اور شخص بھی ہو سکتا ہے دیکہو دوسرے طبقات مین بموجب حدیث صحیح حضرت
ابن عباس کے اور خاتم الانبیا بھی ہین اس مستفتی نے کہ نہایت چالاک اور خداع ہے اصل بحث چہوڑ کر اپنی غرض نفسانی
کے لیئے اس حدیث مین بحث شروع کی **اقول** بعون اللہ وتوفیقہ یہ مکار و خداع خوب جانتے ہین کہ بریلی مین جو بنا
مسئلہ قدرت خواہ امتناع بالذات و بالعرض امثال حضرت ختم الرسالت علیہ الصلوۃ والتحیۃ ہرگز بحث نہ تھی بلکہ مناظرہ
احمدیہ مین نانوتوی صاحب کیطرف نسبت کیا تہا کہ وہ بھی معتقد ظاہر مضمون حدیث ابن عباس ہین اور اوسکے منکر کو کافر
اور بے ایمان کہتے ہین جب اونسے سوال ہوا تو اونہون نے اثر ابن عباس کو صحیح ٹہرا کر سات خاتم قرار دیئے
سائل نے اس مضمون کی نسبت علمای رامپور سے سوال کیا اور علما نے اوسکا جواب دیا سوال و جوابات مشہور ہو گیا تہا

سو جو وہی دیکھا ہے ہر کسطرح مورد نزاع مسئلہ قدرت قرار دیا ہے اور جو پہلی تقریر محض تغلیط ہے مسئلہ تحقق خاتم ہی گو مورد نزاع ٹھراتے ہین تو مستفتی پر ناحق کیون منہ آتے ہین اور سنے کیا زہر گھولا ہی جسطرح تم سیہ پار اور نبارٹ کرتے ہو اور ونکو بھی ایسا ہی سمجھتے ہو سے واخو العداوۃ لا یزال بصالح + الا ویلمزہ بکذاب اشر + دیکھو سجگہہ بھی کارسازی اور شعبدہ بازی سے باز نہ آتے تقریر جواب عالم مین یہ الفاظ لکھدیئے کہ خاتم النبیین باعتبار دوسرے عالم اور شخص بھی ہو سکتا ہی حالانکہ وہ جہل مرکب مین مبتلا جیہ خاتم طبقات زیرین مین موجود و متحقق بانتا ہی سچ ہے سے خوی بد در طبیعتیکہ نشست + نرود جز بوقت مرگ از دست **قولہم** اگر سچ ہے سو تو کسی مجتہد سے کہ قول اوسکا کتب معتمدہ مین منقول ہو ائخ **اقول** امام غزالی نے آیت کی غیر موؤل و غیر مخصوص ہونے پر اجماع امت نقل کیا ہی تو ایک مجتہد کیا سب مجتہدون کی طرف سے بلکہ تمام امت کا کفر ثابت ہوتا ہی اگر اوس عصر مین کوئی تعدد خواتم کی تصریح کرتا مجتہد بھی اوسکی کفر کی تصریح فرماتے اور جسطرح اور علما کو جاہل بنا لیتے ہین اسیطرح اگر امام غزالی اور اونکی تالیفات کو بے اعتبار کہدیا تو اسکا علاج نہین **قولہم** اور مؤید اسکے ہے جو کتب عقائد مین مرقوم ہے اول الانبیاء آدم علیہ السلام و آخرہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم **اقول** افسوس ان حضرات کی عقل و شعور پر کہ مضر و مفید مین تمیز نہین کرتے خلاف اسی عقیدہ کا جسپر علما نے بدلیل ﴿وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ اتفاق کیا ہی یہی آیت کے زندقہ اور الحاد پر دلالت کرتا ہے سے ومن عدم الانصاف انک لا تدری + وانک لا تدری بانک لا تدری + اور جو ہر جگہہ استغراق ہی انکار اور عہد تسلیم کیا جاوی تو بہت احکام الٰہی عام نرہین گے اور ملحدون زندیقون کو بڑی دستاویز ہاتہہ آویگی کہ قرآن و حدیث و اقوال علما مین جو مذکور ہی المحرمین یا اہل عرب یا اہل زمانہ کے ساتھہ مخصوص ہے **قولہم** اہلسنت نے جواب دیا کہ بر تقدیر تسلیم تابید سے مراد تابد اس عالم کی ہی اسیطرح استغراق بھی نسبت بعض چیزون کی قرآن و حدیث مین مستعمل ہے **اقول** یہ تقریر گو بطور تنزل سنی لکھدے اس الحاد کی دلیل نہین ہو سکتی کہ عالم آخرت اور ازمنہ امکنہ عالم دنیا مین فرق بدیہی ہے اور احکام تکلیفیہ تابدیہ عالم آخرت کے لیے نہین کیا وہ اسوجہ سے بعض ازمنہ و امکنہ کے لیئے بھی مخصوص ہین سے نے فرو عت محکم آمد نے اصول + بادیت شرم از خدا و از رسول + اور پچھلا فقرہ صریح کفر فرقہ عیسویہ وغیرہ کفار کی کہلی حمایت ہی جبین حالتمین استعمال استغراق کا قرآن و حدیث مین بنسبت بعض چیزونکے ٹھرا بلکہ باوجود الفاظ تابید و تاکید بھی تخصیص کی گنجایش ہی تو کسی کافر ملحد پر کبھی قرآن اور پیغمبر تمہارے سچے ہین مگر پیروی اونکی ہمپر لازم نہین کچھہ الزام نرہا سے مر مرا باور نمی آید ز زودی اعتقاد + اینچنین بدگفتن و دین میپرداختن + صاف صاف کیون نہین کہتے کہ ربقہ اسلام گردن سے نکالنا اور خود مختار و بے تقلید ہو جانا اس مباحثہ سے

ف۔ پہلا سب پیغمبرون کا آدم علیہ السلام ہین اور پچھلا سب کا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مقصود یہ کہ اور جماعے نبوت کی وقت کام آوی اور جو مسلمان ہی بنے رہو گے تو لوگ تمہاری پیغمبری پر یقین نکرینگے
کہ خواجگی پابندگی راست نیاید **قولہم** جو تھے یہ کہ ہم پوچھتے ہیں الخ **اقول** ان حضرات کو نبیت نمائی پستدل
و معترض میں تمیز نہیں جیسے خاتم النبیین سوا سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے تو آپ ثابت ٹھہراتے ہیں اور
نافہموں سے ایسے خرافات واہیات سوال کرتے ہیں جنہیں سنکر اطفال خورد سال بھی ہنستے ہیں **قولہم**
ہر ایک زمین میں بموجب حدیث صحیح کے پانسو برس کا تفاوت ہے یہ احکام جو حضرت کی شریعت میں ہیں انکو
وہاں کون لیگیا اور طبقات کے اشخاص کس کس کتاب حدیث اور فقہ پر چلتے ہیں آیا یہی کتابیں جو اس
طبقہ میں مروج ہیں وہاں پہنچیں یا وہاں اور کتابیں ہیں **اقول** قطع نظر اسکے کہ دعوی حدیث کی صحت کا غیر مقبول
ہے اور تفاوت و فاصل طبقات بھی مجمع علیہ نہیں آسمان و زمین میں بھی تو اسقدر فاصلہ ہے وہاں سے یہاں
احکام کسطرح آئے کیا اوسیطرح بواسطہ جنات کے اور طبقات میں نہیں پہونچ سکتے کاش یہ حضرات سورہ جن
پڑھتے تو اجنہ کے قرآن سننے اور اپنی قوم کے پاس خبر لیجانے پر ایمان لاتے اور آپکا رسول الثقلین اور بعثت
محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اجنہ کو عام ہونا اس آیت اور دیگر دلایل سے باجماع علما ثابت ہے لیکن ان
لوگوں پر تو بہوت چڑھ بیٹھا ہے جسنے دل کی آنکھیں پھوڑ دیں کہ سوا اثر ابن عباس کے کچھہ نظر نہیں
آتا ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم + چشمۂ آفتاب را چہ گناہ + راست خواہی ہزار چشم چنان + کور بہتر
کہ آفتاب سیاہ + اور فقہ حدیث کی انہیں کتابوں کا وہاں پہونچنا یا دوسری مروج ہونا دونوں امر ممکن
کچھہ استحالہ لازم نہیں آتا ہمارے لیے اسیقدر کفایت کرتا ہے اور جب تسلیم کیے کہ ہمیں مدعی قرار دیں تو عدم
وصول احکام اسوجہ سے کہ اہل طبقات زیرین مکلف ہی نہیں یا مکلف ہیں مگر کوئی طریق وصول کا نہیں
تو خود شریعت میں حرج اور نقص کو ثابت نہیں کرتا اور بعد ثبوت تو حدان خیالات و توہمات سے دعوی میں
نقصان نہیں آتا مگر کج فہمی کا علاج کیا ہے راست گویوں نے سچ کہا ہے ؎ کج را بتکلف نتوان
راست نمودن + کے تیر توان ساختن از چوب کمان را + اور احتمال وصول بواسطہ اجنہ بلکہ ثابت ہونا
اسکا بھی کافی علاوہ ازین علم طریق وصول احکام خواہ کتب متداولہ کا ضرور نہیں ورنہ عدم علم علم بالعدم
کو مستلزم ہو اس مالیخولیا سے کیا حاصل ع جز آنکہ طعنہ زند خلق و خندہ اطفال + اور اسطرح کے سوالات
تو اسطرف سے بھی ہو سکتے ہیں کہ وہ کتابیں جو آنحضرت پر اوتریں کس زبان میں اور کسقدر تھی ہیں

اور اون مین کیا احکام اور اون کو کیا کیا نام ہین اور اون طبقات مین کون کون کتب حدیث وفقہ مروج ہین لیکن
اہل علم ایسے سوالات کو لغو وبیہودہ سمجھ کر نہین کرتے ہین ؎ کے خند بیہودہ گی در پاسخ جاہل عقیل * تو میالا کام
دندان گر چہ سگ بایت گزید * قولہم چھٹے یہ کہ عموم نص کے قطعی ہونے مین بڑا اختلاف ہے امام شافعی وغیرہ
عام کے ظنی ہونے کی قائل ہین الی قولہ اور بعض علمانے یہی مذہب ائمہ اربعہ کا قرار دیا ہے کما لا یخفی علی من طالع التلویح
والمغنی پس عام نص قطعی کہنا اوسکا محض غلط ہے الی ان قال بنا بر مذہب بعض علما کے البتہ صحیح ہے وہو لا یفید مطلوبکم
اقول یہ نبی امت ہر گز امام شافعی وغیرہ ائمہ کے اصول خواہ فروع مین مقلد نہین تھے یا حنفی ہین یا خود
مجتہد یا محض لامذہب برتقدیر اول مذہب صحیح معتبر حنفیہ کا قطعیت عام ہے تو حنفی پر قطعاً حجت اور
دوسری شق پر سب تقریر استفتای رامپور اپنے محل پر ہے اور اعتراضات ان حضرات کی وجہ اول پر ہباءً منثورا
ہو گئے اور برتقدیر ثالث قطعیت عام اسطرح ثابت ہے کہ کسی لامذہب کو اوسمین محل سخن نہین لیکن اگر کوئی
آفتاب روشن کا انکار کرے تو یہ مرض لاعلاج ہے ؎ اذا لم تکن للمرء عین صحیحۃ * فلا غرو ان یرتاب
والصبح مسفر * قولہم ہم اپنے اجتہاد ورای سے یہ بات نہین کہتے بلکہ حضرت ابن عباس جو رئیس المجتہدین
تھے اون سے نقل کرتے ہین اونکے قول کے معنے وہی ہین جو ہم سمجھے ہین اقول یہ اوسی فریب مغالطہ مناظرہ
احمدیہ کا اعادہ ہے نقل وروایت اور بات اور رای اور مذہب ہونا اور بات ہے ببین تفاوت رہ
از کجاست تا بکجا ابن عباس کا یہ مذہب ہر گز نہین اگر یہ روایت اون سے ثابت ہو تو اسرائیلیات سے منقولہ
ہے مسند امتروک الظاہر وجیسا لتاویل یا عالم امثال کے حالات سے ہے الی غیر ذلک من الاحتمالات اور
اگر معنے اوسکے وہی ہون جو نبی امت نے سمجھے تو بوجہ مخالف آیات صریحہ واحادیث صحیحہ مستحل مردود ہین
ہرچند یہ فریب بارہا رد ہو چکا مگر یہ حضرات کب چھوڑتے ہین مغالطہ دہی اور تلبیس وتدلیس سے کب منہ موڑتے
ہین ؎ گر براندش رود ور برود باز آید * ناگزیر ست مگس در گہ حلوائی را * قولہم ساتوین یہ کہنا کہ رسول
الرسول مسمی باسم الرسول ہو کر واسطے تبلیغ کے پاس اون لوگون کی جو سوا اس طبقہ کے ہین جاتا ہے اور طرف
قسطلانی کے منسوب کرنا محض غلط ہے اسواسطے کہ قسطلانی نے لکھا ہے پھر بعد نقل عبارت قسطلانی کے
لکھا یہ بات کہ اون کے پاس رسول ہو کر جاتا ہے عبارت قسطلانی مین نہین کیونکہ تبلیغ کے لئے رسول اور
نائب کا جانا اصل رسول کے پاس سے کچھ ضرور نہین اقول اس مواخذہ لفظی کے لئے کہ اصل مطلب سے
محض بے علاقہ ہے نقل عبارت قسطلانی کافی تھی پہلا جملہ محض فضول بلکہ اوسی دلیل اس دعوی کی کہ یہ مضمون

عبارت

عبارت قسطلانی مین نہین پھر اما نزاجنون ہو واہ دوسرون سی مواخذہ اور اپنا یہ حال کہ دعوی دلیل سی بھی خبر
نہین ہے کہتے ع تم ہمکوہی کہتی ہو کہ بیہ اپنی بھی خبر ہے **قولہم** نوین یہ کہ صدہا بدعتین مثل مولد الخ **اقول** استحسان
مولد بدلائل شرع ثابت لیکن ان حضرات کو استقدر استعداد کہان جو سمجہلین ؎ خامہ ہر چند دود لیک ہیچ ہنر
سعی کاری نکند چون نبود استعداد + اونکے امام مسلم الاجتہاد مولوی اسمعیل دہلوی کے جد امجد اور استاذ الاستاذ
اور شیخ المشائخ شاہ ولی اللہ صاحب محدث کا حاضر ہونا مجلس متبرکہ مین کہ روز ولادت مولد الرسول صلی اللہ
علیہ وسلم مین منعقد ہوتی ہے اور دیکہنا انوار ملائکہ اور انوار رحمت الٰہیہ کا اوس مجلس مین فیوض الحرمین مین مذکور
ہے اور مجتہد صاحب کے عم بزرگوار اور شیخ الشیخ اور استاذ اور استاذ الاستاذ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب نے
افکیرکاہ کی تفسیر مین درباب فاتحہ چہلم وغیرہ جو لکہدیا ہے ان حضرات کی تسکین کے لئے کفایت کرتا ہے لیکن
کج بحثی اور نہ ماننے کا علاج کیا ہے اور فاتحہ کی نسبت تو خود مجتہد صاحب نے صراط المستقیم مین تصریح کی کہ اجتماع
اطعام و تلاوت بہتر ہے پیرو مرشد کی بھی نہ مانیگا تو پہر کس پر اعتماد اور کون معتبر ہے **قولہم** دسوین یہ کہ
شیخ جلال الدین سیوطی نے جنکو یہ اپنا امام جانتے ہین ایک رسالہ لکہا ہے الخ **اقول** امام جلال الدین
سیوطی کا خاص اس امر مین جو اونکے معاصرین نے رد کیا یہانتک کہ خود اونہون نے بھی رجوع فرمایا تقلید اختیار
کی حوالہ دنیا محض خبط اور مالیخولیا ہے اور ہم لوگ سیوطی کو امام جانتے ہین لیکن معصوم نہین مانتے ہین کہ اونکے
سب کلام کو خلاف جمہور علمای دین اور ادلہ شرع سبین ہون واجب التسلیم سمجہلین اور اونکے مقابلہ مین قران
حدیث و ائمہ مجتہدین و علمای دین کا اصلا اعتبار نکرین البتہ یہ نئی امت مولوی اسمعیل دہلوی کی نسبت بہی
دعوی رکہتی ہین اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ انپر اور اونکو بھی تبرا
کرتے ہین **قولہم** حضرت ابن عباس بنی اسرائیل سے اس قسم کی روایت نہین کرتے تھے بلکہ اونکو بنی اسرائیل کا
اعتبار نہین تھا اونکی کتابون کو محرف جانتے تھے چنانچہ صحیح بخاری مین تین جگہہ اسکا ذکر ہے اور شرح الفیہ
مین بھی مصرح ہے کہ ابن عباس بنی اسرائیل سے لینی اور اخذ کرنے سے منع کرتے ہین یہ ابن کثیر کی ناواقفی ہے جو ایسا
لکہتے ہین **اقول** کتابون کو محرف جاننا اور اسوجہ سے بنی اسرائیل کو بے اعتبار سمجہنا دلیل عدم اخذ نہین تحریف
تو نصوص قطعیہ قران سے ثابت ہے کیا حضرت عبداللہ بن سلام اور عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما
جن کے اخذ کا نئی امت نے ملحقات مناظرہ احمدیہ مین اعتراف کیا ہے العیاذ باللہ ان نصوص کو نہین مانتے تھے
اور کتب بنی اسرائیل کو محرف نہ جانتے تھے ؎ چون نداری تو عقل و ہوش ازان بہ + کہ زبان در دہان نگہداری

تمہارے مخالفین شرح الفیہ عراقی سے نقل کرتے ہیں ولا نکارہ وجہ فانہ وان کان لا یقال مثلہ من جہۃ الرای فلعل بعض ذلک سمعہ ذلک الصحابی من اہل الکتاب فقد سمع جماعۃ من الصحابۃ کعب الاحبار ورووا عنہ کما سیاتی منہم العبادلۃ وقد قال صلی اللہ علیہ وسلم حدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج سوا اسکے یہ حدیث اجازت تحدیث میں نص ہے ابن عباس بنی اسرائیل سے لینے اور اخذ کرنے سے کسطرح منع کرتے ع انچہ میان داد بدو بمصطفے + مرد خدا کے بخلافش دو و داور ممکن ہے کہ اول منع فرماتے ہون بعد پہونچنے حدیث کے روایت کی ہو بالجملہ ابن کثیر جیسے مستند کو ناواقف کہنا سراسر زبان درازی اور دریدہ دہنی ہے واہ امام ابن کثیر کہ شاہ عبد العزیز قدس سرہ کے معتمد علیہ اور خاص اس کام کی تمیز مین بقول صاحب کشف الظنون معتبر ہیں نہ سمجھی اور نئی است سمجھی حق تو یہ ہے کہ ان حضرات نے شیطان کا نام خوب روشن کیا تکبر و تعلی کو حد تک پہونچایا ع وہ ہا ثمر زرنگ در ریشہ درخت خبر نہفتہ ای پر از پسر شود پیدا + **قولہ** اور نہ داخل ہونا مثل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قدرت حق تبارک وتعالی کے مین بتصریح ترقیم کر دیا اوس سے بتصریح تمام انکار کر دا اور شق ثانی تمہارے نزدیک اگر مختار ہے تو اورون سے کیون طالب تصریح ہوتے ہو **اقول** ان دانشمندونکی عقل پر کیسا پردہ پڑ گیا ہے کہ وقوع و تحقیق اور امکان بالذات مین مطلق فرق نہین کرتے بدون خبط کے کوئی بات نہین لکہتے انکار وقوع انکار قدرت کو مستلزم اور قدرت مین داخل ماننا سلب فعلیت کے منافی نہین پہر ان کج بحثیون سے سوا اسکے کہ مطعون خلائق ہون کوئی منفعت عقلین آتے نہین ونعم ما قیل ع طاہرم از صحبت قلاب وماہی گشتہ است + ہر کرا کج بحث ست خواہد بزبانہا او فساد + **قولہ** اور شق ثالث منافی ہے ظاہر اور سیاق حدیث کے **اقول** لفظ نبی بنیکم سے تو صرف نبوت ہی مین تشبیہ ظاہر ہے جسطرح کہ آیہ **انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح** مین وجہ شبہ نفس وحی ہے نہ کیفیت وکمیت کے ساتھہ اور سوق کلام فی الجملہ مقابلہ پر دلالت کرتا ہے گو نفس نبوت کے اعتبار سے ہو اور جو باعتبار کسی صفت مختصہ کے ہی مقابلہ تسلیم کیا جاوے تاہم ختم نبوت کا وجہ شبہ ہونا کسطرح متعین ہوا چلو دو تین شقین لکہہ کر مشقتون مین تو داخل ہو گئی گو تعیین شق مطلوب نہو سکے اور عقلا کے نزدیک بانگ بے ہنگام ٹہرے ع قد شاہ بالوری حمار + عجلا جسدا لہ خوار + البتہ اگر صرف ذکر حضرت آدم اور سرور عالم صلی اللہ علیہما وسلم کا ہوتا تو اولیت وآخریت مین تشبیہ متبادر ہوتی ذکر اور انبیا کا اس تبادر کو دفع کرتا ہے اور ذکر اونکا بوجہ تجدد احکام و شرائع کے ہی تو سوا اونکے اور پیغمبر بہی صاحب شرائع متجددہ تہے اور اگر تخصیص اونکی بسبب کثرت نسخ و تبدیل ہے تو موسی علیہ السلام نسبت حضرت

حضرت ابراہیم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کو احق بالذکر ہیں اور اسیطرح اگر تخصیص باعتبار رتبہ اور
اولوالعزمی کے فرض کیجاوے تو ذکر حضرت موسیٰ کا بہ نسبت ذکر حضرت عیسیٰ کے اہم ہو ورنہ ذکر حضرت نوح
اور عیسیٰ علیہما السلام کا ترجیح بلا مرجح کو مستلزم ہے مدعا ہر گاہ حاصل نہیں کہاں ختم نبوت اور کہاں یہ امور ہنوز
وہی دور ہے بلکہ سوق روایت ابن جریر کہ فی کل ارض مثل ابراہیم ونحو ما علی الارض من الخلق اور تعبیر مقابلات
بلفظ نحو مقابلہ من حیث الخصائص کو بھی باطل کرتا ہے خیر اوسے تسلیم کر کے کہتے ہیں کہ اس تقدیر پر
بھی دعوی اس نبی امت کا ظاہر وسوق حدیث سے ثابت نہیں تو مجرد ہوای نفس سے قرآن وحدیث
وعلمای دین کی مخالفت اور اوسپر اصرار واستبداد زندقہ والحاد نہیں تو کیا ہے اور جو اثر مذکور کے وہ
معنی ہوتے جو اس نبی امت نے سمجھے تو بوجہ مخالفت قرآن وحدیث کے رد کیا جاتا نہ یہ کہ قرآن وحدیث کو
اوس سے مخصص کرتے ایسے قول غیر معصوم مخالف نصوص کو کسی نے حکم مرفوع میں مان کر
مخصص آیات واحادیث کا نہیں ٹھہرایا علاوہ ازین یہ معنی جسطرح کریمہ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ کے
مخالف ہیں اسیطرح کریمہ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ كَافَّةً لِلنَّاسِ اور حدیث ارسلت الی الخلق کافۃ
الی غیر ذلک من الآیات والاحادیث المحکمۃ المفسرۃ کے بھی مخالف ہیں اور مفسرات ومحکمات کسیکو
نزدیک قابل تخصیص وتاویل نہیں تو یہ قول مردود ہی یا مؤول اور معنی مذکور قطعاً غلط اور باطل باتہم
اگر یہ حضرات اثر ابن عباس کو چھوڑیں اور ان آیات کریمہ سے بھی منہ نہ موڑیں بعید نہیں
وَعِنْدَهُ يُثْنَى النُّشْرَاتُ عَلَى الْجَمْرِ ... مِثْلَ غُصُونِ الْبَانِ لَا الشَّجَرِ الضَّالِ **قولہم** اور یہی حضرت ابن عباس
کے قول کے ولو حدثتکم بتفسیرہا لکفرتم وکفرکم تکذیبکم بہا کیونکہ حسب مزعوم مخالفین بھی کوئی کفر کی وجہ
بجز ان دو کے معلوم نہیں ہوتی اگر ہوتی تو اوسکو مخالفین کا ہیکو اختیار کرینگے **اقول** حاصل
اس تقریر کا یہ ہی کہ خواہ مخواہ تفسیر اس اثر کی وہی ہونا چاہیے جسکو مخاطبین ومعاصرین ابن عباس
کہ صحابہ وتابعین ہیں کفر سمجھیں سو وہ یہی معنی ہیں جنہیں ہمارے مخالفین کفر سمجھتے ہیں الحمد بعد کہ جو
معنی یعنی جو چہ خاتم النبیین اور ماننا اسکو جمیع صفات کمالیہ مختصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں
آپکا مشارک ومماثل جاننا مخالفین آپ کفر سمجھتے ہیں صحابہ وتابعین اونہیں سنتے تو وہ بھی کفر سمجھتے
یہانتک کہ ابن عباس نے اسیوجہ سے بیان نہ کی لنعم الوفاق بیننا وبین الصحابۃ والتابعین رضی اللہ تعالی
عنہم وعنا معہم اجمعین اور جب ابن عباس نے بیان ہی نہ فرمائے تو یہ تفسیر جو اونکی طرف منسوب ہے

ع اور زمانہ میں ہیں پیچھے
ع نہیں ہیچا باتم
آدمیوں کا لیے
ع یعنی تمام مخلوق
اسکی طرف

کہاں سے آئے لاجرم کسی نے ناقی یہ ایک اور دلیل موضوعیت مخالفین کے ہاتھ آئی لا اقل اضطراب میں
تو شک نہیں کہ روایت مصدرہ بلفظ لو حدثکم سے ثابت کہ آپ نے تفسیر اس آیت کی بیان نفرمائی اور دوسری
روایات میں بیان ہے اور مضمون بیان بھی مختلف تو ایک سے بھی احتجاج درست نہیں کہ مضطرب قابل اعتبار
و استدلال نہیں ہوتی کما ہو مصرح فی محلہ ولنعم ما قیل ؏ تمسک کرد با قوال پریشان ثمرہا بخشد + چہ سود
افتادہ از دستی زہر دو دی پریشان را + اور اس مقام پر ایک تقریر نہایت نازک اور باریک ہی کہ ہمی امت
اور سکے سمجھنے کی استعداد و لیاقت نہیں رکھتی لہذا اسی قدر پر کفایت کی ؏ اینکہ میگویم بقدر فہم تست
مُردم اندر حسرت فہم درست + ان مدہوشوں سے یہ پوچھنا چاہیے کہ تمہیں مفید اور مضر میں تمیز نہیں بار بار
یہ روایت پیش کرتے ہو اور اس روایت میں ادہی تفسیر کے بیان سے جس پر قرآن و حدیث جمہور کر ایمان
لانے اعتراض قرار دیتے ہو اسقدر نہیں سمجھتے کہ یہ روایت تمہارے ایمان وما آمنتم بہ کے منافی اور سارا گھر
ڈہانے کو کافی ہی ہیچ ہے ؏ بے بصیرت را نباشد فرق در سود و زیان + کور یکسان داند عصای موسوی
و مار را + بہلا اس سمجھ پر استنباط عقائد اور علما سے مباحثہ تقلید ائمہ سے انکار اجتہاد کا دعوی لاحول ولا قوۃ
الا باللہ ای بہائیو ہوش میں آؤ رسالے لکہنے علما کو جاہل بنانے جاہلوں کے دستخط و سواہر اپنی
تحریرات پر کرانے مکر و فریب کرنے ایک بات کے پیچھے پڑجانے سے کوئی مجتہد نہیں ہوتا نہ کسی کا عقیدہ صحیح ٹہرتا
ہے بلکہ ایسی باتیں جو سنتا دیکہتا ہے نفرین و ملامت کرتا ہے جو شبہات و توہمات تم پیش کرکے علما سے
جواب حاصل کرلیتے اور بعد فہمائش کے تائب ہوتے اگر توفیق رفیق ہوئی ان خرافات سے سکوت بہتر تہا
لوگ بدعقیدہ کہتے استعداد کی کیفیت تو نہ کہلتی خیر اب بھی کچہ نہیں گیا دروازہ توبہ کا کہلا ہے ہماری نصیحت
مانو وعظ و پند کو عداوت نجانو ہم نے تمہیں سیدہا راستہ بتایا بری راہ سے بچایا ؏ ولقد جنیتک اکمؤا
وعساقلا + ولقد نہیتک عن بنات الاوبر + ہمارا کام تبلیغ بلیغ تہا سو ہو چکا ماننا نہ ماننا تمہارے اختیار
سے ؏ پندہا دادیم و حاصل شد فراغ + ما علینا یا اخی الا البلاغ + اگر دلوں میں کفر ہی متمکن ہو گیا جیسا
تمہاری تحریرات سے ظاہر کہ کوئی رسالہ دو چار کفریات سے خالی نہیں تو کہل جاؤ اور کافر دنگا کسی نے
کیا کیا جو تمہارا کریگا یہ سب جہگڑا دعوی اسلام کے ساتہ ہے اگر اس غرض سے نہیں کہلتے کہ دو چار جاہل
اور بہی پہنس جاویں تو اب لوگ واقف ہو گئے کسی پر تمہارا فقرہ نہ چلیگا یہ دو چار ساعت کا اعتبار تہا
اب کوئی تمہاری بات پر اعتماد نکریگا ؏ اعتبار نیست فطرت مکر و ساعت بخت نیست + گرد و آخرتہ نشین ہم رو بکشد بالانشین

قولہم پس تعریف نبی کی جو مذکور ہوئی اون لوگون کی نزدیک صحیح ہوگی جو نبوت کو انسان کی واسطے
خاص کرتے ہین اقول یہ مدہوش بلا دریافت حقیقت حال جو دلمین آتا ہی کہدیتی ہین سخن بیہودی کو
نحو سکوت کو عار سمجھتی ہین ؏ بند سکوت بجگیہ از لب وی ہنر مجو + قابل مہر کی نشود شیشہ کہ بی شراب شد
کچھہ خبر نہین کہ زید جیسی علمای رامپور نی طعن کیا ہی مخالفت جمہور کی اس مسئلہ مین گوارا نہین کرتا اوسنے
تو بعد دیکھنی اس فتوی کے اعتراض مجیب تسلیم کرکے صاف لکھدیا چونکہ نبی بجز انسان کی اور کوئی نہین
ہوتا اور باقی طبقات کی مخلوقات جنس بشر نہین تو اون مین انبیا کی ہونے سی نادین کا ہونا مراد ہے
اور خاتم سے غرض خاتم النادین پس جو کوئی خاتم النبیین حقیقی سوا ذات پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے دوسرے کو جانے وہ بیشک خارج از دائرہ اسلام اور کافر ہی اور اسپر مہر کردی ان عقلا
کی حمایت کا انتظار نہ کیا یہ تحریر ان حضرات کی حماقت پر شہادت نہ دیگی ؏ کر پسند و خرد خردہ
بین + بد عیب مست و دعوی جیت وچاق + تو بروی در پے تصدیق او + وان پی تغلیط فاین الوفاق +
قولہم مخفی نرہے کہ یہ سب منازعت علما کی اسی زمین کے ساتھہ مختص ہے علی التحقیق اقول کسی
ایک عالم معتبر کے کلام مین بھی تصریح اس امر کی کہ یہ منازعت اسی طبقہ کے ساتھہ مختص ہے دکھادین
ورنہ اپنی مفتری کذاب ہونیکا اعتراف کرین ؏ نگفتہ ندارد کسی با تو کار + ولیکن چو گفتی دلیلش بیار +
ایسی تخصیصات کو جائز ٹھہرانا دائرہ الحاد و زندقہ کو وسعت دینا ہے کہ یہی اصل مقصود اس نئی امت کا ہی
اور نیز اس تقدیر پر کہ کوئی کلام پر نقص وارد نہوگا کہ وہ کہہ سکتا ہی میرا کلام اسکے بارہ مین ہی ؏
خوب چھٹی ہی سستے چھوٹے + قولہم اور یہ اعتراض اس مفتی کم علم کا اوسکے امام جلال الدین سیوطی پر ہے
کہ اونہون نے جنون مین انبیا موافق اس حدیث کی تائید مذہب ضحاک مین قرار دئی ہین اقول قطع نظر
اس سی کہ امام جلال الدین سیوطی نی تائید قول ضحاک فرمائی ہو یا نہین یہ نئی امت خاص مسئلہ متنازع فیہا
مین بار ہا امام سی استناد کر چکی ہے اور اونہین امام لکھہ چکی ہین اور پھر اوسی مسئلہ مین تاویل اونکی قبول نہین
کرتے بلکہ مؤولین پر طعن و تشنیع کرتے ہین جو اونکی امام مستند جلال الدین سیوطی پر بھی وارد ہین اور ان
پر مخالفت مستند سی اعتراض کرنا اور خود خاص اوسی مسئلہ مین مستند سی مخالفت کمال حیا و جرأت ہے
قولہم اہل اسلام کی بعض فرقے ختم نبوت ہی کی قائل نہین اقول شاید سن لیا ہوگا کہ بعض فرقے
شیعون کی بعض ائمہ کو نبی مانتے ہین لیکن اسقدر کون سمجھی کہ امامیہ اور اثنا عشریہ بھی اونہین مسلمان

نہیں جانتے اور جو بعض فرقون سے اپنا فرقہ مراد ہی تو پہلے اپنا اسلام ثابت کرو پہر اس خلاف کو خلاف ٹہراؤ ☙ نخستین سلیح بادیت ساختن + وگر اسپ بر غازیان تاختن + کوئی فرقہ منکر ختم نبوت نہیں جسے علما مسلمان جانیں پہر اس جہوٹ سے یہی غرض ہی کہ لوگ باوجود انکار ختم نبوت ہمیں مسلمان سمجہیں سو یہ یونہیں معلوم کہ جب ختم نبوت کا انکار اور اسیطرح اور کہفریات پر اصرار ہی تو ایسی آپکو مسلمان کہنے اور بعض باتون مین اہل اسلام کی تقلید و پیروی کرنے سے کوئی مسلمان نہ کہیگا ☙ طبع زدون از رہ تقلید بہ نیکان نرسد + یا اگر خواب کند چشم نخواند از را + **قولہم** اور بعض قائل ختم نبوت تشریعی کے ہین نہ مطلق نبوت کے **اقول** اگر مراد یہ ہی کہ کوئی پیغمبر صاحب شرع جدید آپکی عصر مین اور بعد آپ کی مبعوث نہوا اور نہوگا جو مبعوث ہوئے یا ہونگے آپ کی شریعت پر عمل کرینگے اور اوسی کی مطابق خلق کو ہدایت تو یہی خلاف نصوص مع اتفاق است ہے کیا اب نئی شریعت نکالنی کی تجویز موقوف رہی صرف دعوی مطلق نبوت پر قناعت کی اور جو مطلب یہ ہے کہ انبیای سابقین علیہم وعلی نبینا الصلوۃ والسلام کا وجود زمانہ باوجود مین اور باقی رہنا اونکا آپ کی بعد ثابت لیکن شریعت اونکی نرہی اور عیسی صلی اللہ علیہ وسلم بہی واسطے اصلاح و انتظام خلق کے تشریف لائینگے عمل آپ ہی کی شریعت غرا بیضا پر فرماوینگے تو اسمقام پر اسی بیان کرنا ازغریب اور منغالطہ ہی مفہوم ختم نبوت سے یہی ہی کہ آپ کی ساتہہ اور آپ کے بعد کوئی پیغمبر مبعوث نہوگا نہ یہ کہ اگلی پیغمبرون سے کوئی زندہ نہ رہیگا تمام عالم اوس سے یہی مطلب سمجہتا ہے اور نہ یہ مضمون مراد خصم سے منافات رکہتا ہے ☙ ہمہ مہمل ست وہمہ بے رہی + مقالات بیہودہ طبل تہی + پہر اسکے ذکر مین سوا اسکے کہ جاہل لفظ تشریعی کا مطلب نہ سمجہہ کر اس کلام سے دہوکا کہاوین کہ انکار ختم نبوت کا بعض طریقون سے جائز بہی ہے اگر نبی است سنے اس طریق سے کہ ختم نبوت باعتبار اس طبقہ کے ہے نہ باعتبار دیگر طبقات کے انکار کیا کیا حرج ہوا اور کچہہ فائدہ نہیں **قولہم** مولوی فضل حق صاحب سے پہلے کسنے امکان ذاتی مصداق خاتم النبیین میں انکار کیا تہا اور کس شخص نے اوسکو مقدورات باری سے اخراج کیا تہا اور یہ عقیدہ خلاف اجماع کیون نہوا اگر دو ایک اہل علم کی مخالفت سے یہ مسئلہ مختلف فیہا ٹہرا تو اس مسئلہ کو جس مین اب نزاع ہے باوجود مخالفت صدہا علما کے تم کیون مخالف اجماع بتاتے ہو **اقول** سبحان اللہ ☙ انچہ انسان میکند بوزینہ ہم + ان کند کز مرد بیند دم بدم + او گمان برده که من کردم چو او + فرق را کے بیند ان استیزه جو + مولوی فضل حق صاحب مرحوم اور اون کے متوسلین

اپنے دعوی کے ثبوت مین بہت دلائل پیش کرتے ہین اور اپنے کلام سابقین سے بھی مدلل کرتے ہین جس سے الزام مخالفت اجماع کا اونپر قائم نہین ہوتا بخلاف اس نئی امت کے کہ سوا طبقرا و ٹہکو سلونکے دو ایک علمای متقدمین کے کلام سے بہی ثابت نہین کرتے کہ بعثت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طبقہ مین کے ساتھہ مخصوص ہے اور دوسرے طبقات مین اور انبیاء و خاتم النبیین ہین اور جیہ مثل جناب رسالت ماٰب صلی اللہ علیہ وسلم کے اونمین موجود و متحقق ہین مقتضای حیا تو یہ ہے کہ آدمی جب دوسرے پر عدم ثبوت دعوی کا اعتراض کرے تو پہلے اپنے ادعا کو ثابت و مدلل کر رکہے ؎ تو اگر بر در دعوے نشیند از جلبی + وگر خلاف کنند پیش بجنگ برخیزد + علاوہ برین مطلب شرع اعتقاد امتناع سے حاصل یہ بات کہ امتناع بالذات ہے یا بالغیر تدقیقات فلسفیہ سے ہے شرع اور اہل شرع کو اوسمین بحث کی کوئی ضرورت اور غرض معتد بہ نہین اور نہ موجود ہونا اوسکی تصریح کا شرع اور کلام اہل شریعت مین کسی کے مفید و مضر نہین بخلاف تحقق وجود اشیا خصوصا انبیا کہ شرع اور اہل شرع اوس سے باحث ہین اگر بہ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُہٗ سے امثال ثابت ہوتے تو مفسرین و متکلمین ضرور تصریح کرتے اور عقیدہ ٹہراتے یا یہ اثر اس عقیدہ فاسدہ کے اثبات مین کچہ اثر رکہتا تو باوجود اسکے کہ اکثر کتب مین موجود ہے ضرور عقیدۂ امثال یا خواتم استخراج کرتے اور جنہون نے اس اثر سے تعدد و تفاوت طبقات زمین پر استدلال کیا اونہون نے بھی یہ نہ لکہا کہ چہہ مثل یا چہہ خاتم بھی دوسرے طبقات مین اس روایت سے ثابت ہین یہ عقیدہ روز ازل سے نئی امت کے لئے خاص تہا آج تک سب عوام و خواص اوس سے محروم گئے اس کیفیت پر دوسرون کو خلاف اجماع کا الزام لگانا نری حیا و جرأت ہے اور یہ کہنا کہ باوجود مخالفت صدہا علماء کے تم کیون مخالف اجماع بتاتے ہو کیسی جہوٹی بات ہے ع اپنے منہ آپ ہی میان مٹہو + مولوی نذیر حسین و مولوی مسعود و مولوی حفیظ اللہ وغیرہم دہلوی جنکے مواہیر و دستخط پر بڑا ناز تہا مخالفون کی تحریر پر دستخط و مواہیر کر چکے ہے ؎ بشوای خرد مند از ان دوست دست + کہ با دشمنانت بود ہم نشست + مولوی عبد الحی صاحب کسیکو خاتم حقیقی حضرت کے سوا نہین مانتے امثال پر سخت نکیر کرتے ہین عموم بعثت کے قائل ہین اور مولوی محمد نعیم صاحب پہلے بہی تمہارے موافق نہ تہے صرف مولوی عبد الحی صاحب کے فتوے پر اونکی مہر ہو گئی تہی سو وہ بھی عبارت لکہہ کر کی تہی جو تمہارے مفید نہین

بلکہ سراسر مضر ہے ولله در من قال ؎ سنو گر عقل ہے ہر دم زبان تیغ کہتی ہے + بنایا پہل کسی نے
سایہ دشمن مین آنے سے اور مولوی سعد اللہ صاحب جنہون نے مولوی عبد الحی صاحب کو فتویٰ پر
مہر کی تھی مخالفین کے استفتا پر مہر اونکی موجود ہی اور وہ قائلین بالامثال کے کسیوقت شریک نہ تھے
تو مولوی امیر حسن اور امیر احمد کا علما سے کون شریک رہا عبد الغفور عبد الباری عبد الحی عبد الصمد
وغیرہم کی شرکت سے کام نہین نکلتا آپ مہرین کہدو ائین اور اونکے نام سے رسائل و فتاوے
لکھین لیکن اونہین کوئی علما مین شمار نکرے گا پیران کیا دیون اور حیلہ بازیون کا کیا انجام
ہے دو چار جاہلون کے پھنسنے کے لئے مطعون خلائق ہونا کسکا کام ہے ؎ بئس المطاعم حین
الذل تکسبہا + القدر منتصب والقدر مخفوض + قطع نظر اس سے یہ سب تقریر اس نئی امت پر وارد
ہے کہ مولوی نذیر حسین خواہ مولوی امیر حسن و امیر احمد سے پہلے کون تحقیق امثال اور تعدد خواتم
حقیقیہ اور تخصیص بعثت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قائل ہوا تھا اور کس نے باوجود حاجت بعثت
حضرت کے نبوت سے اور طبقات کو خارج ٹھرایا تھا اور یہ عقیدہ خلاف اجماع کیون نہ ٹھرا اگر
مولوی امیر حسن اور امیر احمد کی مخالفت قادح اجماع ہو تو مولوی فضل حق صاحب اور اون کے
موافقین کی مخالفت سے کب اجماع قائم رہیگا جو تم مسئلہ امتناع بالذات کو مخالف اجماع بتاتی
ہو اور جس حالت مین مولوی امیر حسن و امیر احمد خواہ مولوی نذیر حسین کی رائے کو مخالف ایک جہان
کے ہو اثبات عقیدہ مین کافی تو مولوی فضل حق صاحب اور اونکے موافقین کی کسطرح کافی نہوگی
شاید اسوجہ سے کافی نہین کہ زید عمرو بکر خالد ولید وغیرہ فتوا شیر امیر انیر لگے دستخط اونکی تحریرات پر
ثبت نہوتے نہ ایسے لوگ اونکے ساتھ تھے قولہم ایک وجہ میرے خیال مین آتی ہے کہ یہ مسئلہ
سلف سے منقول ہے اور اکابر محدثین نے اوسکو ظاہر پر رکھا اور تاویل نہین کی اور جسنے تاویل کی وہ متاخرین
سے تھے تاویل اونکی غلط ہے اور چونکہ اسمین عظمت اور شوکت حق تبارک و تعالے کی تھی اسواسطے
خلاف اجماع قرار دیا بخلاف مسئلہ انکار قدرت کے کہ نہ موافق سلف کے ہے اور نہ اوسمین عظمت
خدا تعالے کی نکلتی ہے بلکہ تحقیر اوس جناب کی پائی جاتی ہے اسواسطے مخالف اجماع اہل بدعت
قرار نہ دیا گیا اقول یہ سب غلط ہے اور اسکی غلطی پر اس تحریر اور دیگر تحریرات علما مین تنبیہ موجود
اس نئی امت کی تغلیط سے کیا ہوتا ہے ؎ وای بر فرقۂ کرمت شان + جلہ کیا دی و دغا باشد +

انچہ جو بینیناصواب وغلط + انچہ گو بینیناسزا باشد + اور تحقیق وروجود امثال خواہ تعدد و خاتم عظمت وشوکت الٰہی پر دلالت اور عدم تحقیق و تعدد باوجود عموم قدرت اوسکی عظمت وشوکت مین ہیچ نہین کرتا خدا جانے ان حضرات کو کیا ہوا ہے کوئی تعدد خواتم کو عظمت الٰہی کا موجب کوئی تعظیم محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا سبب قرار دیتا ہے اور اوسے مقتضائے محبت انحضرت سمجھتا ہے ع ہر کس بخیال خویش خبطے دارد + عوام بہی اسس خرافات پر ہنستے ہین اور جو ذرا بہی عقل رکہتے ہین کہتے ہین کہ یہ لوگ بحکم المرء یقیس علی نفسہ اورونکو بہی اپنے پر قیاس کرتے ہین تمام ہمت اس فرقہ کی کسر شان جناب احدیت اور توہین حضرات انبیا و اولیا علیہم الصلوۃ والتحیۃ مین مصروف ہے جو باتین اپنے زعم فاسد مین منافی جلالت شان وعظمت مقام سرور انام ودیگر انبیای عظام واولیای کرام علیہم الصلوۃ والسلام نظر آتے ہین گو وقع مین مطلب سے بے علاقہ محض ہون تلاش کرلاتے ہین اور اونپر بے سر دیا حاشیے چڑہاتے ہین انکے پیر و مرشد شیخ المشائخ مجتہد العصر امام الطائفہ اسمٰعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان وصراط المستقیم مین کوئی دقیقہ توہین وتحقیر کا حضرات انبیا و اولیا مین اوٹہا نہ رکہا اور جب عنان عنایت جانب جناب محمد رسول متوجہ ہوئی تو اوسپر بہی کچہہ لگا نہ رکہا جا بجا خبائث وشیاطین کے اسمای خبیثہ کے ساتھہ نام نامی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسیطرح دیگر انبیا و اولیای کرام علیہم السلام کا ذکر کیا اور اونہین بحکام مین العیاذ باللہ برابر قرار دیا تقویۃ الایمان مین لکہا ہے اور یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چہوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بہی ذلیل ہے وفیہا ایضا سب انبیا و اولیا اوسکے روبرو ذرہ ناچیز سے بہی کمتر ہین وفیہا العیاذ دوسرے یہ کہ ہمارا جب وخالق اللہ ہی ہے اور اوسی نے ہمکو پیدا کیا تو ہمکو بہی چاہیے کہ اپنے کامونپر اوسی کو پکارین اور کسی سے ہمکو کیا کام کہ اوسکو منادین جیسے جب کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہوچکا تو وہ تو اپنے ہر کام کا علاقہ اوسی سے رکہتا ہے دوسرے بادشاہ سے بہی نہین رکہتا اور کسی چوہڑے چمار کا کیا ذکر وفیہا ایضا اس آیت سے معلوم ہوا کہ تمام آسمان وزمین مین کوئی کسیکا ایسا سفارشی نہین کہ اوسکو مانیے اور اوسکو پکارئیے تو کچہہ فائدہ یا نقصان پہونچے الخ وفیہا ایضا جوان کامون کا مختار ہے اوسکا نام اللہ ہے محمد یا علی نہین اور جسکا نام محمد یا علی ہے وہ کسی کام کے مختار نہین وفیہا ایضا لیے انسان آپسمین سب بہائی ہین جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بہائی ہے سو اوسکی بڑے بہائی کی سی تعظیم کیجیے وفیہا ایضا ہر کسی بزرگ کی تعریف مین زبان سنبہال کر بولو

جو بشر کی ہی تعریف ہو سو ہی کو لگا وسمین بھی اختصار کرو وفیہا ایضًا کوئی نبی بخش نام رکھتا ہے کوئی امام بخش
کوئی پیر بخش کوئی عبد النبی کوئی بندہ علی کوئی مدار بخش کوئی سالار بخش کوئی بھوانی بخش کوئی گنگا بخش وفیہا
ایضًا یعنی اللہ کے سوا جو اور لوگون کو پکارتے ہین سو اپنے خیال مین عورتون کا تصور باندھتے ہین پیر کوئی
حضرت بی بی نام ٹھہرالیا ہے کوئی بی بی آسیہ کوئی اوتاولی کوئی لال پری کوئی سیاہ پری کوئی سیتلا اور سیانی
کوئی کالی اور بھوانی اور انکی سوا بہت کلمات قبیحہ ہے کہ ذکر اونکا موجب تطویل ہے اور مسلمان کو زبان پر
لانا ثقیل اعراض کیا جاتا ہے ف اذ کہ پیش تو گفتم غم دل ترسیدم کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار ست
اب صراط المستقیم ملاحظہ کیجیے اوسمین لکھتے ہین صرف ہمت بسوی شیخ و امثال آن از معظمین گو جناب رسالتمآب
باشند بچندین مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاو و خر خود ست آپنی شیخ سید احمد کے شان مین لکھا از بسکہ
نفس عالی حضرت ایشان بر کمال مشابہت جناب رسالت مآب علیہ افضل الصلوات والتسلیمات در بدو فطرت مخلوق
شدہ بنا برعلیہ لوح فطرت ایشان از نقوش علوم رسمیہ و راہ دانشمندان کلام و تحریر و تقریر مصفی ماندہ بود و نیز
بسبب برکت بیعت و یمن توجہات آنجناب ہدایت مآب روح مقدس جناب حضرت غوث الثقلین و جناب حضرت
خواجہ بہاء الدین نقشبند متوجہ حال حضرت ایشان گردیدہ و تا قریب یکماہ فی الجملہ تنازعے در مابین روحین مقدسین
در حق حضرت ایشان ماندہ زیرا کہ ہر واحد ازین ہر دو امام تقاضای جذب حضرت ایشان تمامہ بسوی خود میفرمود
تا اینکہ بعد انقراض زمانہ تنازع و وقوع مصالحت بر شرکت روزی ہر دو روح مقدس بر حضرت ایشان جلوہ گر شدند
و تا قریب یکپاس ہر دو امام بر نفس نفیس حضرت ایشان توجہ قوی و تاثیر زور آور میفرمودند تا اینکہ در ہمان یکپاس
حصول نسبت ہر دو طریقہ نصیبہ حضرت ایشان گردیدہ وفیہ ایضًا بعد مرور مدتے ازین واقعہ روزے در مسجد اکبر آبادی
واقعہ بلدہ دہلی حرسہا اللہ تعالی عن آفات الزمان در جماعت از مستفیدان خود نشستہ بودند چنانچہ کاتب الحروف
ہم در سلک عتبہ بوسان آن محفل ہدایت منزل منسلک بود و ہمہ حضاران محفل سر بجیب مراقبہ فرو بردہ بودند
و حضرت ایشان بر ہمہ مستفیدان توجہ میفرمودند بعد انقراض آن مجلس بلا مکث مانس بکاتب الحروف متوجہ شدہ
فرمودند کہ امروز حق جل و علا محض عنایت خود بلا توسط احدی اختتام نسبت چشتیہ بما ارزانی داشت وفیہ ایضًا
روزی حضرت حق جل و علا دست راست حضرت ایشان را بدست قدرت خاص خود گرفتہ و چیزے را از امور قدسیہ کہ بس
رفیع و بدیع بود پیش روی حضرت ایشان کردہ فرمود کہ ترا اینچنین دادہ ام و چیزہا ے دیگر خواہم داد وفیہ ایضًا
شخصے بجناب حضرت ایشان استدعای بیعت نمود حضرت در ان ایام علی العموم اخذ بیعت نمیکردند بنا برعلیہ

ملتمس آن شخص را حسب قبول نکردند آن شخص بیش از بیش الحاح کرد حضرت ایشان بآن شخص فرمودند که یکدو
روز توقف باید کرد بعد ازان هرچه مناسب وقت خواهد شد همان بعمل خواهد آمد باز حضرت ایشان بنابر استفسار
مستفیدان بجناب حضرت حق متوجه شدند و عرض نمودند که بنده از بندگان تو استدعا میکند که بیعت بمن نماید
و تو بیعت مرا گرفته و هر که درین عالم دست کسی را میگیرد پاس دستگیری همیشه میکند و اوصاف ترا باخلاق
مخلوقات هیچ نسبتی نیست پس دران معامله چه منظور است از انطرف حکم شد که هر که بر دست تو بیعت خواهد کرد

گو لکھو کھا باشند هر یک را کفایت خواهیم کرد اور ابھی اس قسم کے کلمات اس کتاب مین باقی ہین مگر انموذج و نمونہ کے لیئے اسیقدر کافی ہین ؎ در سخن آن سا باش که مضمون نمانده است + صد سال میتوان سخن از زلف یار گفت + دیکھو تقویۃ الایمان مین جناب احدیت کو انبیا و اولیا علیہم الصلوۃ والسلام کے باب مین صرف قہار مطلق قرار دیا کہ نہ کوئی خوف کے مارے اوسکے سامنے بات کر سکتا ہے نہ اوسے کسی کی خاطرداری نہ اوسکے دربار مین کسیکو عزت و وجاہت بلکہ سب اوسکے آگے چمار سے زیادہ ذلیل اور ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہین اور غلامی سے زیادہ کوئی رتبہ نہین رکھتا وہی خدا کہ سید احمد کے ساتھ کس لطف و کرم سے پیش آتا ہے اور ہاتھ مین ہاتھ پکڑ کے بے تکلفی کی ملاقات اور صلاح و مشورہ اور اون کے مریدون کے حق مین اپنی کفالت کا وعدہ کرتا ہے اور تحفہ عالم قدس کا نذر و پیشکش کرتا ہے سچ تو یہ ہے کہ مصنف کو اپنی اوپچ کا مزہ مقدم ہے جب خدا کی عظمت اور بڑائی لکھتے مین تو انبیا و اولیا کی اہانت مین کوئی دقیقہ نہین چھوڑتے اور جب پیر جیو کی عظمت بیان ہوتی ہے تو جناب احدیت کی عظمت اور بڑائی کا اصلا خیال نہین رکھتے یا با آن شور اشوری یا با این بے نمکی ؎ گہ بت شکنی گاہ بسجده زنی آتش از مذہب تو گبر و مسلمان گلہ دارد صاحبو ذرا انصاف کیجیے تعصب کی نہ لیجیے یہ کلمات حضرت ربوبیت و جناب رسالت و انبیا و اولیای امت علیہم الصلوۃ والتحیۃ کی شان مین گستاخی اور جیہ خاتم دیگر طبقات مین ہانا اور اونکو مثل سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جاننا سراسر بے ادبی نہین تو کیا ہے آپ ایک امر کا التزام اور دوسرون پر بیجا الزام برائے خدا ذرا گریبان مین مونہہ ڈالو خدا اور رسول سے شرم کرو اگر روز جزا پیش نظر اور حمیم و غساق کی بھی خبر ہے تو ان افعال و اقوال سے توبہ بہتر ہے صاحب عرش تعالے شانہ توبہ قبول کرنیوالا غفار ہے دریغ ما نصیحت بجای خود کردیم + ہر شخص کو اپنے کام کا اختیار ہے ؎ من آنچہ شرط بلاغ ست با تو میگویم + تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال +

ﮯ ولقد بعثتک الجموا عصا قلا + ولقد بعثتک عن نبات الاوبر + یقوم ان کان کبر
علیکم مقامی وتذکیری بایت الله فعلی الله توکلت فاجمعوا
امرکم وشرکاءکم ثم لا یکن امرکم علیکم غمة ثم اقضوا
الی ولا تنظرون ٥ فان تولیتم فما سألتکم من اجر ان اجری
الا علی الله وامرت ان اکون من المسلمین ٥ ابلغکم ایات
ربی وانصح لکم واعلم من الله ما لا تعلمون ٥ ولا ینفعکم نصحی
ان اردت ان انصح لکم ان کان الله یرید ان یغویکم هو ربکم
والیه ترجعون ٥ وان کان طائفة منکم امن بالذی امنت به و
طائفة لم یؤمنوا فاصبروا حتی یحکم الله بیننا وهو خیر
الحکمین ٥ وانتظروا انی معکم من المنتظرین ٥ انی اخاف علیکم
عذاب یوم عظیم ٥ ولدینا کتب ینطق بالحق وهم لا یظلمون ٥
وانه لتذکرة للمتقین ٥ وانا لنعلم ان منکم مکذبین ٥ و
انه لحسرة علی الکافرین ٥ وانه لحق الیقین ٥ فسبح باسم ربک
العظیم ٥ واخر دعونا ان الحمد لله رب العلمین ٥ وان محمدا
هو خاتم النبیین ٥ وسید المرسلین واکرم الاولین والاخرین ٥
علیه الصلوة وعلی اله وصحبه اجمعین ٥ صلوة دائمة الی یوم الدین ٥

مثنوی

گریه کن بلبلا از رنج و غم	چاک کن ای گل گریبان الم	سنبلا از سینه برکش آه سرد
ای قمر از فرط غم شو زرد زرد	هان صنوبر خیز و فریادی بکن	طوطیا جز ناله ترک هر سخن
چهره سرخ از اشک خونین گلستان تر	خون شو ای غنچه زبان خنده بست	پاره شو ای سینه همچو سمن
داغ شو ای لاله خونین کفن	خرمن عیشت بسوز ای برق تیز	ای زمین بر فرق خود خاکی بریز

آفتابا آتش غمم برفروز
آسمانا جامهٔ ماتم بپوش +
کن ظهور ای مهدیٔ عالی‌جناب
آه آه از نفس خودکام آه آه
هر که نفسش رفت راهی از هوا
سر قدم کرد و نمودش امتثال
آن یکی گویان محمد آدمی ست
من برادر خورد باشم او کلان
کر بود مر لعل را فضل و شرف
بس خزف ذلیل و خوار و ناکاره همین
وآن دمی کز خلق عذب بوح جهد
جامها ناپاک از تنش تمام
مشک اذفر روح را بخشد سرور
هم معطر زو قباهای مهوشان

کار پاکان را قیاس از خود مگیر
کی بود شایان آن قدر رفیع
مصطفیٰ نور جناب امر کن
برزخ بحرین امکان و وجوب
راحت دل قامت زیبای او
از دعا گویان خلیل مجتبیٰ
بندگانش حور و غلمان و ملک
بحر مکنونات اسرار ازل
ترجمه زان بحر خضر او فتاد

شب رسید ای شمع روشن جلوه گر
خشک شو ای قلزم از فرط بکا
بر زمین آ عیسیٰ گردون قباب
مردمان شهوات را دین ساختند
ترک دین گفت و نمودش اختیار
هر کرا گفت آنچنین کن ای فلان
چون من و دو دو حی او را تبری ست
این ندانند از عمی آن ناسزا
کی بود همسنگ با سنگ و خزف
لعل باشد زیب تاج سروران
کی بفضل مشک اذفر می رسد

او دم مشغوف صبح و شش زنی
همچو بوی سنبل گیسوی حور
مولوی معدن راز نهفت

گرچه ماند در نوشتن شیر و شیر
لعل چه بود جوهری با سرخیی
آفتاب برج علم من لدن
بادشاه عرشیان فرشیان
هر دو عالم واله و شیدای او
گشت موسیٰ در طلب جویان او
جای کرانش سبز پوشان فلک
ذره زان مهر موسیٰ و مسیح
تا کلیم الله را شد اوستاد

همچو ابر ای بحر در گریه بجوش
جوش زن ای چشمهٔ چشمم فکا
آه آه از ضعف اسلام آه آه
صد هزاران رخنها انداختند
بهر کاری هر کرا گفته تعال
گفت لبیک و پذیرفتش بجان
جز رسالت نیست فرقی درمیان
یا خود است این شرهٔ خصم خدا
آن خزف افتاده باشد بر زمین
زینت و خوبی گوش دلبران
بوی او کرده پریشان صد مشام

مدحت مشک اطیب الطیب از نبی
شامه از بوی او رشک جنان

رحمة الله علیه خوش بگفت
ای چه گفتم آنچنین شبه شنیع
مشک چه بود خون ناف وحشیی
معدن اسرار علام الغیوب
جلوه گاه آفتاب کن مکان
جان اسمٰعیل بر رویش فدا
هست عیسیٰ از دعا خواهان او
مهر تابان علوم لم یزل
گفت من باشم بعلم اندر فرید
بس بود از این قدر شاه انبیا

لیک مجبورم ز فهم اغبیا
لذت دیدار شوخ سیم تن
رشک گل شیرین ادا نازک تنی
ناکشیده منت تیر جفا
بر لبش نامد ز هجران یاربی
گرچه خود دانند اسیر دلربا
لیک من بار دگر رفتم ز هوش
زین گروه در عجب وا مانده ام
صد امید پایان رود او بجهان
خامشی شد مهر لبهای بیان
بر سر خود خاک ذلت ریختند
در دل شان قصد تازه فتنها
حق فرستاد انبیا و مرسلین
همه را نماشش چو ختم الانبیا
در کمال باطنی و ظاهری
الحذر ای دل ز شعله زادگان
منتشر نورش به طبقات زمین
گرچه یک باشد خود آن مهر آسمی
الامان زین هفت بنیان لامکان
گویی از حیرت عجب امریست این
یک نماید ماه تابان یک جواب
ای برادر دست در احمد بزن
احولی بگذار سوگند خدا

وصف او از قدرت انسان وراست
ماهروی دلبری غنچه دهن
گر بخواهی فهم او مردی کند
لب بفریاد و فغان نا آشنا
مرغ عقلش بی پر و بالی شود
از کجا این لذت و شکر کجا
ما سن از تمثیل می کردم طلب
حیرت اندر حیرت اندر حیرتم
نیست پایانش الی یوم التناد
باز گردان سوی آغازش عنان
فرقهٔ دیگر ز اسمعیلیان
بر لب شان این کلام ناسزا
شش چو آدم شش چو موسی شش مسیح
مثل احمد در صفات اعتلا
پاره شد قلب و جگر زین گفتگو
پای اندر زنجیر شرع آزادگان
مستنیر از تابشش یک آفتاب
احولانش هفت بینند از کجا
چشم کج کرده چو بینی ماه را
خواجه دو شد ماه روشن چیست این
راست کن چشم خود از بهر خدای
کجی نفس بد نگر متن
پند ما دادیم و حاصل شد فراغ

حاش صد انیمه تقسیمات
فتنه آئینه خرامان گلشنی
کو ز عشق و حسن نا آگه بود
دل نشد خون نابه دریا دلی
جز که گویی چون شکر شیرین بود
زین مثل آگه شدی از نیش و نوش
باز رفتم سوی تمثیل ای عجب
این سخن آخر نگردد از بیان
ختم کن والله اعلم بالرشاد
اینچنین صدها فتن انگیختند
بسته بر توهین آن سلطان مبین
که به شش طبقات زیرین زمین
شش خلیل و شش محمد شش نوح و شش مسیح
با محمد هر یکی دارد سری

احذروا یا ایها الناس احذروا
مصطفی مهریست تابان بالیقین

عالمی والله اعلم بالصواب
دو همی بیند یکی را احولان
ز احولی بینی دو آن یکتاه را
راست کردی چشم و شد رفع حجاب
هفت بین کم باش ای برادر درا
رو تشبث کن بذیل مصطفی

ما علینا یا اخی الا البلاغ

در دو عالم نیست مثل آن شاه را
برترست از وی خدای مقتدر

درمیان ظلمت ظلم و غلو
مهر آمد شمعها خامش شدند

رفعتهٔ برخاست اندر مدح او
در جهان این بی بصر یارب ببار

ابر آمد کشتها سیراب کرد
کی لیطهرنا و یذهب رجسنا

رحمتش عامست بهر همگنان
کی شوی از بحر فیضش معترف

چون نه بینید آن سحاب انیان زور
ارسلت ریح تعذیب الیم

خرمنی کشش سوخت برق غیظ او
حق بتنزیل مبین وصفش نمود

یعجب الزراع کالماء المعین
دُر درختان آفرین زرعیم

بحر زاخر شرع پاک مصطفی
زانکه او کل بود و شان اجزای او

قصد کاری کرد آن شاه جو او
خود بود این کار اعزاز اسلام

وان عمرؓ حق گو زبان آنجناب
تیغ زن دست جواد او علیؓ

دست احمد عین دست ذوالجلال

در فضیلتها و در قرب خدا
انبیای سابقین ای محتشم

مستنیر از نور هر یک قوم او
نور حق از شرق بمثیلی تافت

از زبانها شود لا مثل له
چشمها بود و غدا این ربانیان

نخلهای نیشکر راشاداب کرد
بارشش او رحمت رب العلی

لیک فضلش خاص بهر مومنان
نیست فضلش بهر قوم بی ادب

عاد ضیق و ثمود مبطی بگو بشنید از غرور
فیض شد با غیظ گرم اختلاط

گفت قرآن استقر سوقی له
قل کزرع اخرج الشطأ الی

کی لیغیظ الکافرین الظالمین
قطرهٔ کز وی چکید اندر صدف

وان صدف عرش خلافت ای فتا
برگهای آن گل زیبا بُد نُه

هر یکی اثنی له گویان شاد
آن عتیق اشد امام المتقین

ینطق الحق علیه والصواب
نیست گر دست نبی تیز خرد

اندر اندر بیعت و از قیستانی

ما سوی الله نیست مثلش از کسی
شمعها بودند در لیل ظلم

آفتاب نمائیست شد بلند
عالمی از تابشش او کام یافت

لیک شپر نابد برتیت از عناد
مزرع دل بهره یاب از فیض شان

حق فرستاد این سحاب با صفا
شد در علش رحمة مهداة انا

چون نبی همثیلش را معترف
یخطف ابصارهم برق الغضب

بل هو ما استعجلوا اخری عظیم
حبذا ابری عجب خوش ارتباط

مزرعی کش آب داد آن بحر جود
آزر فاستغلظ ثم استوی

ابر نیسان ست این ابر کرم
گوهر رخشنده شد با صد شرف

قطره‌ها آن چار بزم آرای او
رنگ و بوی احمدی می داشتند

جنبش ابرونه تکلیف کلام
بود قلب خاشع سلطان دین

بود عثمانؓ شرمگین چشم نبی
چون ید الله نام آمد مر ورا

سنگریزه می زد از دست جناب

ما رمیت اذ رمیت آید خطاب
شرح این معنی برون از آگهی ست

خبر تحریر هیچ نبود جا صلم
گفته گفته چون سخن اینجا رسید
دانشم بگرفت کای آتش زبان
اصفیا هم اندرین جا خامشند
لیک افشا کردنش دستور نیست
وردل شان گنج اسرار کی خو

ختم کن اے نے لطرف اتمام
الغرض شد شل آن عالیجناب
سنیان و بدعیان مستهان
وادریغا کرده این قوم عنید
تا بکے بدبنی و فتنه گرے
سایع سبعه بگویند از عناد
ای نطیقان فلک سکان عرش
یکزبان گویند نے نے ای کریم
از الستے خاست بی پایان بلے
معترف آئید بر جرم و خطا
شمس شیں چشم و ما جاهل بیکم
پرده ها بر چشم ما افتاده بود
وای بر ما و بنادانی ما
سخت روزی باشد آنروز الامان

یجعل الولدان شیبا فی المتعب

وصف اهل بیعت آمد ای رشید
پا نهادن اندرین ره بی رهی ست

ربنا سبحنک لیس لنا علو
خامهٔ گوهرفشان دامان کشید
در خور فهمت نباشد این سخن

از می کلت لسانه بیهشند
هر کجا گنجی ودیعت داشتند

بر لب شان قفل امر انصتوا
نغز گفت آن مولوی مستند
سایه سان معدوم پیش آفتاب
ممتنع بالغیر و اندر یک فریق
غرق اجماعے بدین قول جدید
مصطفے و آنچنین سور الادب

انهم خیر البکم یوم التناد
هیچ می بینید در ارض و سما
کس عدیلش نیست بالله العظیم
لاجرم آن روز زین قول وخیم
معذرت آرید پیش کبریا

ربنا انا ظلمنا رحم کن
رحم کن بر جاهلان رحم ای ودود
عذر ما در حشر باشد ناپذیر
باخته هوش و حواس قدسیان
زهره ها در باخته افلاکیان

فوق ایدیهم ید الله المجید بود
تا ابد گر شرح این مفصل کنم

علم شیخ غیب ما علمتنا
ملهم غیبی سروش رازدان
بس کن و بیهوده وش خامی مکن
رازها بر قلب شان مستور نیست
قفل بر در مهر حفظش بسته اند
روز آخر گشت و باقی این کلام

رازها از روزگے گنجا بود
متفق بروی همه اسلامیان
ممتنع بالذات دیگر ای رفیق
الله الله ای جهولان عجبے
اینقدر امین شدید از مکر رب
روز محشر چون خطاب آید ز عرش
شغل و شعبه ما بتا مصطفے
آنچنان کاندر ازل ز ارواح ما
توبه ها ظاهر کنید از ترس و بیم
کای خدا از فضل او غافل بدیم
جاهلانه گفته بودیم این سخن
نفس ما انداخت ما را در بلا

قاریا برخوان الم یات النذیر
واحد قهار باشد در غضب
رنگ از چهره پریده خاکیان

دو گروه باشند مسعود و لئیم
شور نفسی بر زبان انبیا
اعتراف جرم و توبه ای ارب
هم بدنیا اکیک سوزه فتنه
تاج تثلیث گهی بر سر نهند
گاه بالغرض آمد تخییل خام
اندرین فن هر که استادی نمود
شقه معزولی از پیغمبری
از نبوت وز نزول جبرئیل
سوج عمان شرح نسرین و سمن
الغرض سیماب وش در اضطراب
لیک راه مخلصی کم یافتند
حبذا اسرور عیان دانای من
قرنها پیش از وجودش در نبی
او فتاده از ضلالت در چهی
بر دعا کن اختتام این بیان
ای خدا ای مهربان مولای من
دائم الاحسان شه بنده نواز
ای که نامت راحت جان و دلم
صد چو جان من فدای نام تو
الله الله زین طرف جرم و خطا
خیر اوانیم شر از گمرهی
از طفیل آن صراط مستقیم

کل فرق کان کالطود العظیم
بر لب آمد نام آن روز سیاه
در چنین روز سیه نا عجیب
شان یکجائی زمان گیرد کا
که خطاب خاتمیت می دهند
نو نیازان کتاب با اضطراب
کی بچندین قلبها قانع شوند
که قناعت کن گذشته از طمع
قصد ما بود ست ارشاد السبیل
آه هوی چنین ست مقصود از سما
صد تپیدن کرده این قوم عجاب
من فدای علم آن یکتا شوم
حبذا رب من و مولای من
احمد آهنگ که ایشان چون زدند
سینه پر درد از غمی سوی ره
ناله کن بهر دفع این فساد
ای انیس خلوت شبهای من
ای عبادت ناله مرغ سحر
ای که فضل تو کفیل مشکلم
ما خطا آریم و تو بخشش کنی
الله الله ز انعطاف رحم عطا
تو فرستادی همارا روشن کتاب
تو فتی اسلام را داده ای کریم

رب سلم التجای انبیا
سوی برتن خاستم یا رب پناه
کین جهولان راز طعن و در باد
همچو پا سوخته نا مدعا
گاه بالذات ست آن ختم ای همام
انچنین کرده صدها انقلاب
میرسد از وی بجبر فرضی سبب
بر هدایت حسب عز من قنع
معنی شمس ست برگ نسترن
مرحبا تاویل الجمر مرحبا
چند در کوی حیل اشتافتند
حبذا دانای راز مکتتم
کرد ایمای برین فتنه گری
بهر تو امثال از کفر ترند
تا بکی گوئی دلا ازین و آن
از ته دل دو نه خرطا الفتنه
ای کریم کارساز بی نیاز
ای که ذکرت مرهم زخم جگر
هر دو عالم بنده اکرام تو
فقره ای غفور سیه گنی
زهر با خواهیم و تو شکر دهی
سکنند با ما با بحیاست خطاب
بهر اسلام هزاران فتنها

یک سه و صد داغ فریاد ای خدا
بهر مردان رهت ای بی نیاز
بهر شور خنده طاعت کنان
بهر جیب چاک عشق نامراد
از تو بپذیرفتن ز ما کردن دعا
بلکه کار تست اجابت ای صمد
فضل تو دل داد ای رب ودود
تکیه بر رب کرد عبد مستهان
حسبنا الله ربنا نعم الوکیل
تا ختامه مسک گویند اهل دین

ای خدا بهر جناب مصطفی
مردمان در خواب و ایشان در نماز
بهر اشک گرم دوران از نگاه
بهر خون پاک مردان جهاد
ای هیچ می آید ز دست عاجزان
دین و دعا هم محض توفیقت بود
ذره بر روی خاک افتاده بود
اوست بس ما را ملاذ و مستعان
چون بدین پایه رساندم مثنوی
زانکه مشکست آن کلام مستبین
ختم شد والله اعلم بالصواب

چار یار پاک و آل با صفا
بهر آب گریه تر دامنان
بهر آه سرد مهجوران یار
پر کن از مقصد تهی دامان ما
جز دعای نیم شب ای مستعان
ما که بودیم و دعای ما چه بود
آفتابی آمد و روشن نمود
کیست مولائی به از رب جلیل
بر تمامش بر کلام مولوی
چون فتاد از روزن دل آفتاب

تتمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسوقت ایک مضمون تازہ یاد آیا دل بیتاب ہوا جی بہر آیا رہا نہ گیا بیان کیا حضرات وہابیہ کی جہان
اور عادات شائستہ و خصائل بائستہ ہین ہر خوبی و فضیلت مین شاق ہین ویسی ہی فرط ادب
واتباع سنت و نہایت دیانت مین طاق ہین یہ فرط ادب کی کیفیت سنیئے یہ تو پہلی ہی معلوم تہا ہر ہوش گو مفہوم
تہا کہ تمامتہ ہمت ان حضرات کی جناب رسالت علیہ الصلوۃ والتحیۃ کی توہین مین مصروف ہے ہر فرد بشر
انکا اہانت انبیا و اولیا مین شغوف ہے ایسی کوئی بات نہین جسمین تحقیر کے کلمات نہلین مگر یہ نجانتے
تہے کہ مرتبہ اہانت نہایت کو پہونچا ہے عظیم خدا کے عزیزون کو معاذ اللہ محض ناچیز سمجہا ہے مولوی
محمد قاسم صاحب نے اس گمان کو دفع کر دیا شائبہ تعظیم کا احتمال کہ ان لوگون کی نسبت تہا رفع کر دیا
ہرچند خبر وحشت اثر مرتبہ شہرت کو پہونچی تہی مگر اونکا جبہ و دستار دہوکا دی رہا تہا مفید الیقین
نہوتی تہی جب مولوی عالم علی صاحب نے تصدیق فرمائی طبیعت نے ظن چہوڑا الیقین پر آئی
حضرت نے ایکبار مراد آباد مین وعظ فرمایا اہانت مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم کا بڑا ادہم اٹہایا
بخدا دل کانپا جاتا ہے اللہ کا غضب یاد آتا ہے کہ اس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمہ گو نے اوس
جناب پاک مین کیا کہا کسی نے سید الاولین کا خطاب دیا کسی نے لیلون کا سردار ٹہرایا کسکے حق مین
یہ کلمہ زبان پر لایا وہ کون اللہ کا پیارا نبی ہمارا پیغمبرون کا پیشوا دو جہان کا مقتدا عزت والونکا
سرتاج صاحب اسرا و معراج جسکی خاطر تخلیق آدم ہوئی بنائے دو عالم ہوئی انبیا اوسکو دعا کو خدا
اوسکا رضا جو ہی چاہیے کہ ایسی بات نہونے پاوے جسمین حبیب کے دل نازک پر میل آوے خاتم پیغمبران
سرور سروران باغ عزت کا سرو روان بادشاہ انس و جان شافع محشر صاحب کوثر محمد مصطفی
احمد مجتبی صلی اللہ علیہ وسلم و شرف و مجد و عظم اللہ اللہ آسمان کیون نہ پہٹ گیا عرش کیون نہ کانپ اٹہا
پہاڑ کیون نہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے تارے کیون نہ ٹوٹ پڑے قیامت کیون اٹہ گئی نفخ صور مین کیا دیر لگی خدایا
قربان تیرے حلم و تحمل کے کہ تو نے ہر انتقام کا ایک وقت مقرر فرمایا ہے یوم یقوم الناس لرب العلمین
کو اسکام کے لیے ٹہرایا ہے نیا طرہ سنیئے جب علما نے اون کی تکفیر فرمائی

اور اس کلمہ ناشائستہ پر سخت دار و گیر فرمائی ہوتے سید الاولین سے سید العابدین مقصود ہے
کہ معنے ذلت مفہوم عبادت مین موجود ہی اول تو اسمقام مین تاویل ہی کون سنتا ہی پھر یہ تو صدر
کتاب مین گوش گذار ہو چکا ہے دوم عبادت مستلزم تذلل ہی نہ ملزوم ذلت اور فرق ذلت و تذلل
مین بالبداہت سبحان اللہ جو چیز دونون جہان مین موجب عزت ہو وہی مستلزم ذلت ہو جیسے بہائی
صاحب نے تو خاتم النبیین سے خاتم العابدین مراد لیا عقل و دانش کا مرتبہ انتہا کو پہونچا دیا یہ بہائی
نفرماتی تو بڑے بہائی کیسے کہلاتی اتباع سنت کا یہ حال ہے کہ قبل ایجاد اس عقیدہ کے
نانوتوی صاحب سی ایک عالم ناراض تھا اقتدا کرنے سی کسیکو یہ انقباض نتھا عیدگاہ جانیکی نہایت
ترغیب دلاتے خود جاتی اور ونکو لیجاتے کہ نماز عید شہر کے باہر پڑھنا مسنون ہے موجب اجر غیر ممنون ہے
جب اس عقیدہ کا اظہار ہوا اور لوگونکو اونکے اقتدا سے انکار ہوا وہ سنت نرہی اجر بے منت کی
حاجت نرہی شہر ہی مین نماز ادا کیجاتی ہی لوگونکو عیدگاہ نہ جانی کی ترغیب دیجاتی ہے جو کہنا مانتا ہے
فبہا ورنہ اتباع دام حیلہ بچہاتے ہین جسطرح بن پڑتا ہی لوگ عیدگاہ سی روکے جاتے ہین ایک تو
ترک سنت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام دوسرے تفریق جماعت تیسرے سنت سی باز رکھنا
ترویج بدعت بہت سی ثواب کماتی ہین اسی پر اتقیای زمانے سی گنے جاتے ہین سبحان اللہ اتخذ
الٰہہٗ ہواہُ وکان امرہٗ فرطًا اتباع سنت اسیکا نام ہی کہ سنت سی مزاحمت اور اوسکا مقابلہ کیجیے دوسرونکو
بدعتی خطاب دیجیے خیر امامت تو سلامت رہی گو ترک سنت و تفریق جماعت و منع خیر ہی سی سہی
لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم نہایت دیانت کی کیفیت سنیے چند روز ہوتے کہ گلشن آباد
جاورہ سے ایک سوال حضرت فاضل بریلوی کیخدمت مین آیا اوسمین تقویۃ الایمان کی دو باتین
زید کی جانب نسبت کرکے استفسار تھا کہ جو شخص ایسا کہے کیسا ہے اور حکم اوسکا کیا ہے
افضل الامثال والاقران مولوی احمد رضا خان صاحب سلمہ اللہ العلی خلف الرشید
حضرت فاضل بریلوی نے جواب تحریر فرمایا زید پر تشنیع بلیغ کی اور مقولات کو کلمات
کفر سے ٹھہرایا مولوی محمد یعقوب علیخانصاحب و مولوی نور النبی صاحب وغیرہما علما نے
تصدیق فرمائی اور دعوے بدلائل ساطعہ و براہین قاطعہ ثابت کر دیا تھا نانوتوی صاحبکو
بہی کچھ نہ بن پڑا تو علاج صحیح الجواب کی ٹہرائی نقل استفتا ذیل کتاب مین درج کیجاتی ہے

ملاحظہ ناظرین کے لیے لکھی جاتی ہے ابھی بجای زید مولوی اسمٰعیل لکھکر سوال کیجیے بعینہ یہی الفاظ مذکورہ یا انسے بھی بمراتب بدتر تقویۃ الایمان میں دکھلا دیجیے عذرات لاطائل وتاویلات باطل کے انبار لگ جاینگے بمقابلہ جناب اصطفا صلے اللہ علیہ وسلم مولوی اسمٰعیل کی حمایت بیجا پر تیار ہو جاینگے خدا جانے زید بیچارہ نے انکا کیا بگاڑا ہے کہ جب وہ کسی زبان سے وہی الفاظ نکلیں زہر گھل جائے اور امام الطائفہ مجتہد الصناعہ فرمائیں تو آنکھیں بند ہوں تاویلات رکیکہ کا دروازہ کھل جائے خیر وہ لاکھ عذر کریں کیا ہوتا ہے ع خویشتن کردہ را علاجے نیست بقول عقلا ہے اس تقریر سے تین امر آفتاب نیمروز کی طرح روشن ہو گئے ہر عاقل منصف کے نزدیک مبرہن ہو گئے اول انکہ یہ حضرات بھی مقالات مولوی اسمٰعیل کو کلمات کفریہ سے جانتے ہیں باینہمہ اونہیں امام ومجتہد اور اون کے کلام کو معاذ اللہ مثل قرآن وحدیث مانتے ہیں اگر تقویۃ الایمان نہیں دیکھی تو اوسپر ایمان بالغیب کے کیا معنے اور اگر دیکھی ہے تو اس فتوی پر جسنے اوسے از بیخ برکندہ کر دیا مہر کیسی دوم عظمت ومحبت جناب رسالت علیہ الصلوۃ والتحیۃ ان حضرات کے دلوں میں اسقدر ہے کہ بمقابلہ مولوی اسمٰعیل اوس جناب سے کچھ غرض نہیں انکی حمایت بیجا مد نظر ہے سوم انکا انصاف بے نہایت ہے دیانت بدرجہ غایت ہے اونہیں کلمات کی وجہ سے زید پر بزبان شد و مد اعتراض ہوا اور مولوی اسمٰعیل کا نام آجائے تو تاویلیں ہونے لگیں یا جواب سے اعراض ہو امتحان کی کیا حاجت ہے عیان کو بیان کی کیا ضرورت ہے یہ سب واقعہ گذر ہی چکا مولوی غلام امام شہید کے بعض کلمات بیباکانہ سے کہ اونہوں نے اپنے زعم میں براہ مدح لکھی تھی سوال ہوا تو ان حضرات کی دلیریاں دیکھیے کیسی بلند پروازیاں دکھاتے ہیں سب راہیں مسدود فرماتے ہیں کوئی تاویل سنی نہ نیت دیکھی کفر کا حکم لگایا جاتا ہے بے تامل قتل کا مستحق ٹھیرایا ہے مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں ان الفاظ کا بولنا اگرچہ معنے حقیقی مراد نہوں گستاخی اور اہانت اور اذیت خدا ورسول سے خالی نہیں ورنہ وہ کفر ہے قال فی الشفاء وان کان القائل غیر قاصد للسب ولکنہ تکلم بکلمۃ الکفر من سبہ او اضافۃ ما لا یجوز علیہ فحکمہ القتل ودون تلعثم ان کلمات کفریہ کے بکنے والے کو اگر توبہ نکرے قتل کرنا اگر مقدور ہو تو ضرور ہے ورنہ ترک سلام وغیرہ مرتدین کا سا معاملہ اون سے کرے

کتبہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ اجاد من افاد [مہر: محمد احسن] اصاب المجیب [مہر: محمد یعقوب عفی عنہ]

دیکھیے اسی تحریر پر نانوتوی صاحب کی بھی مہر کی اور اوسی کے قریب حاجی محمد قاسم صاحب نے تقریر لکھی جب اپنی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو سید الاولین کہا تاویلین ہونے لگین مراد و مقصود کی تفصیلین ہونے لگین اب وہ حکم علی الاطلاق کدہر گیا تاویل کا راستہ کسنے کہول دیا واقعی ان حضرات کو خدا و رسول سے کچھہ کام نہین تام کو دل مین حلاوت اسلام نہین وہ جوش و خروش بہی حمایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے نہ تہا بلکہ مولوی غلام امام شہید اسمعیل مذہب ہائی نہ تہے لہذا غیظ و غضب سے کام لیا جب اپنی نوبت آئی اوصاف بہر بیٹھے خدا جانے کیا کچھہ کہنے لگے اب نہ ادب نہ تعظیم حضرت سے نہ حمایت و حمیت ملت سے ہے انا للہ وانا الیہ راجعون نقل استفتای مذکور یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم کیا فرماتے ہین علمای دین اس مسئلہ مین کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم بڑے بہائی کے برابر جانے اور کہے کہ ہم مین اور آپ مین فرق یہی ہے کہ اللہ نے آپ کو بزرگی بخشی آپ بڑے بہائی ہوتے ہین آپکی اطاعت کا حکم دیا ہم چہوٹے بہائی ہوتے اور کہے کہ آپ کی مدح و ستایش اسیقدر چاہیے کہ جسقدر ہم آپسمین ایک دوسرے کی کرتے ہین بلکہ اس سے بہی کم اور اوس جنابکو بوجہ قرآن مجید لانے کے ایک چپراسی سے تشبیہ دے جو فرمان شاہی رعایا پاس لایا ایسا شخص کافر یا مبتدع ہے یا نہین اور ان سب باتون مین حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور آپ کی شان کی تحقیر ہوتی یا نہین اور آپکی توہین و تحقیر کرنیوالے کا کیا حکم ہے اور نماز اوسکے پیچہے جائز ہے یا نہین اور اوسکے جنازے کی نماز پڑہی جاے یا نہین اور جو کلمات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام تواضع مین فرماتے ہین مثلا فرمایا مجہے یونس سے افضل مت کہو یا ایک شخص سے جو صورت اطہر دیکھہ کر بسبب ہیبت حق کانپنے لگا تہا ارشاد ہوا خوف نکر مین تو ایک قرشیہ عورت قدید خوار کا بیٹا ہون اور اسی قسم کے کلمات اپنے ظاہر پر محمول ہین یا وہ نہین کلمات تواضع تصور کیا جاوے گا اور جو شخص انہین کلمات شریفہ سے سند لاکر یہ کہتے کہ آپ یونس علیہ السلام سے کچھہ افضل نہ تہے یا آپ سے خوف کاہے کا آپ تو ایک قرشیہ عورت سوکہا گوشت کہانی والی کی بیٹی تہے اور اوسکے مثل اور باتین بیان کرے وہ شخص کافر ہے یا بدعتی یا مسلمان صحیح العقیدہ اور یہ کہنا اوسکا توہین و تحقیر شان جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا یا نہین بینوا توجروا

الجواب

باپ اور بادشاہ کی تعظیم کو اوس جناب کی تعظیم سے کچھہ نسبت نہیں اللہ تعالے فرماتا ہے لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا اور ارشاد ہوتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ اور يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۝ اور إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۝ وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ اخرج الامام البخاری فی صحیحہ قال حدثنا مسدد قال حدثنا یحیی عن شعبۃ قال حدثنی خبیب بن عبد الرحمن عن حفص بن عاصم عن ابی سعید بن المعلی قال کنت اصلی فی المسجد فدعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم اجبہ فقلت یا رسول اللہ انی کنت اصلی فقال الم یقل اللہ اِسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ الحدیث واخرج الترمذی عن انس ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یخرج علے اصحابہ من المہاجرین والانصار وہم جلوس وفیہم ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما فلا یرفع احد منہم الیہ بصرہ الا ابوبکر وعمر رضہ فانہما کانا ینظران الیہ وینظر الیہما ویتبسمان الیہ ویتبسم الیہما اور شفای قاضی عیاض میں ہے کہ جناب شیخین رضی اللہ تعالی عنہما بعد نزول کریمہ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ الآیہ کے جناب کے حضور میں اسطرح کلام کرتی جیسے سرگوشی کرتے ہین اور اوسی مین اسامہ بن شریک سے روایت ہی کہ مین آپ کی خدمت مین آیا اور آپ کے یار گرد بیٹھے تھے گویا اونکے سرون پر پرندے ہین اور حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ کو جب سال حدیبیہ قریش نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بھیجا اور اونہون نے اصحاب کی تعظیم آپ کی سامنے دیکھی کہ آپ کے آب وضو پر دوڑ پڑتے ہین گویا کٹ مرین گے اور

آپ جب تھوکتے یا ناک صاف کرتے ہین اپنے ہاتھون پر لیتے ہین اور جب آپ اونہین کچھ حکم کرتے ہین تو تعمیل ارشاد پر دوڑ پڑتے ہین اور جب آپ کلام کرتے ہین اپنی آوازین آپ کی حضور نرم کر لیتے ہین اور جناب کیطرف تیز نظر سے نہین دیکھتے بوجہ تعظیم کے تو جب عروہ قریش کیطرف لوٹ کر گئے کہا ای گروہ قریش مین کسریٰ و قیصر و نجاشی کے پاس اونکے ملکون مین گیا خدا کی قسم مین نے کسی بادشاہ کو نہ دیکھا اوسکی قوم مین مثل محمد کے اونکے اصحاب مین صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مین چاہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی امر دریافت کرون سو دو برسون تاخیر کرتا تھا بوجہ آپکی ہیبت کے + ابو ابراہیم تجیبی کہتے ہین ہر مسلمان پر کہ آپ کا ذکر شریف کرے یا سنے خشوع و خضوع و توقیر و سکون اور آپ سے ہیبت اور آپکا اجلال و ادب جسطرح آپ کی زندگی مین کرتا واجب ہے قاضی عیاض ابو الفضل رح فرماتے ہین سلف صالح اور ائمہ ماضیین رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین کی یہی سیرت تہی امام مالک رح جب آپکا ذکر شریف کرتے رنگ اونکا بدل جاتا اور پیٹھ اونکی جھک جاتی اور جب کوئی حدیث دریافت کرنے آتا غسل کرتے اور خوشبو لگاتے اور نئے کپڑے عمدہ پہنتے اور عمامہ باندہتے اور تخت پر بیٹھتے اور عود سلگاتے اور نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ حدیث بیان فرماتے ایک روز حدیث بیان کرتے تہے سولہ بار بچھو نے ڈنک مارا رنگ زرد ہوگیا مگر حدیث قطع نکی اور فرمایا انما صبرت اجلالا لحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محمد بن منکدر وقت تحدیث کے اسقدر روتے کہ لوگ اونپر رحم کرتے اور ابو جعفر بن محمد کا رنگ بدل جاتا ابن مسیب لیٹے تہے کسینے حدیث پوچھی اوٹھ بیٹھے اور لیٹ کر حدیث بیان کرنا مکروہ سمجھا قتادہ باوضو تحدیث مستحب جانتے ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے منبر پر بیٹھنے کی جگہہ حضرت کی ہاتھ سے مس کی پہر اپنے منہ پر ہاتھ رکھا ان کے سوا بہت حالات و آداب اکابر دین اور ائمہ و علماء ملت سے شفاء قاضی عیاض وغیرہ کتب معتبرہ مین منقول ہین باوجود اسکے جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم

بڑے بھائی کی تعظیم کے برابر جانتا ہے قرآن و حدیث و سیرت صحابہ و تابعین و مشائخ و علمائے دین
سے جاہل اور عظمت مقام سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام بلکہ حقیقت نبوت و رسالت اور
اوسکے حقوق سے غافل ہے کیا اسقدر بھی نہین جانتا کہ اگر باپ یا بادشاہ یا مولی برخلاف
حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کریں تو نافرمانی اوسکی اور اطاعت حکم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی فرض ہے اور استدلال اوسکے مقتدا اون کا لفظ اکرموا اخاکم سے محض بیجا اگر
بادشاہ تواضعا اپنی رعیت سے کہے تم سب میرے بھائی ہو تو کوئی رعیتی بادشاہ کو بھائی صاحب کہہ سکتا ہے
یا کلمہ سکتا ہے آیا صحابہ کرام کہ مخاطب اس کلام کے تھے آنکو بھائی صاحب کہا کرتے تھے حاشا و کلا اگر
ادعات فداک ابی و امی اور اسیطرح کے کلمات جس سے آپ مین اور ماں باپ مین زمین آسمان کا
فرق ظاہر کہتے ایک صحابی نے اپنی بانکو صرف اس جرم پر کہ حضرت کی جناب مین ایک کلمہ قبیح
کہا تھا قتل کر ڈالا اور جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس پر اعتراض نفرمایا کذا نقلہ فی
الشفاء عن ابن قانع علاوہ ازین وَاَزْوَاجُہٗٓ اُمَّہٰتُہُمْ کبھی تو قرآن عزیز مین وارد ہے لوگ سرور انبیاء
صلے اللہ علیہ وسلم کے چھوٹے بھائی کسطرح بن بیٹھے خود پروردگار تقدس و تعالے طرح طرح سے
آپکا ادب لوگونکو سکھاتا ہے اور فرماتا ہے ہمارے رسول کو یون نہ پکارو جیسے آپس مین ایک
دوسرے کو پکارتے ہو اور اون کے ساتھ چلا کر بات نکرو جیسے باہم کرتے ہو ایسا نہو تمہارے
عمل حبط ہو جائین یہ لوگ کہتے ہین کہ اونکی بڑے بھائی کی سی تعظیم چاہیے آیات صریحہ و احادیث
صحیحہ و سیرت صحابہ و تابعین و ائمہ و علمائے دین سے آنکھ بند کرنا اور اس قسم کے
الفاظ کو گو کیسے ہی موقع پر وارد یا بوجہ معارضہ قرآن و حدیث کے متروک
الظاہر واجب التاویل ہون مدار اعتقاد و عمل ٹھہرانا سوء عقیدت
و فساد باطن کی علامت ہے اور جو شخص حدیث لا تفضلونی علی یونس بن متی
اور لا تخیرونی علی موسی اور ذاک ابراہیم وغیرہا احادیث سے کہ مؤول یا
تواضع پر محمول ہین آپکی فضیلت مین کلام کرے کہ کتب عقائد مین مصرح ہے
اور باتفاق علمائے محققین بلکہ ایک قول پر باجماع امت ثابت مخالف عقیدہ
اہل سنت و جماعت ہے اور جو جناب کی نسبت یہ کلمہ کہے کہ ایسے خوف کیا جیسے باپ یا بادشاہ سے ایک عشر عشیر

سو کہا گوشت کہانے والے کی بیٹے منھی بے ادب و گستاخ ہی یہ کلام اہانت پر دلالت کرتا ہے
اور یہ عذر کہ جناب نے اپنی نسبت فرمایا ہی مقبول نہیں کیونکہ علمائی اسی باب تواضع مین غور کیا اور جو بات
آپ براہ تواضع فرماوین دوسرونکو آپکی نسبت کہنا جائز نہیں ہوتا اور ظاہر اً راو قائل اس قول سے
کہ آپکی مدح وستائش اسیقدر چاہیے جسقدر ہم آپسمین ایک دوسرے کی کرتے ہین بلکہ اس سے بہی کم یہ ہے
کہ تکثیر محامد اور تعداد محاسن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ چاہیے حالانکہ پروردگار عالم نے قرآن مجید
مین طرح طرح سے اپنی حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وثنا کی اور محامد و محاسن آپکی بیان فرماتے وصحابہ
تابعین تکثیر مدح شریف اور ائمہ محدثین اوس جناب کے جمع فضائل اور نشر کمالات وخصائص مین اہتمام
بلیغ فرماتے رہی حدیث وسیر کی کتابون مین مدہزار ہا معجزات وخصائص وکمالات آپکی مذکور اور آپکی
احوال شریفہ اور اوصاف کریمہ کے بیان مین ابواب موضوع صدہا کتابین خاص آپکی حالات و
فضائل وکمالات مین تصنیف ہوئین اور ایمان بدون محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
کامل نہیں ہوتا اور وہ تکثیر ذکر محبوب کو مستلزم تو تکثیر مدح وستائش دلیل کمال ایمان اور اوسمیں
کمی ضعف ایمان کی علامت ہی اور یہ بات کہ آپکی مدح وستائش اوس سے بہی کم چاہیے جسقدر
ہم آپسمین ایک دوسرے کی کرتے ہین مرض قلبی و فساد باطن کی دلیل بلکہ اوس جناب کی توہین
وتحقیر ہی نعوذ باللہ من ذلک باقی رہا یہ امر کہ جناب کو بوجہ قرآن شریف لانی کے چپراسی سے
جو فرمان شاہی رعایا پاس لایا تشبیہ دینا کیسا ہی سو نبی و رسول بمنزلہ صوبہ بلکہ خلیفہ کے ہی جسکی
اطاعت و فرمانبرداری رعایا پر فرض ہوتی ہے اور اوس کے احکام اور نفاذ اور وہ فرمان
جو اوسکے ساتھ ہوتا ہے بمنزلہ فرمان تقرر اور دستور العمل کے ہی کہ وہ واسطے اجرا اور تعمیل کرانی
اون احکام کے متعین ہوکر آتا ہے چپراسی کے کام کو اس منصب عمدہ سے کیا نسبت خصوصا منصب
آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ جو تمام مقربان بارگاہ احدیت کی سردار اور شفاعت کبری اور وسیلہ
اور مقام محمود وغیرہا مناصب عالیہ و مراتب رفیعہ سے سرفراز ہین اہل زمین وآسمان
سے کوئی شخص اون کے مرتبہ کو نہیں پہونچتا ایسی ذات جامع الکمالات
کو جیسے بادشاہ دو عالم کا وزیر اعظم کہنا لائق و بجا بمنزلہ ایک
چپراسی کے ٹہرانا اور چپراسی سے کہ فرمان

کہ فرمان شاہی رعایا پاس لایا تشبیہ دینا صریح تنقیص و تحقیر شان ہے پھر اگر یہ کلمہ قائل سے
بقصد تنقیص و تحقیر جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اجمعین سرزد ہوا جیسا کہ سوال
سے ظاہر اور بکثرت وقوع ایسی باتونکا جو آپکے مرتبہ عظمی اور منصب رفیع کے خلاف
ہین اوسکے خبث باطن و فساد نیت اور بیباکی و گستاخی پر قرینہ ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال
تو اوسکے کفر مین کلام نہین اور حکم اوسکا باتفاق علما حکم مرتد کا ہے مگر مسئلہ توبہ مین کہ
ایسے شخص کے قبول توبہ قضاءً مین آئمہ مختلف ہین فاضل چلپی لکھتے ہین قد اجتمعت الامۃ
علی ان الاستخفاف بنبینا صلی اللہ علیہ وسلم وبای نبی کان من الانبیاء علیہ السلام کفر سواء فعلہ
فاعل ذلک استحلالا ام فعلہ معتقدا لحرمتہ ولیس بین العلماء خلاف فی ذلک والذین نقلوا الاجماع
فیہ وفی تفاصیلہ اکثر من ان یحصوا منہم امام الحرمین وغیرہ قاضی ابو الفضل شفا مین اوسکے کفر و
قتل پر اجماع نقل فرماتے اور محمد بن سحنون سے روایت کرتے ہین اجمع العلماء ان شاتم النبی
صلی اللہ علیہ وسلم المتنقص لہ کافر والوعید جار علیہ بعذاب اللہ وحکمہ عند الامۃ القتل ومن شک
فی کفرہ وعذابہ فقد کفر اوسی کتاب مین ہے قال ابن القاسم فی العتبیۃ من سبہ او شتمہ
او عابہ او تنقصہ فانہ یقتل وحکمہ عند الامۃ القتل کالزندیق وقد فرض اللہ توقیرہ وبرہ والفیا
فیہ وبمثلہ قال ابو حنیفۃ واصحابہ والثوری واہل الکوفۃ والاوزاعی فی المسلم لکنہم قالوا ہی ردۃ
وروی مثلہ الولید بن مسلم عن مالک وحکی الطبری عن ابی حنیفۃ واصحابہ مثلہ فیمن تنقصہ صلی اللہ
علیہ وسلم او بری منہ او کذبہ خطابی کہتے ہین لا اعلم احدا من المسلمین اختلف فی وجوب قتلہ اذا
کان مسلما شفا مین ابن عتاب سے نقل کیا الکتاب والسنۃ موجبان ان من قصد النبی صلی اللہ
علیہ وسلم باذی او نقص معرضا او مصرحا وان قل فقتلہ واجب اور حبیب بن ربیع قروی
سے نقل کرتے ہین مذہب مالک واصحابہ ان من قال فیہ علیہ الصلوۃ والسلام ما فیہ
نقص قتل دون استتابۃ یہان تک کہ علما نے ایسے شخص کی نسبت جو آپکی چادر شریف کو
میلا یا اوس جناب کو جمال و یتیم ابی طالب یا ختن حیدر یا رنگ انور کو سیاہ یا ناخن
اقدس کو دراز کہے قتل کا فتوے دیا اور اوسے کافر کہا اور اوسمین شک نہین
کہ آپکے منصب اور مرتبہ کو اس درجہ گھٹانا ان باتون سے بمراتب بدتر ہے اور

جو بقصد توہین نہیں تا ہم حکم اوسکا وہی قتل بے تامل اور تکفیر مختلف فیہ ہے فی الشفاء فحکم ہذا الوجہ حکم الوجہ الاول القتل دون تلعثم اذ لا یعذر احد فی الکفر بالجہالۃ ولا بدعوی زلل اللسان ولا بشیء مما ذکرناہ اذا کان عقلہ فی فطرتہ سلیما الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان وبہذا افتی الاندلسیون علی ابن حاتم فی نفیہ الزہد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی قدمناہ وفیہ ایضا وعن محمد ابی زید لا یعذر احد بدعوی زلل اللسان فی مثل ہذا وافتی ابو الحسن القابسی فی من شتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سکرہ یقتل وفیہ ایضا قال حبیب بن الربیع لان ادعاء التاویل فی لفظ صراح لا یقبل لانہ امتہان وہو غیر معزر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا موقر لہ فوجب اباحۃ دمہ وفیہ ایضا ویدل علی قتلہ من جہۃ النظر والاعتبار ان من سبہ او تنقصہ علیہ الصلوۃ والسلام فقد ظہرت علامۃ مرض قلبہ وبرہان سوء طویتہ وکفرہ ولہذا ما حکم لہ کثیر من العلماء بالردۃ وہی روایۃ الشامیین عن مالک رحمہ اللہ تعالی والاوزاعی وقول الثوری وابی حنیفۃ والکوفیین رحمہم اللہ تعالی والقول الآخر انہ دلیل علی الکفر فیقتل حدا وان لم یحکم علیہ بالکفر الا ان یکون متمادیا علی قولہ غیر منکر لہ ولا مقلع عنہ فہذا کافر فاضل چلپی لکھتے ہیں ولو قال لشعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم شعیر یکفر عند بعض المشائخ رحمہم اللہ تعالی وعند البعض لا الا اذا قال ذلک بطریق الاہانۃ وان اراد بالتصغیر التعظیم لا یکفر وفی فتاوی الامام قاضی خان لو قال لشعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم شعیر فقد کفر وعن ابی حفص الکبیر رحمہ اللہ تعالی من عاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشعر من شعراتہ فقد کفر وذکر فی الاصل ان شتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم کفر انتہی ہذا ما اعتنی بہ الفواد فی الجواب بتوفیق اللہ الملک الوہاب ولو شئنا لاطنبنا الکلام فیہ کل اطناب واسہبنا المقال جل سحاب وفیما ذکرنا کفایۃ لاولی الالباب واللہ الہادی الی سبیل الحق والصواب والیہ الایاب فی کل باب والیہ تعالی المرجع والمآب

تقتی والیہ متاب سیهدی اللّٰہ من الیہ اناب ویتوب اللّٰہ علی من تاب ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب ٥ کتبہ
عبدہ المذنب احمد رضا عفی عنہ بمحمدن المصطفی

محمد نقی علی خاں ۱۲۸۶ / احمد رضا خاں ولد مولوی

ھذا ھو الحق الصراح والصدق القراح واللّٰہ الھادی الی سبیل النجاح محمد نقی علی عفی عنہ

مولوی رضا علی خاں ۱۲۶۹ / محمد نقی علی خاں ولد

صح الجواب
محمد احسن الصدیقی

محمد احسن ۱۲ صدیقی

اصاب المجیب
محمد یعقوب لعطی عفی عنہ ۱۲۹۰

حسبنا ۱۲ / محمد لائق علی

خویدم الطلبہ
سید محمود علی ۲

بیشک تعظیم جناب سرور کائنات علیہ وعلی آلہ التحیۃ والصلوۃ کی اللہ جلشانہ کے بعد سب سے زائد ہے اہانت اور استخفاف آپکا موجب کفر ہے چنانچہ صاحب بیضاوی نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ ان تحبط اعمالکم کے لکھا ہے لان فی الجہر والرفع استخفافا قد یؤدی الی الکفر المحیط وذلک اذا انضم الیہ قصد الاہانۃ وعدم المبالاۃ انتہی محمد نور النبی عفی عنہ

محمد احسن ۱۲۵۳

اس عقیدہ والے کے پیچھے نماز درست نہیں اور وہ کافر ہے نعوذ باللہ من ذلک

ھذا واحسن ما یختم بہ الکلام حمد الملک العلام والصلوۃ والسلام علی سید الانام واصحابہ العظام وآلہ الکرام وتابعیہ الی یوم القیام
کتبہ محمد عباس مھونوی عفا عنہ ذنبہ

تمّت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ و قطعہ تاریخ طبع این کتاب مستطاب

خالق یکتا و معبود بے ہمتا کا لاکہہ لاکہہ شکر جسنے انبیاء و مرسلین کو منصب ہدایت دیا اور خاتم النبیین افضل المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امر اور جمیع فضائل مین سب سے ممتاز کیا علماء امت سے رہنمائی عباد کا کام لیا چراغ رشاد و ارشاد اون کے ہاتھہ مین دیا تاکہ ارباب طاعت کو راہ دکہاتین سر گشتون اور مفسدون کو پروانہ وار جلاتین اس زمانہ پر آشوب و فساد مین ایک نیا ایجاد ہوا تہا مسئلہ شش مثل یعنی ہفت خاتم ایجاد ہوا تہا اسی شمع نے ایک نور افشانی فرمائی اہل سعادت کو راہ راست دکہائی ملحدون کے سبب فتنہ و فساد دم مین خرمن جہالت و ضلالت برنگ صاعقہ شعلہ بار جلا دیے یعنی کتاب بے مثال قاطع عرق ضلال مسمی بہ تنبیہ الجہال بالہام الباسط المتعال مطبع دلپذیر اعنی بہارستان کشمیری مین چہپی گویا ایک آفتاب جہانتاب مطلع ہدایت سی طالع ہوا کہ ظلمت ضلال و اضلال دفعۃً پردۂ زوال مین چہپی

قطعہ تاریخ جلیلہ از خامہ افصح الفصحا شاعر بے ہمتا متخلص بہ ذکا بریلوی

کیا رسالہ ہی کہ جنت کا قبالہ کہیے	کیا قبالہ ہی نہین جسمین کبھی ہو کوا اثر	معنی وہ معنی کہ گلزار نشاط کے ہیں پہول
لفظ وہ لفظ کہ دریای فصاحت کے گہر	کیا بلاغت ہی کہ سحبان ہے ثناخوان جسکا	کیا عبارت ہی کہ قربان ہی عطار و سیر
وہ حلاوت کہ احبا کے لیے شیرۂ جان	وہ ملاحت کہ عدو کو ہو نمک زخم جگر	یا اسی گلشن گلہای معانی کہیے
ہای آئینہ ہے تجلی حسن سے در	کیسا گلشن کہ نہین باد خزان کا جسمین گذر	کیسا آئینہ کہ تنویر ضیا مین ہے قمر
صیقل طبع نے بخشی ہے اسی اور صفا	ہر ورق نور سے ہے روکش خورشید منیر	فکر تاریخ مین تہی طبع ذکا سرگشتہ
آنکہ مین پردہ کشا روی مراد آیا نظر	سر بسجدہ ہو دی حضرت ہاتف نے ندا	رفع اس گنج منافع نے کیے افعی شر

قطعہ تاریخ ریختہ قلم منشی محمد انور حسین صاحب تسلیم متوطن بلدہ سہسوان ضلع بدایون ۱۲۹۲ھ

گفت ناطق جواب جانفزا بخش	کار دین متین قوام گرفت	سخن دلپذیر روشن کرد
نیک اندیش بود نام گرفت	طبع شد چون کتاب سال طبع	گفت تسلیم انتقام گرفت

۱۲۹۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصنف کو بدگوئی اور کسیکی عیب جوئی سے غرض نہین نہ کسیکے معاملات دنیوی اور اعمال و افعال کی نیکی
بدی سے تعرض صرف وہ امور کہ مباحثہ مذہبی اور بیان مسائل و عقائد دینی وغیرہ امور دین مین
حضرات مخالفین سے واقع ہوے بیان کئے کہ تعرض اونسے حفظ مذہب و دین کے لئے ضروری ورنہ ہر شخص
امر دین مین جو چاہے کرے دوسرے تعرض نکرین عوام خواہ مخواہ اوسکی بات مانین گمراہ ہوجاوین یون
تو ہمیشہ ایک نیا عقیدہ ایجاد ہو دین اسلام رفتہ رفتہ برباد ہو پہر عوام کو بہکانا کہ اس کتاب مین کیا ہے
مسلمانون کی غیبت کی ہے محض ناانصافی کا مقتضی اور جس حالتمین خرابی اور برائی اون باتونکی
جو مخالفین سے واقع ہوئین اہل اسلام کے نزدیک بدیہیات اولیات سے ہے اور وقوع تواتر و مشاہدہ
ثابت اور اکثر امور کا ثبوت تحریری موجود جسے شک ہو دیکھلے باینہمہ چون و چرا اسے ناردانی
اور سفسطہ دیکھو حضرات مجتہدین و ائمہ محدثین نے صرف اس غرض سے کہ کوئی شخص
حدیث کو اوسکے مرتبہ سے زیادہ نہ جان لے ضعیف کو حسن حسن کو صحیح نہ مان لے احوال
رواۃ کی کسطرح تنقیح فرمائی کیسے کیسے احوال رجال ظاہر کئے کس کس بات کی نہ تصریح فرمائی
حتی کہ علم جرح و تعدیل اہم علوم سے قرار پایا علمانے بلاخلاف احدے اوسکی خوبی پر
اجماع فرمایا یہہ کسی نے نہ کہا کہ اسمین مسلمانون کی غیبت اور عیب چینی ہے بلکہ کشف حال
ایسے لوگون کا جنکی وجہ سے دین مین فساد ہو مسلمان دہوکا کہائین سب کے نزدیک امر دینی
ہے غور کیجئے صرف تنقیح حدیث کے لئے یہ امور مہمات سے ٹھہرے یہان تو اصلاح عقائد
و دفع مکائد اوس سے منوط اور حمایت حق و صیانت خلق عقائد باطلہ سے مربوط
کہ لوگ جسے اپنے زعم مین متبع سنت صاحب تقوی و طہارت جانتے ہین اوسکی بات کو کیسی
ہی خرافات ہو عقائد و اعمال مین خواہ مخواہ معتبر اور صحیح مانتے ہین کہ اس زمانہ مین
مدار اعتماد اعتقاد پر ہے ذہن سلیم و فہم مستقیم کہان کہ بات کو جانچے اور حق و باطل مین
تمیز کرے اب تو یہ ٹھہری ہے زید ایسا اور ایسا جو وہ کہدے عین صواب ہے حقیقت کلام دریافت کرنا
تو درکنار اسقدر بہی سمجہنے والا کمیاب ہے کہ مذہب کے صلاح و فساد کو وضع ظاہری اور ریش کی
درازی سے کیا علاقہ اصلاح صورت و تظاہر اتباع سنت سے فساد باطن نہین جاتا بہت لامذہب

خصوصا خوارج ان باتوں میں مشتاق ہوتے ہیں لتعمیل اوامر شرعیہ و اجتناب کبائر میں بزعم خود طاق
ہوتے ہیں اس سے اونکا صحیح العقیدہ ہونا لازم نہیں آتا جو احوال رجال سے ماہر خوب جانتا ہے کہ بہت شیوخ
بخاری و مسلم رحمہما اللہ تعالی کی خوارج شیعہ نواصب مرجیہ سے تہے اور اون کی صدق و صلاح پر
محققین کا اجماع ہے پایہ صدق و صلاح صحت عقیدہ کی دلیل ہو سکتا ہے بلکہ اکثر مذاہب باطلہ اور عقائد فاسدہ
ایسے ہی لوگوں نے رواج دیے کہ دنیا سے بے رغبتی اور پرہیزگاری کے ساتہہ موصوف اور دیانت و صلاح
میں مشہور و معروف تہے کہ جسکی نسبت خلق اللہ کو عقیدت اور اچہی طرح لوگوں میں شہرت نہو گی
نئی بات اوسکی کون سنیگا کسیکے دلمیں وقعت نہو گی تو کسیکی وضع ظاہری سے دہوکا کہانا
اور اوسکو عقیدہ باطلہ اور غلط راے کو خواہ مخواہ صحیح ٹہہرانا نری نادانی ہے آدمی کو دوسرے
جس امر میں کام پڑتا ہے اعمال بہی اوسیکے متعلق دیکہتا ہے یہ حضرات عابد زاہد غازی مجاہد بظاہر
متبع سنت خوارج سے بڑہکر پابند شریعت سہی مگر بیان مسائل علمیہ اور امور مذہبیہ میں جنمیں
کلام ہے خواص و عوام اونکے کیا کچہہ کرتے ہیں اہل بدعت و اہوا کی کس قدر سے پیچہے قدم دہرتے ہیں
جس حالتمیں قرآن حدیث میں تصرف معنوی و لفظی اور انبیا او لیا کی جناب میں گستاخی اسلاف
اور امر دینی میں ہر طرحکی بیباکی اخلاف کی آفتاب نیمروز کیطرح ظاہر ہو گئی تو اوس سے آنکہ
بند کرکے یہی کہے جانا کہ وہ ایسے اچہے تہے یہ ایسے اچہے ہیں سراسر ہٹ دہرمی اور سخن پروری ہے مقتضاے
دیانت یہ ہے کہ تمام کلام مخالف کا سنیں سمجہیں اور اعتراضات اور الزامات اوسکے درحقیقت صحیح ہون
قبول کریں اور جسکے عقیدہ میں فساد ثابت ہو جاوے گو کیسا ہی عالم فاضل زاہد پرہیزگار مجاہد
یکتاے روزگار ہو اوسکی بات امر دین میں نہ مانیں اور اوسے علماے اہل سنت و جماعت سے
خارج جانیں مصنف کی خیرخواہی اور دلسوزی کو حسد اور عداوت پر محمول نہ فرماویں
خیرخواہ مسلمین پر غیبت اور بدگوئی کا الزام نہ لگاویں ۔ والسلام علی من اتبع الہدی و آخر
دعوانا ان الحمد للہ العلی الاعلی +

غلطنامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۴	ومن یتبغ	ومن یبتغ	۳۳	۱	بیقہی	بیہقی
۳	۵	تقرر	تقریر	″	۶	موجود ہی سب	موجود ہی
″	۷	زید و عمر	زید و عمرو	″	۱۵	اور کچھ نہ تہا	اور کچھ نہ تہی
۴	۶	اسیو	اسی	۳۶	۹	منظور کراد	منظور کرو
۴	۱۰	ختم بای	ختم باری	۴۴	۱۴	فافضلوا	فاضلوا
۵	۲۲	بیرون ود	بیرون رود	″	۱۶	اکرام	کرام
۹	۱۲	باہین	باین	۴۸	۲	معتمد جیسو	معتمد جیسی
۱۰	۲۰	بڑی ہی	بڑی	″	۱۲	کردم	کردیم
۱۲	۱۶	دیکر	دیکھکر	″	″	سیخوپور	شیخوپور
۱۴	۲۱	الزام	الزم	۴۹	۵	ملاومت	ملازمت
۱۵	۱۳	شاہ نظام حسین	شاہ نظام الدین حسین	″	۱۰	اوسکا	اسکا
۱۹	۳	مقرر	مقر	۵۱	۱۵	مرجوح	راجح
۲۱	۱۴	والہیات سے	وامہیات سے	″	۲۰	بہی خبر	بہی بے خبر
۲۳	۱۶	قلمی قلمے	قلمے	۵۲	۱۹	محمد حسین	محمد حسن
۲۷	۲۲	بلسانِ	بلسانِ	″	۲۲	محمد حسین	محمد حسن
۲۸	۴	جناب	جنات	۵۳	۲	النبیین کے	النبیین پر
″	۱۸	عمرانی	عمرانی	۵۵	۲۰	سبیل	کیا سبیل
۲۹	۵	کلہامالک	کلماملک	″	۲۱	تفنییع	تضییع
۳۰	۵	رحمتی لو سعت	رحمتی وسعت	۵۸	۲۱	حسنہ	حسنی
۳۱	۱۴	تملک اللبنۃ	تملک اللبنۃ	۶۰	۱۶	وآن من شئی	وان من شئی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۰	۲۲	وجہ	وجہ شبہ
۶۳	۳	کریمہ	کریمہ سے
۶۴	۲	تشیح	تشیحی
۶۶	۱۶	شعرا کے	شعرا نے
۶۷	۲۰	بالغرض	بالغیر
۶۸	۱	تغلیظ	تغالیط
″	۲	سگو	سکو
۷۰	۲۴	اوس سی	اوسی
۷۳	۱۴	نہ سوطین	سوطین
۷۴	۹	اعتراض	اعراض
۷۹	۱۴	کدام	کرام
″	۲۱	سے	ہے
۸۱	۱۱	خداکہ	خدا
۸۲	۵	آیات	رسالت
″	۸	آمن بالذی آمنتم	آمنوا بالذی آمنت
۸۵	۹	شود	شور
″	۱۰	معترف	مغترف
″	۱۵	الزداع	الزراع
۸۶	۱۵	ہا بندہ ما	بندہ ما
۹۱	۱	الفاظ مذکورہ	الفاظ
۹۵	۲۲	اجتماع	اجماع
۹۷	۷	الاستخلاف	الاستخفاف
۹۸	۴	ابن خاتم	ابن حاتم
″	″	نقبہ	نقیبہ